وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ
بَلْ أَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (القرآن)

أَلْاَنْبِيَآءُ أَحْيَآءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (الحديث)

اپنے موضوع پر منفرد کتاب جس پر ایک سو سے زائد جید علماء و مشائخ
اہلسنت والجماعت کی تصدیقات ہائے گرامی موجود ہیں

خوشبو والا عقیدہ

یعنی

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

افادات: امام الصرف والنحو، استاذ العلماء ولی کامل الشیخ
حضرت مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ

ترتیب وتدوین:
حضرت مولانا مفتی محمد شہباز عالم فاروقی

اپنے موضوع پر منفرد کتاب جس پر ایک سو سے زائد جید علماء و مشائخ اہلسنت والجماعت کی تصدیقات و رائے گرامی موجود ہیں۔

خوشبو والا عقیدہ
یعنی
عقیدہ حیات النبی ﷺ

افادات

امام الصرف والنحو استاذ العلماء ولی کامل الشیخ مولانا **محمد حسن** دامت برکاتہم

شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ چوبرجی لاہور
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور،
شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور
شیخ الحدیث جامعہ عبداللہ بن عمرؓ گومتہ لاہور

ترتیب وتدوین

مفتی محمد شہباز عالم فاروقی

فاضل جامعہ محمدیہ لاہور چوبرجی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(حرفے چند)

مولانا مفتی محمد حسن مدظلہم

جامعہ محمدیہ چوبرجی لاہور کے شیخ الحدیث، جامعہ مدنیہ رائیونڈ روڈ لاہور کے استاذ الحدیث وصدر المدرسین، عالم ربانی، محبوب العلماء والصلحاء حضرت مولانا مفتی محمد حسن مدظلہم کو حق تعالیٰ نے قبولیت عامہ وتامہ سے سرفراز کیا ہے۔ آپ کی عقیدہ حیات النبی ﷺ پر دو تقاریر مدینہ طیبہ کی اور دو تقاریر پاکستان کی، کل چار تقاریر کو آپ کے شاگرد مولانا شہباز عالم فاروقی نے ''خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' کے نام سے کتابی شکل میں شائع کیا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ یہ کہ ملک بھر کے موجودہ مشاہیر علماء دیوبند سے اس پر سو کے قریب تقاریظ لکھوائیں۔ فائدہ یہ ہوا کہ موجودہ حضرات کی بھی عقیدہ حیات النبی ﷺ پر اجماعی رائے یکجا ہوگئی۔

اس کتاب میں حمد، نعتیں، نظمیں اور آپ ﷺ کی سیرت کے مختلف گوشوں پر معلوماتی اقتباسات تھے۔ ان کی افادیت واہمیت سے انکار نہیں، لیکن وہ اس موضوع (حیات النبی ﷺ) سے متعلق نہ تھے، تو وہ ہم نے قلم زد کر دیئے۔ باقی موضوع سے متعلق تمام مواد کو ہم نے اس مجموعہ میں شاندار ترتیب وتصحیح سے یکجاء کر دیا ہے۔ الحمد للہ علی ذلک! (ناشر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، امابعد!

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان اور کرم ہے کہ اس ذات پاک نے ہر دور میں اپنے خاص بندوں کو دین حق کی اشاعت اور سربلندی کے لئے چنا ہے، انہی چنی ہوئی ہستیوں میں سے ایک نیک ہستی استاذ العلماء حضرت اقدس مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ بھی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ مہمانان رسول ﷺ کی خدمت کے ساتھ ساتھ عوام الناس کے قلوب کو بھی دین متین اور قرآن وسنت کی روشنی سے منور کرنے کا کام لے رہے ہیں۔

زیر نظر کتاب ''خوشبو دالاعقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' جو کہ استاذ جی کے مدینہ منورہ کے بیانات ہیں۔ جس کو احسن انداز سے ترتیب دیا گیا ہے۔ کیونکہ سلامتی ایمان کے لئے سب سے بڑھ کر حضور ﷺ کی ذات پاک کے بارے میں صحیح عقیدے کی ضرورت ہے اس لئے حضور ﷺ کی ذات اقدس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے اور نہ ہوسکتی ہے۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور کریم خاتم النبیین ﷺ کو پیدا کرنا چاہا تو حسب حکم حضرت جبریل علیہ السلام قبر اطہر والی جگہ سے سفید مٹی لائے جس کو آب شبنم سے گوندھا گیا اور بہشتی نہروں میں ڈبویا گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ نے جو عجائبات دیکھے ان میں یہ بھی دیکھا کہ ولادت کے روز آپ ﷺ کو چاندی کے برتن میں بھری ہوئی کستوری سے سات مرتبہ غسل دے کر ایسے حریری کپڑے میں لپیٹا گیا جس میں مشک اذفر کے دھاگے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی مشک عنبر اور کوئی خوشبودار چیز آپ ﷺ کے پسینے سے زیادہ خوشبودار نہیں دیکھی، لوگ چاندی کے موتیوں کی طرح چمکنے والے پسینہ مبارک کو جمع کرلیا کرتے تھے، مدینہ طیبہ میں ایک گھرانے کے پاس پسینہ مبارک تھا اور وہ اسے جب بھی استعمال کرتے پورے مدینے میں خوشبو پھیل جاتی وہ گھر بیت المطیبین کے نام سے مشہور ہوگیا تھا۔

حضور اکرم ﷺ کا مبارک ارشاد ہے کہ جو حصہ میرے منبر اور قبر اطہر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے حقیقت یہ ہے کہ تمام خوبیوں اور خوشبوؤں کا پہلا اور آخری مرکز یہی ہے اس لئے ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے کہ حضور ﷺ اپنی قبر اطہر میں زندہ ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود شریف پڑھے تو میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھے تو مجھے پہنچایا جاتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی زیادہ سے زیادہ حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کتاب میں عقیدہ حیات النبی ﷺ پر مشتمل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب کے دلائل عقلیہ ونقلیہ سے مزین، مفصل ومدلل بیانات کے ساتھ ساتھ ملک کے نامور علماء کرام کی تصدیقات اور فتاویٰ جات کو جمع کیا گیا ہے۔

میں نے اس کتاب کے لئے پورے پاکستان کا سفر کیا اور اپنے بزرگوں کے تاثرات کو جمع کیا اور تمام بزرگوں نے بندہ سے شفقت والا معاملہ فرمایا اور عقیدہ حیات النبی ﷺ کو کھول کھول کر بیان کیا۔ کیونکہ کچھ عرصے

سے بعض حضرات اس مسلمہ و متفقہ عقیدہ کو متنازع بنا کر پیش کر رہے ہیں اور بعض آیات و احادیث کی من مانی تشریحات کے ذریعے عام مسلمانوں کو گمراہ و تذبذب کا شکار کر رہے ہیں۔ ان حالات میں یہ کتاب دل کو سکون اور اطمینان پہنچانے میں مفید ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو ہمارے لئے اور ہمارے بزرگ اساتذہ کے لئے اور تمام امت مسلمہ کے لئے آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔

ما ان مدحت محمداً بمقالتی لکن مدحت مقالتی بمحمدٖ

بندہ ناچیز

مفتی محمد شہباز عالم فاروقی

خادم وشاگرد خاص شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

تصدیقات بزرگان دین

تقریظ: شیخ المشائخ امام الوقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو کچھ حضرت نبی کریم ﷺ کی حیات کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا وہی حقیقت ہے۔

والسلام

فقیر: خان محمد عفی عنہ ...... جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ

تقریظ: شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

جانشین شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپ کا پیام پہنچا کہ میں اس پر کچھ لکھوں اللہ تعالیٰ آپ کے اس شوق کو مبارک فرمائے، درود شریف پڑھنے اور پڑھانے والوں کے لئے کتب کو عام کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آپ کے حق میں قبول فرمادے، مبارک فرمادے۔ آمین!

محمد طلحہ کاندھلوی ...... سرپرست جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور یوپی (انڈیا)

دعائیہ تقریظ: استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سالم قاسمی دامت برکاتہم العالیہ

(مہتمم وقف دارالعلوم دیوبند انڈیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، امابعد!

حافظ شہباز عالم فاروقی کی کتاب ''خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' دیکھی جس میں حضور ﷺ کی سیرت کو اور حالات و واقعات کو مختلف انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ''حیات النبی ﷺ'' کا ذکر بھی احسن انداز میں کیا گیا ہے۔ کتاب بہت ہی اچھے انداز میں ترتیب دی گئی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ

جل مجدہ اس کتاب کو مقبولیت عامہ وقبولیت تامہ عطا فرمائے اور مصنف مفتی محمد حسن کے لئے زاد آخرت بنائے، آمین! والسلام محمد سالم قاسمی

تقریظ: شیخ المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ

(صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی، اما بعد!

مماتی فتنہ سے متعلق جناب مولانا محمد حسن صاحب مدظلہ العالی نے جو رسالہ ترتیب دیا ہے اس میں حضرات علماء دیوبند کے موقف کو تفصیل کے ساتھ عمدہ طریقہ سے پیش کیا ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک تمام ہی علماء کا مسلک حیات النبی ﷺ کا رہا ہے، علماء دیوبند بھی اسی کے قائل ہیں، جو شخص حیات کی بجائے ممات کا عقیدہ رکھتا ہے اس کا علماء دیوبند سے کوئی تعلق نہیں۔ والسلام

سلیم اللہ خان ...... جامعہ فاروقیہ کراچی

۸ جمادی الثانیہ ۱۴۳۰ھ ...... ۲ جون ۲۰۰۹ء

تقریظ: شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ

(جامعہ اشرفیہ لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انبیاء علیہم السلام کے دنیوی ابدان کے ساتھ روح کا اتنا زیادہ تعلق ہے کہ وہ درود شریف سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں جو دور سے پڑھے وہ ان کو پہنچایا جاتا ہے اور وہ قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔ یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے، اس کے خلاف گمراہی ہے اور مماتیوں کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ مولانا محمد حسن صاحب کی تحریر کی تائید کرتا ہوں۔ والسلام ...... محمد سرور عفی عنہ ...... مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور

تقریظ: قائد جمعیت حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

(مہتمم جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد!

اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء اور پیغمبر ﷺ پر درود بھیجنے کے بعد عرض ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات کا عقیدہ ضروریات اہل سنت والجماعت سے ہے۔ حضرت مفتی محمد حسن صاحب نے اس مسئلہ کو دلائل نقلیہ، عقلیہ اور کشفیہ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ جناب سرور کائنات ﷺ افضل الصلوات والتسلیمات کے وقت خوشبو کے پھیلنے اور طلبہ اور عوام کے اس کو محسوس کرنے کے واقعات کو ذکر کیا ہے۔

مولانا کی خدمات جہاں علوم دینیہ کی تدریس وتفہیم میں مثالی ہے، وہاں ان کی دردمندانہ سعی مسلک حقہ کی ترویج اور عقائد ضروریہ کی اشاعت میں خاطر خواہ ہیں۔ یہ مولانا کے چند بیانات کا مجموعہ ہے اور پھر عزیزم مولانا

شہباز عالم فاروقی جو بہت محنتی کارکن ساتھی ہیں، انہوں نے اس کو جمع کیا ہے اور تخریج کر کے اور تصدیقات کو جمع کر کے آسان کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی محنت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر اس کو شرف قبولیت سے نوازیں اور عوام اور خواص کے لئے استفادہ کا ذریعہ بنائیں۔ والسلام ...... سمیع الحق

تقریظ: شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ

(مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی)

باسمہ تعالیٰ! میں حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب کی تحریر کی تصدیق وتائید کرتا ہوں۔

والسلام

عبدالرزاق اسکندر ۲۰ جمادی الثانیہ ۱۴۳۰ھ

تقریظ: فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین، والصلوۃ والسلام علیٰ اشرف المرسلین و خاتم النبیین سیدنا و حبیبنا قرۃ اعیننا و نبینا و مولانا محمد النبی الامی الکریمی و علیٰ آلہ والصحابہ وازواجہ اجمعین، امابعد!

شیخ الحدیث، امام الصرف والنحو، استاذ الاساتذہ، حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف خوشبو والاعقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ جو کہ حضرت کے مدینہ منورہ کے بیانات ہیں جیسا کہ عرض مرتب میں مولانا محمد شہباز عالم فاروقی مدظلہ العالی نے اپنے مضمون میں فرمایا کہ یہ بیانات استاذ جی کے مدینہ منورہ کے بیانات ہیں۔ نیز آگے فرماتے ہیں کہ استاذ محترم نے مدینہ منورہ میں اس پر مزید لکھا تو یہ گویا نور علیٰ نور ہو گئے۔

اس میں شک نہیں کہ حیات النبی ﷺ جو کہ ہمیشہ سے ساری امت کا اجماعی عقیدہ سلف وخلف رہا ہے ہر دور میں ائمہ علم و اکابر امت نے اس بارے میں وضاحت کے ساتھ اس مبارک متفقہ عقیدہ کا اظہار فرمایا گو عبارات میں کچھ اختلاف بھی ملے گا مگر نتیجہ سب کا ایک ہی تھا:

عباراتنا شتی و حسنک واحد وکل الی ذاک واجمال یسیرا

قرآن وسنت، اجماع وقیاس سے علمائے محقق وائمہ سلف وخلف نے اس متفقہ عقیدہ کو ثابت کیا ہے جو اپنی اپنی جگہ پر محو ثابت ہے، اسی لئے ہمارے تمام اکابر علمائے اہل سنت والجماعت اور بلا استثنا تمام جماعت امدادیہ دیوبندیہ اس عقیدہ فخر العلماء، امام ربانی، شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز نے المہند علی المفند میں اس عقیدہ مبارک کے بارے میں تحریر فرمایا ہے۔

السوال الخامس: ماقولکم فی حیوۃ النبی علیہ الصلوۃ والسلام فی قبرہ الشریف ھل لک امر مخصوص بہ ام مثل سائر المومنین رحمۃ اللہ علیہم حیوتہ برزخیۃ۔

الجواب: عندنا وعند مشائخنا حضرۃ الرسالۃ ﷺ حی فی قبرہ الشریف و حیوۃ ﷺ دنیویۃ من غیر تکلیف وھی مختصۃ بہ وبجمیع الانبیاء صلوات اللہ علیہم والشھداء لا برزخیہ کما ھی حاصلۃ لسائر

المومنین بل لجمیع الناس کما نص علیه العلامة السیوطی فی رسالته ابناء الاذکیاء بحیوة الانبیاء حیث قال قال الشیخ تقی الدین السبکی حیوة الانبیاء والشهداء فی القبر کحیوتهم فی الدنیا ویشهد له صلوة موسی علیہ السلام فی قبره فان الصلوة تستدعی جسد احیا الی اخرما قال فثبت بهذا ان حیوته دینویة برزخیة لکونها فی عالم البرزخ ولشیخنا شمس الاسلام والدین محمد قاسم العلوم علی المستفیدین قدس الله سره العزیز فی هذه المبحث رسالة مستقلة دقیقة الماخذ بدیعة لمسلک لم یر مثلها فد طبعت وشاعت فی الناس واسمها آب حیات ای ماء الحیوة۔

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ ﷺ کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح ؟

جواب: ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت محمد ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے، جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ ''انباء الاذکیا فی حیوۃ الانبیاء'' میں بتصریح لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء وشہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسد کو چاہتی ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ﷺ کی حیات دنیوی ہے اور اس معنی کہ برزخ میں حاصل ہے اور برزخی ہے ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس مبحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور انوکھے طرز کا بے مثل، جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے اس کا نام '' آب حیات'' ہے۔

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی قدس اللہ سرہ العزیز سید العلماء حضرت مولانا میر احمد حسن قدس اللہ سرہ العزیز عمدۃ الفقہاء حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب قدس اللہ سرہ العزیز حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہ العزیز شیخ الاتقیاء حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری قدس اللہ سرہ العزیز اور مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز اکابر نیز اسی طرح اس دور کے اکابر علماء (مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ) اور علمائے کرام ممالک عربیہ نے کی پھر جواب کے ابتدا میں ہی تحریر ہے کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک گویا حضرت امام ربانی مولانا رشید احمد گنگوہی اور قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس اللہ سرہ العزیز تو یقیناً اس میں آ گئے اور یہی عقیدہ مبارک جمہور اہل سنت والجماعت کا قرون اولی سے چلا آ رہا ہے اس سیاہ کار راقم کے علم کے مطابق اس عقیدہ اجماعیہ کے منکر اور ممات کے قائلین کا گروہ صرف پاکستان میں ہے جس کی وجہ سے یقیناً اس فتنہ کو پاکستانی فتنہ ہی کہا جائے گا اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو ہر قسم کی بدعقیدگی سے محفوظ فرمائے اور اپنے اکابر اور جمہور اہل سنت والجماعت کے مبارک عقائد پر پختگی سے جمے رہنے کی توفیق عطاء فرمائے اس (پاکستانی مماتی فتنے) کے بارے میں اتنا عرض کرنا ضروری ہے کہ یہ لوگ دجل کے طور پر اپنی نسبت حضرات اکابر علماء اولیاء دیوبند کی طرف کرتے ہیں جو قطعاً غلط اور دھوکہ فریب ہے اس گمراہ ٹولے کا ان اکابر سے

کوئی تعلق نہیں جیسا کہ حضرت شیخ الحدیث سلیم اللہ خان صاحب رئیس وفاق المدارس العربیہ پاکستان مدظلہ العالی نے بھی اپنی تقریظ میں اس کی تصریح فرمادی ہے۔

وھو الحق والصواب وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ وخاتم الانبیاء سیدنا حبیبنا ومولانا محمد النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ امۃ اجمعین وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا، والحمد للہ اولا وآخراً!

کتبہ الفقیر، الی رحمتہ ربہ الکریم ...... عبدالحفیظ بن مالک عبدالحق المکی مکۃ المکرمہ

تقریظ: حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب مدظلہ

(مہتمم جامعہ الرشید کراچی)

باسمہ تعالیٰ! اکابر دیوبند برزخ میں حضور نبی کریم ﷺ کی جسمانی حیات کے قائل ہیں، علماء دیوبند اس کے اقراری ہیں کہ آج بھی امت کے ایمان کا تحفظ گنبد خضراء کے منبع ایمانی سے ہورہا ہے، (ماہنامہ الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر ۱۹۷۵ء) میں اکابر کی تائید کرتا ہوں کہ حضرات علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ اپنے روضہ مطہرہ میں حیات جسمانی کے ساتھ حیات ہیں اور یہ حیات برزخی ہے، مگر حیات دنیوی سے قوی تر ہے۔ والسلام

عبدالرحیم عفی عنہ ...... جامعۃ الرشید کراچی

تقریظ: شیخ استاذ العلماء حضرت مولانا محمد عبیداللہ المفتی صاحب مدظلہ

(مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور)

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب مدظلہ کی تحریر کی تصدیق اور تائید کرتا ہوں جو کچھ انہوں نے حضرت مولانا محمد حسن صاحب کی کتاب پر لکھا ہے۔ والسلام

محمد عبیداللہ المفتی ...... مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

تقریظ: فقیہ العصر، نمونہ اسلاف، شیخ الحدیث، حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب مدظلہ

(شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، امابعد!

ولی کامل، فاضل اجل، استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین مبین کی ہمہ جہتی خدمات کے لئے عوام وخواص میں قبولیت عامہ تامہ کی نعمت سے نوازا ہے، حضرت کے ہاں علوم وفنون کی تدریس کے ساتھ ساتھ اصلاح عقیدہ، اصلاح عمل، تزکیہ باطن اور اکابر پر اعتماد کی محنت تعلیم کا خاصہ لازمہ ہے۔ اسی طرح عوامی سطح پر بھی ان کی محنت کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

زیر نظر کتاب ''خوشبو والاعقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' اس سلسلہ محنت کی ایک جھلک ہے، جو آپ کے مختلف بیانات کا مجموعہ ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت کو صحت و عافیت کے ساتھ تا دیر سلامت رکھیں اور ان کی خدمات دین میں زیادہ سے زیادہ خیر و برکت عطا فرمائیں۔ مسئلہ حیات النبی ﷺ پر حضرت مولانا منیر احمد منور

صاحب نے خوب لکھا ہے اور میں حضرت کی تائید کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اس کتاب کو شرف قبولیت سے نواز کر عوام وخواص کے لئے ہدایت واستقامت اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ زیادہ محبت کا اور آخرت میں نجات وفلاح کا ذریعہ بنائے، آمین!

والسلام
عبد المجید غفرلہ

تقریظ: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

مہتمم جامعہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نوشہرہ (اکوڑہ خٹک)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ العالی کسی تعارف کے محتاج نہیں، حضرت کی کتاب خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ پہلی مرتبہ دیکھ رہا ہوں۔ پوری پڑھنے کا موقعہ نہیں ملا مگر مولانا محمد حسن صاحب کے علمی اور مطالعاتی صلاحیتوں پر اعتماد ہے۔ بات ہے عقیدہ حیات النبی ﷺ کی قلم اور تحریر کا انداز والہانہ ہو، اخلاص ومحبت کے جذبات سے قلب معمور ہو تو قلبی اور باطنی کیفیات حیات النبی ﷺ اور سیرت مطہر میں ڈھل جاتے ہیں۔

اکابر کی تقریظات، تصدیقات موجود ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ کریم مؤلف کے علم میں قلم میں اور قدم میں مزید برکتیں عطا فرمادے اور مولانا مفتی شہباز عالم فاروقی کی اس محنت وکاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں۔

عبد القیوم حقانی

تقریظ: قائد جمعیت، حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

امیر جمعیت علمائے اسلام پاکستان (ف)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد!

رسول اللہ ﷺ سے محبت ہر چیز پر مقدم رکھنا لازمہ ایمان ہے، مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ العالی نے اپنے خوبصورت الفاظ میں ترتیب سے اظہار محبت میں ایک ممتاز انداز سے اظہار کیا ہے۔ خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ کے عنوان سے جناب شہباز عالم فاروقی صاحب نے نہایت حسین شاہ پارے ترتیب دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محبت رسول ﷺ کے ساتھ اطاعت رسول ﷺ بھی نصیب فرمائیں۔ آمین!

اللہ کرے زور بیاں اور زیادہ

(مولانا) فضل الرحمٰن

برموقع: ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

تقریظ: شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد شاہد صاحب دامت برکاتہم العالیہ

(مہتمم جامعہ مظاہر العلوم انڈیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب کی ظاہری وباطنی خوشبوؤں سے مزین کتاب ''خوشبو والا عقیدہ یعنی

عقیدہ حیات النبی ﷺ'' کا میں نے جستہ جستہ مطالعہ کیا، دل میں بڑی مسرت وخوشی اور روحانی فرحت حاصل ہوئی اور مولانا شہباز عالم فاروقی کی محنت سے جیدا کابرین کی تقاریظ نے کتاب کی مہک کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔

حق تعالیٰ قبول فرمائے اور ان کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے اور امت کے لئے صحیح معنوں میں عشق حقیقی پیدا ہونے کا اس کو ذریعہ بنائے۔ بندہ محمد شاہد غفرلہ ...... امین عام جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور یوپی (انڈیا)

تقریظ: پیر طریقت حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ
(شیخ الحدیث جامعہ عبیدیہ فیصل آباد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت اقدس خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی مذکورہ بالا مبارک تحریر میں ایک بہت بڑی حقیقت ہے، جناب مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف ''خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' جو خوشبوؤں سے بھری ہوئی ہے، حضرت اقدس خواجہ صاحب زید مجدھم کی تحریر نے اس کتاب کی مہک کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔

عقیدہ حیات النبی علیہ السلام اجماعی عقیدہ ہے، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ نے ایک صاحب کے سوال اور کچھ جواب کے بعد مراقبہ کیا (جب کہ مسجد نبوی شریف میں باب السلام کے قریب تقریبا پچیس ۲۵، افراد آپ کی مجلس میں موجود تھے) پھر فرمایا کہ روضہ اطہر کی جانب دیکھو! ان سب نے دیکھا کہ سرور عالم ﷺ باحیات زندہ سلامت تشریف فرما ہیں، یہ قصہ ایک صاحب نے سنایا جو اس مجلس میں موجود تھے، حق تعالیٰ شانہ خلق خدا کو اس مبارک کتاب سے فیض یاب ہونے کی توفیق نصیب فرمادیں، آمین! والسلام

جاوید حسین عفا اللہ عنہ

جامعہ عبیدیہ فیصل آباد ...... ۷ صفر ۱۴۳۱ھ

تقریظ: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمن اشرفی صاحب
(جامعہ اشرفیہ لاہور)

باسمہ تعالیٰ! میں حضرت مولانا محمد سلیم اللہ خان صاحب کی تحریر کی تصدیق اور تائید کرتا ہوں۔

والسلام ...... عبدالرحمن اشرفی ...... جامعہ اشرفیہ لاہور

تقریظ: شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبدالرحمن الکوثر المدنی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ
(ابن حضرت مولانا مفتی عاشق الٰہی بلندشہری مدرس مسجد نبوی شریف)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ وصحبہ ومن اوفی بعھدہ، امابعد!

حضرت نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کا ہر پہلو قلوب کو خوشگوار کرنے والا ہے آنحضرت ﷺ کی حیات مبارکہ پڑھ کر جو قلبی سکون حاصل ہوتا ہے اس کو بیان کرنا ناممکن ہے۔ جامع محمد یہ چوبرجی و جامعہ مدنیہ کے شیخ الحدیث، استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ العالیہ کی شخصیت علمی و روحانی حلقوں میں محتاج

تعارف نہیں، ہر روز طلباء کرام دوزانوں ہوکر اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں۔اس ناچیز کے ہاتھوں میں موجود مبارک منفرد اور حسین کتاب ''خوشبو والاعقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' حضرت موصوف کے علمی کارناموں میں ایک تابناک اضافہ ہے اس کتاب خوشبو والاعقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ میں امت مسلمہ کے اجماعی اور متفقہ عقیدہ، عقیدہ حیات النبی ﷺ کو قرآن وسنت کے دلائل اور اکابرین علماء کرام کی تقریظات کے ساتھ مزین کیا گیا ہے۔میں حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب مدظلہ العالی کی تقریظ کی تائید کرتا ہوں اور اس کتاب کے مرتب عزیزم مولانا شہباز عالم فاروقی صاحب سلمہ ہیں جنہوں نے بڑی محنت سے یہ کتاب مرتب کی ہے انہوں نے اس کتاب میں ایسے واقعات جمع کئے ہیں جن سے نبی پاک ﷺ سے خصوصی تعلق اور اعلیٰ درجہ کی محبت ٹپکتی ہے۔اس کتاب کا مطالعہ علماء وطلباء وعوام الناس سب کے لئے مفید ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرتب ومؤلف کو دارین میں اس کی جزائے خیر عطا فرمائیں اور مزید اس جیسے عناوین پر قلم اٹھانے کی توفیق عطا فرمائیں۔ کتبہ العبد الفقیر الی اللہ تعالیٰ ...... عبدالرحمٰن الکوثر عفا اللہ عنہ

تقریظ: فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

(سابق خطیب وامام مسجد الخانم کویت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بندہ نے کتاب ''خوشبو والاعقیدہ حیات النبی ﷺ'' کو چیدہ چیدہ مقامات سے دیکھا، ماشاء اللہ مؤلف نے اچھی ترتیب کے ساتھ حیات النبی ﷺ کے موضوع کو آسان انداز میں سمجھانے کی کوشش کی ہے۔اس پرفتن دور میں جب کہ نفسانیت ولادینیت اپنے شباب پر ہے۔دین حنیف کی ترجمانی اور اس پر عمل پیرائی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ہمارے محترم مولانا شہباز عالم فاروقی صاحب زید مجدہ نے ایک اہم کام سرانجام دیا ہے۔یہ کتاب پاکستان کے ہر گھر کی ضرورت ہے اور ہر مرد عورت اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس خدمت کو اپنے نزدیک قبول ومقبول فرمائے۔علماء کرام اور مسلمانوں کے لئے قبول عام فرمائیں اور حضرت مفتی محمد حسن صاحب کا سایہ ہم پر تادیر قائم رکھے۔

حضرت کی خواہش پر چند سطور ارتجالاً تحریر کردی ہیں۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں اس مجموعہ سے استفادہ کی سعادت مرحمت فرمائیں۔ احمد علی سراج

تقریظ: پروفیسر ڈاکٹر جناب محمد یوسف عامر صاحب حفظہ اللہ

(مجلس حکماء المسلمین مصر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنو صلو اعلیہ وسلمو اتسلیما!

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔(القرآن)

حضور نبی کریم ﷺ سے عشق و محبت کے لئے دل پاک ہونا چاہئے۔غرق الفت دیدہ نمناک ہونا چاہئے۔ عشق رسول ﷺ حضور کی محبت کا وہ پہلو ہے جہاں آنکھیں اور روح ہمہ وقت وجد میں رہتے ہیں اور پھر اس میں اظہار کے لئے سلیقے بھی مختلف ہیں، جنبش لب بھی گستاخی میں شمار ہو سکتی ہے۔ آہ کرنے کے لئے بھی آہ کو محتاط کرنا پڑتا ہے۔ لفظ کی حرمت کو سامنے رکھنا بھی ضروری ہے، لیکن آپ ﷺ کی تعریف اور حمد و نعت کے لئے لفظوں کو بھی حضور ﷺ کی محبت میں باوضو رکھنا چاہئے۔ ایسے ہی ایک عاشق رسول مولانا مفتی محمد حسن صاحب اور مولانا شہباز عالم فاروقی ہیں۔ میں انہیں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ایسی خوب صورت کتاب لکھنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مزید لکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام امت مسلمہ کو درخواست کرتا ہوں کہ اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کو تمام امت کے لئے آخرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

تقریظ: حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین، اما بعد!

عالم باعمل ولی کامل استاذ الاساتذہ مخدوم مکرم حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ علمی حلقوں میں مشہور و معتمد ہیں۔ علوم و فنون کے ماہر ہیں۔ طلباء کرام کا ان کی طرف بہت زیادہ رجوع ہے۔ درس و تدریس کے علاوہ عقائد کی اصلاح تزکیہ باطن کے ساتھ طلباء اور عوام میں عشق رسول ﷺ اور اکابر و اسلاف پر اعتماد پیدا کرتے ہیں۔ دین کے تمام شعبوں کے حامی و ناصر ہیں۔ بہت سے اکابر کے مجاز بھی ہیں۔ ان کا منور چہرہ ان کے حسن باطن کا آئینہ دار ہے۔ اس سیاہ کار کا ان کے بارے میں یہ گمان ہے کہ وہ حدیث پاک کے مصداق ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں فرمایا گیا ہے: ''اِذا رُءُوا ذُکِرَ اللہ'' (جب ان لوگوں کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے) اس وجہ سے ان کے ساتھ بندہ کو قلبی محبت ہے۔

زیرِ نظر کتاب ''خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' ان کے عشق و محبت رسول اللہ ﷺ کی آئینہ دار ہے۔ جو ان کے مختلف بیانات کا مجموعہ ہے۔ جس میں نئے اور دل کش انداز میں اہل سنت والجماعت علماء حق متقدمین و متاخرین کے متفقہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کو دلائل نقلیہ عقلیہ اور کشفیہ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ برادر عزیز جناب حافظ محمد شہباز عالم فاروقی زید مجدہ ہم سب کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اسے ترتیب دے کر اس کی اشاعت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حیات النبی ﷺ کا مبارک عقیدہ پوری امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے اور اکابر دیوبند کا بھی اجماعی عقیدہ ہے۔ جو ان کی کتاب ''المہند علی المفند'' میں ان الفاظ کے ساتھ صراحۃ موجود ہے۔ ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ ہمارے مرشد پاک، برکت العصر، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ نے بھی اپنی متعدد کتابوں اور ایک مستقل مضمون میں اس مبارک عقیدہ کو مدلل لکھا ہے۔ اکابرین نے اپنی تصنیفات خاص طور پر حج کی کتابوں میں بوقت زیارت روضہ اقدس ﷺ خوب وضاحت کی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک تمام علماء حق کا مسلک حیات النبی ﷺ کا رہا ہے۔ علماء دیوبند کا جیسا کہ مذکور ہوا ''المہند علی

المھند'' میں یہی عقیدہ ہے۔ اب جو شخص حیات کی بجائے ممات کا عقیدہ رکھتا ہے اس کا علماء دیو بند سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ فتنہ دراصل ایک پاکستانی فتنہ ہے۔ جب اس کا ظہور ہوا تھا اسی وقت سے اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کا تحریر اور تقریر کے ذریعے تعاقب کیا تھا۔ اب تو اس مسئلے میں اختلاف ہی نہیں بلکہ صاف وصریح توہین بھی کی جاتی ہے، جس کے شواہد تحریروں اور کیسٹوں میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے اکابر اور اسلاف کے مبارک عقائد پر قائم رکھے اور حسن خاتمہ شہادت کی موت عطا فرما کر ان کے ساتھ حضور انور ﷺ کے نعلین شریفین میں جمع فرما دے۔ اس رسالہ کو قبول فرما کر اپنی رضا اور اپنے حبیب محبوب ﷺ کے عشق محبت وشفاعت کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین! والسلام ...... فقیر: محمد عزیز الرحمٰن عفی عنہ

تقریظ: حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہ

(ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء اور پیغمبر ﷺ پر درود بھیجنے کے بعد عرض ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات کا عقیدہ ضروریات اہل سنت والجماعت سے ہے جس کے انکار سے آدمی اہل سنت والجماعت سے خارج ہو جاتا ہے۔ پاکستان بننے کے بعد ۱۹۵۸ء میں ان علاقوں میں اس کے انکار کا فتنہ کھڑا ہوا تو علمائے حقہ نے بروقت تحریر وتقریر کے ذریعہ سے اس کا تعاقب کیا، اس وقت سے اب تک بیسیوں کتب اس موضوع پر شائع ہو چکی ہیں۔

زیر نظر کتاب، حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ کے مختلف بیانات ہیں جس کو ان کے شاگرد محمد شہباز عالم فاروقی نے جمع کیا اور ان پر تخریج کا کام کیا ہے۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے اس مسئلہ کو دلائل نقلیہ، عقلیہ اور کشفیہ کے ساتھ ذکر حیات سرور کائنات ﷺ افضل التحیات والتسلیمات کے وقت خوشبو کے پھیلنے اور طلبہ اور عوام کے اس کو محسوس کرنے کے واقعات کو ذکر کر کے اس مسئلہ کو سمجھانے کا ایک نیا باب رقم کیا ہے اور بندہ تک بھی یہ واقعات متعدد طرق سے پہنچے ہیں۔ نیز اہل حق کی قبروں سے خوشبو کے واقعات ذکر کر کے عوام کے لئے بھی اہل حق کی پہچان کا ایک تکوینی راستہ واضح کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو حق وباطل کی پہچان کا ذریعہ بنا کر گم کردہ راہوں کی ہدایت اور اہل حق کی استقامت کا ذریعہ بنائیں، آمین!

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

والسلام ...... محمد حنیف جالندھری ...... مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان

تقریظ: صاحبزادہ حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب مدظلہ، فرزند حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ

(جامعہ اشرف المدارس کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ، امابعد!

حضرت مولانا محمد حسن صاحب زید مجدہم کی کتاب کے احقر نے چیدہ چیدہ مقامات کا مطالعہ کیا، ماشاءاللہ

فاضل مؤلف ایک ذی استعداد اور علوم وفنون میں ماہر عالم ہیں۔ انہوں نے انتہائی محنت وکاوش کے ساتھ اہل السنۃ والجماعۃ اور اکابر علماء دیوبند کا عقیدہ حقہ ''حیات النبی ﷺ'' کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کے بیانات بہت اہم اور مفید ہیں۔ رب کریم سے دعا ہے کہ موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور عام وخاص سب کے لئے اسے نافع بنائے، آمین! والسلام ...... محمد مظہر عفا اللہ عنہ ...... جامعہ اشرف المدارس کراچی

تقریظ: حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری صاحب

(کالم نگار ضرب مومن، روزنامہ اسلام پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیزم محمد شہباز عالم فاروقی

السلام علیکم! آپ کی طرف سے ارسال کردہ کتاب بعنوان ''خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' کا مسودہ موصول ہوا۔ اس کتاب کے مؤلف مولانا مفتی محمد حسن صاحب زید مجدہ اگرچہ عمر میں مجھ سے چھوٹے ہیں، لیکن علم وعمل، زہد وتقویٰ اور عبادت وریاضت میں مجھ سے آگے ہیں۔ ''انا اسن وھو اکبر منی'' والا معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں درس وتدریس واصلاح وارشاد کا خصوصی ملکہ عطا فرمایا ہے۔ وہ بیک وقت درسگاہ اور خانقاہ کی زینت بنتے ہیں اور دونوں جگہ خوب سجتے ہیں۔ زیر نظر تالیف میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ علماء دیوبند کے عقائد اور جذبات کی ترجمانی ہے۔ مولانا خوش نصیب ہیں کہ اس کتاب کا متعدبہ حصہ روضہ مبارک کے جوار میں بیٹھ کر لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کاوش کو قبول فرمائے اور قارئین کو مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

محتاج دعا ...... محمد اسلم شیخوپوری ...... ادارت: فلاح دارین ٹرسٹ

خطابت: جامع مسجد توابین گلشن معمار کراچی ...... مدنی جامع مسجد بلاک این نارتھ ناظم آباد کراچی

تقریظ: محبوب الصلحاء، استاذ العلماء حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب مدظلہ العالی

(ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک پر درود پاک پڑھا جاتا ہے تو آنحضرت ﷺ خود سنتے ہیں اور اگر قبر مبارک سے دور پڑھا جائے تو فرشتے بطور ہدیہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تمام ائمہ کا یہی عقیدہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور اسی عقیدہ کو ''المھند علی المفند'' میں تمام مشائخ کا عقیدہ قرار دیا گیا ہے۔ جامعہ مدنیہ کے شیخ الحدیث مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اسی عقیدہ حیات النبی ﷺ کو احادیث اور واقعات کی روشنی میں نئے انداز سے مرتب کر کے عام فہم انداز میں پیش کیا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ اس کتابچہ کی منفرد خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ان اکابرین کے واقعات کو بھی جمع کر دیا گیا ہے، جن کی قبر مبارک سے خوشبو کا مشاہدہ کھلے عام کیا گیا، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولانا کی اس کوشش کو قبول فرما کر ذریعہ نجات بنائیں اور غلط عقائد سے تمام امت مسلمہ کی حفاظت فرمائیں، آمین!

محتاج دعا

احقر فضل الرحیم ...... ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ لاہور

تقریظ: جانشین حضرت اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ، محقق دوراں، شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب مدظلہ

جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا (امیر اتحاد اہل سنت والجماعت پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علی آلہ و صحبہ اجمعین، اما بعد!

ولی کامل، فاضل اجل، استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین مبین کی ہمہ جہتی خدمات کے لئے عوام و خواص میں قبولیت عامہ تامہ کی نعمت سے نوازا ہے۔ حضرت کے یہاں علوم و فنون کی تدریس کے ساتھ اصلاح عقیدہ اصلاح عمل تزکیہ باطن اور اکابر پر اعتماد کی محنت تعلیم کا خاصہ لازمہ ہے۔ اسی طرح عوامی سطح پر بھی ان کی محنت کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ زیر نظر رسالہ ''خوشبو والاعقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' اس سلسلہ محنت کی ایک جھلک ہے، جو آپ کے مختلف بیانات کا مجموعہ ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت کو صحت و عافیت کے ساتھ تا دیر سلامت رکھیں اور ان کی خدمات دین میں زیادہ سے زیادہ خیر و برکت عطا فرمائیں۔ مسئلہ حیات النبی ﷺ سمجھنے کے لئے پہلے مسئلہ کی تنقیح ضروری ہے اس سے بہت سارے مغالطے، دھوکے اور شکوک و شبہات دور ہو جاتے ہیں۔

۱...... عالم دنیا میں نبی کریم ﷺ پر موت کا ورود برحق ہے، اسی لئے آپ ﷺ کی عالم دنیا کی زندگی ۶۳ سال ہے۔

۲...... روح زندہ ہے روح کی حیات کا کوئی بھی منکر نہیں۔

۳...... نبی کریم ﷺ اور باقی انبیاء علیہم السلام کے اجساد مبارکہ محفوظ ہیں۔

۴...... نبی کریم ﷺ کا اصلی عنصری دنیوی جسم مبارک اپنی قبر اطہر میں زندہ ہے، یعنی روح اعلیٰ علیین میں ہے اور روح مبارک کا تعلق ہے جسم انور کے ساتھ اور اس تعلق کی وجہ سے جسم میں حیات ہے۔

۵...... جو لوگ قبر اطہر میں دنیاوی جسم انور کی حیات کے منکر ہیں ان کے پاس نہ قرآن کی آیت ہے اور نہ حدیث، البتہ قرآن و حدیث کے نام پر دھوکہ ہے کہ عالم دنیا کی موت کی آیات و احادیث کو قبر پر فٹ کر کے روضہ اطہر میں نبی کریم ﷺ کے جسم اقدس کو بے حس و بے جان ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۶...... اسی طرح جدید معتزلہ کے پاس علماء اہل سنت والجماعت میں سے کسی معتبر عالم کا انکار حیات پر رسالہ تو کیا کوئی قول بھی نہیں ہے، البتہ حیات برزخی اور حیات روحی کے لفظ سے دھوکہ دیا جاتا ہے، حالانکہ نبی کریم ﷺ کا دنیوی، حسی، حقیقی جسم انور قبر اطہر میں زندہ ہے، اسی لئے اس قبر کی حیات کو حیات دنیوی، حیات حسی، حیات حقیقی کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے اور چونکہ قبر عالم برزخ کا حصہ ہے اس لئے اس کو حیات برزخی بھی کہا جاتا ہے۔ برزخ میں عالم دنیا کے برعکس راحت کا اوّلاً تعلق روح کے ساتھ ہوتا ہے اور روح کے واسطہ سے جسم کے ساتھ اس لئے اس حیات کو حیات روحانی کہا جاتا ہے۔ حیات برزخی اور حیات روحانی کہنے سے قبر میں دنیوی جسم سے حیات کی نفی نہیں ہوتی۔ محمد شہباز عالم فاروقی نے رسالہ مذکورہ پر تخریج کر کے اس کو مفید سے مفید تر بنا دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں رسالہ مذکورہ کو شرف قبولیت سے نواز کر عوام وخواص کے لئے ہدایت واستقامت اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ زیادہ محبت کا اور آخرت میں نجات وفلاح کا ذریعہ بنائیں۔ (آمین!)

والسلام

منیر احمد غفرلہ: ۱۳، اکتوبر ۲۰۰۹ء ...... مدرس جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا

تقریظ: مفکر اسلام حضرت مولانا ابوعمار زاہد الراشدی صاحب

(خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، امابعد!

حضرت مولانا محمد حسن صاحب ہمارے ملک کے باذوق اور ہر دل عزیز اساتذہ میں سے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے تدریس وتفہیم کا خصوصی ذوق عطا فرمایا ہے اور طلبہ کی ایک بڑی تعداد ان سے ہمیشہ استفادہ کرتی ہے۔

مسئلہ حیات النبی ﷺ پر ان کے افادات کو کتابی شکل میں مرتب دیکھ کر خوشی ہوئی۔ یہ کتاب مرتب کرنے والوں کے لئے ذخیرہ آخرت ثابت ہوگی، ان شاء اللہ تعالیٰ!

نفس مسئلہ کے بارے میں حضرت مولانا منیر احمد صاحب نے اسی کتابچہ پر اپنی تقریظ میں جو تنقیح کی ہے مجھے اس سے اتفاق ہے اور اس کتابچہ کو پیش کرنے والے دوست حافظ شہباز عالم فاروقی اور ان کے رفقاء کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ سعادت دارین سے نوازیں، (آمین یارب العالمین)! والسلام

ابوعمار زاہد الراشدی ...... خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

تقریظ: شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود الحسن مسعودی صاحب

(شیخ جامعہ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مظفر آباد آزاد کشمیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ ﷺ!

شیخ طریقت، محبوب العلماء والصلحاء، امام الصرف والنحو مرجع الخلائق میرے مشفق ومحبوب بزرگ

حضرت اقدس حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ مرنجاں مرنج، مقاصد بعثت کی جامع تعلیم وتربیت کی ہم آہنگی کی آئینہ دار ہستی کسی پہلو محتاج تعارف نہیں ہے۔اس ''خوشبو والے خوشبو دار مشک بار عقیدہ'' سے والہانہ لگاؤ وضائیت کی برکت کے خود بھی خوشبودار ہیں، جس کی مہک بندہ نے سفر حج وعمرہ میں رفاقت کی سعادت پر حرمین شریفین میں پھیلتی آنکھوں سے دیکھی اور محسوس کی ہے۔ جامعہ اشرفیہ لاہور اجتماع العلماء میں حاضر ہوں چند سطور برائے دعا وتوجہ تحریر ہیں۔

والسلام

بندہ محمود الحسن غفر ذنوبہ ...... مہتمم جامعہ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مظفر آباد آزاد کشمیر

تقریظ: خطیب العصر، روایات اکابر کے امین وناشر حضرت مولانا عبدالکریم ندیم صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقیدہ حیات النبی ﷺ امت کا ایک ایسا متفقہ عقیدہ ہے کہ جس پر ہر صدی کے ہزاروں علماء وفقہاء محدثین اور مفسرین کا اجماع رہا ہے، اس دار فانی کی چند روزہ حیات مستعار کے بعد یہاں سے وصال انتقال یعنی وفات کا انکار قرآن مجید کی نص قطعی کا انکار ہے۔جس کا کوئی مسلمان منکر نہیں ہے۔عقیدہ حیات النبی ﷺ سے مراد اس جہاں سے جانے کے بعد قیامت میں اٹھنے سے پہلے درمیان کا عالم جسے عالم برزخ کہا جاتا ہے، قبر اس کا ایک مکان، اس میں روح مع الجسد کے تعلق کا نام حیات ہے، اس کا سب سے پہلے انکار معتزلہ نے کیا پھر ملحدین اور قادیانیوں نے اور اب کئی منکرین حیات النبی ﷺ ان بے دینوں کے اعتقاد ونظریات کے ترجمان بنے ہوئے ہیں، اکابر علماء دیوبند اہل سنت والجماعت کے عقائد کی مسلم کتاب ''المہند علی المفند'' میں اس عقیدہ کی تشریح موجود ہے جو اسلاف امت کے عقیدہ کی ترجمان ہے۔

درود وسلام کا سماع عند القبر النبی ﷺ مسلم عقیدہ کا ایک حصہ ہے جس پر بے شمار احادیث نبویہ ﷺ دال ہیں، جن کا انکار ناممکن ومحال ہے، جو شخص عقیدہ حیات النبی ﷺ کا قائل ہوگا وہ یقیناً سماع درود وسلام عند قبر النبی ﷺ کا قائل ہوگا، اور جو درود وسلام عند قبر النبی ﷺ کا منکر ہوگا وہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کا کھلا منکر ہے، خواہ وہ حیات برزخی کا دعوی دار کیوں نہ ہو۔

محقق العصر، فضیلت الشیخ، امام الصرف والنحو، ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب رئیس مدرسہ محمدیہ چوبرجی لاہور، شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ جو ہمارے شیخ مرشد الصلحاء وفداء صحابہ رضی اللہ عنہم واہل بیت رضی اللہ عنہم تاجدار سلسلہ رائے پور حضرت سید نفیس الحسینی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے معتمد خاص اور خلیفہ اجل ہیں، ایسے ہی شیخ الحدیث ولی کامل محدث جلیل حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کے خلیفہ ارشد اور تلمیذ رشید ہیں، مولانا کے ہزاروں شاگرد ہیں، ان کے درس میں ہزاروں کی تعداد میں شمع پروانے کی طرح جان چھڑکتے ہیں۔

موصوف منکسر المزاج متواضع، کم گو، سادہ لباس، متبع سنت مگر حق گو، نڈر بے باک اور اکابر کے عقائد ونظریات کے خوبصورت ترجمان ہیں۔مولانا موصوف کے مختلف بیانات عقیدہ حیات النبی ﷺ کے مقدس عنوان پر کئے گئے ہیں جنھیں فاضل عزیز محمد شہباز عالم فاروقی صاحب جمع کر کے کتاب کی شکل میں شائع کر رہے ہیں۔

دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مثل آفتاب روز محشر ہم سب کے لئے ذریعہ نجات اور وسیلہ شفاعت بنائے، آمین ثم آمین! **والسلام** ...... ابو محمد عبدالکریم ندیم ...... مہتمم جامعہ امداد العلوم خانپور

تقریظ: محقق العصر حضرت مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی صاحب مدظلہ

(جامعہ خیر المدارس ملتان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً، امابعد!

بندہ نے بھی اس کتاب کو دیکھا ہے، اہل سنت والجماعت کے مسلک کی اعتدال کے ساتھ ترجمانی کی ہے، بعض خوارق کا بھی ذکر ہے جو مشیت باری تعالیٰ کے تحت وقتاً فوقتاً ظہور پذیر ہوتے ہیں، بہرحال حیات انبیاء علیہم السلام متفقہ مسئلہ ہے کشف وکرامات کے ذریعہ اس کے اثرات کا ظہور خوارق میں سے ہے، جس پر خدا تعالیٰ چاہیں ظاہر ہوں جس پر چاہیں نہ ہو، اللہ تعالیٰ مؤلف کے لئے اس کو ذخیرہ آخرت بنائیں اور زائغین کی ہدایت اور اہل حق کے لئے طمانیت قلبی کا ذریعہ بنائیں، آمین! **والسلام** ...... محمد انور اوکاڑوی ...... جامعہ خیر المدارس ملتان

تقریظ: استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی ذکاء اللہ صاحب مدظلہ

(مدیر: دارالعلوم ساہیوال)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وجیہ الاسلام حضرت مولانا محمد حسن صاحب زید مجدہ کی کتاب ''خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' پڑھی جو آنکھ کے لئے موجب نور، دل کے لئے باعث سرور اور روح کے لئے ذریعہ انبساط ہوئی۔

حیات انبیاء کرام علیہم السلام بنص قرآن وحدیث ثابت ہے جس پر ایمان رکھنا فرض ہے۔ اسی بنا پر اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ ''محسن اعظم ﷺ اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں اجساد عنصریہ کے ساتھ حیات ہیں۔''

حضرت والا نے اس سلسلہ میں کتاب تالیف فرما کر اس پرفتن دور میں احسان فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ حضرت والا کی اس سعی کو قبول فرمائے اور امت مسلمہ کے لئے نافع بنائے، آمین! **والسلام**

محمد ذکاء اللہ ...... دارالعلوم ساہیوال

تقریظ: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمن درخواستی صاحب

(امیر مرکز مجلس علماء اہل سنت والجماعت پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم، امابعد!

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہم العالیہ کی زیر نظر کتاب ''خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات

النبی ﷺ'' لکھ کر محبت رسول ﷺ کا اظہار اور اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کے عقیدے سے اپنی وابستگی کا ثبوت پیش کیا ہے اور نوجوانان اسلام کو اس عقیدہ کی اہمیت دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور دوسرے نوجوانان اسلام کو بھی اس طرح دین اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **محتاج دعا**

حبیب الرحمٰن درخواستی، خادم علوم نبویہ ...... مہتمم جامعہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خانپور

تقریظ: حضرت مولانا حافظ حسین احمد صاحب مدظلہ العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد!

''خوشبو والاعقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' فاضل مؤلف حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب کا ایک خوب صورت علمی شاہکار ہے، جس میں مؤلف نے حیات النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی ہے اور خاص طور پر اس پہلو کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے جس کا تعلق ایک عاشق رسول ﷺ کی عملی زندگی سے ہے۔ خوشبو ایسا تحفہ ہے جس کے رد کرنے سے حدیث شریف میں منع کیا گیا ہے۔ کتاب کا جوہر اور مغز خوشبو والاعتیدہ رکھنا ہی درحقیقت اس تحفہ کی قدردانی ہے۔ اس کتاب کے مؤلف کی طرح عزیز القدر محمد شہباز عالم فاروقی صاحب بھی مبارک باد کے مستحق ہیں جن کی محنت سے یہ کتاب اشاعت کے مراحل تک پہنچی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ فرمائیں۔ **والسلام** ...... حسین احمد ...... کونشن سینٹر اسلام آباد

تقریظ: حضرت مولانا مفتی محمد عبدالمنان صاحب مدظلہ

(نائب مفتی واستاذ جامعہ دارالعلوم کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علیٰ آلہ و صحبہ و اهل بیتہ اجمعین، اما بعد!

بندہ نے مذکورہ بیانات جواب کتابی شکل میں شائع ہو رہے ہیں ان کا مطالعہ کیا، ماشاء اللہ موصوف نے جس دردِ دل اور محبت اور عقیدت سے سرشار ہو کر عقیدہ حیات النبی ﷺ کو اجاگر کیا ہے اس کا ادراک ہر وہ شخص کر سکتا ہے جو ان کا مطالعہ کرے گا، بلاشبہ یہ بیانات رسول اقدس ﷺ کی ذات عالی سے محبت وعشق پیدا کرنے اور اہل سنت والجماعت اور اکابر دیوبند کے عقیدہ حقہ کو قلوب میں راسخ کرنے کے لئے بہت مفید ہیں، نیز اکابر پر اعتماد کرنے اور ان سے محبت رکھنے کو جس انداز میں بیان کیا گیا ہے، وہ قابل صد تحسین ہے، اللہ تعالیٰ محترم مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول و منظور فرمائیں اور ہم سب کو صحیح عقیدہ رکھنے اور اکابر کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں، آمین! **والسلام**

محمد عبدالمنان عفی عنہ ...... نائب مفتی واستاذ جامعہ دارالعلوم کراچی

تقریظ: شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب مدظلہ

(ابن حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی والسلام علی عبادہ الذین اصطفی، اما بعد!

شریعت مطہرہ کے تمام عقائد کی بنیاد وحی الٰہی پر ہے۔ خواہ وحی متلو ہو یا غیر متلو۔ اس لئے ان عقائد کو ماننے والوں کے متعلق قرآن مجید کے شروع میں فرمادیا: ''الَّذِینَ یُؤْمِنُونَ بِالْغَیبِ'' (الآیہ) ان عقائد کو عقل کے پیمانے پر پرکھنا ممکن ہی نہیں، کیوں کہ جہاں عقل انسانی کی انتہاء ہے وہیں سے وحی الٰہی کی ابتداء ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایمان کی بلندیوں کی انتہاء پر فائز تھے۔ اس لئے نبی کریم، مخبر صادق ﷺ کے کسی بھی ارشاد کو عقل کی کسوٹی پر نہ پرکھا بلکہ ارشاد گرامی سنتے ہی پکار اٹھے: ''سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان تھا کہ ہماری آنکھیں، ہمارے کان غلطی کر سکتے ہیں لیکن جو صاحب وحی ﷺ نے فرمایا وہ غلط نہیں ہوسکتا۔ جو چیزیں مغیبات میں سے ہیں وہ ہماری آنکھوں سے تو اوجھل ہیں لیکن جس ذات کے بابرکات نے خود مشاہدہ فرمایا ہے ان سے سچا کائنات انسانی میں کوئی نہیں۔

کراماً کاتبین کی موجودگی، عذاب و ثواب قبر اسی ارضی قبر میں، عرض اعمال سماع صلوۃ وسلام عند القبر الشریف۔ اسی پاکیزہ، منزہ جسد عنصری کے ساتھ حیات کا عقیدہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور پھر پوری امت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ خالق کائنات نے اپنے حبیب ﷺ کو امتیازی خصوصیات سے نوازا تھا۔ آپ پر نماز میں وحی آتی تھی، آپ کو نماز میں جنت نظر آتی تھی، آپ کے پسینے میں جنت کی خوشبو مہکتی تھی، آپ چلتے تو زمین لپٹ کر قدموں میں آجاتی تھی، آپ کے لعاب دہن مبارک سے کڑوا کنواں میٹھا ہوگیا۔ آپ کے ہاتھ کی برکت سے بوڑھی بکری کے تھن دودھ سے جوش مارنے لگے۔ آپ نے ام المومنین، صدیقہ کائنات، اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جبرائیل امین کا سلام پہنچا کر فرمایا، عائشہ! جبرائیل میرے پاس بیٹھا ہے جس میں دیکھ سکتا ہوں تو نہیں دیکھ سکتی اس کا پیغام میں سن سکتا ہوں تو نہیں سن سکتی، ام المومنین کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ آپ وہ سن لیتے ہیں جو ہم نہیں سن سکتے، وہ دیکھ لیتے ہیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔

آپ ﷺ نے ہاتھ مبارک رکھا تو انگلیوں سے نہریں جاری ہوگئیں۔ آپ ﷺ نے جو ارشاد فرمایا وہ حدیث بن گئی اور آپ ﷺ کے چہرہ انور کو جس خوش نصیب نے بحالت ایمان دیکھ لیا وہ صحابی رضی اللہ عنہ اور یقیناً جنتی بن گیا۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عبادات کے شوق میں فاستبقو الخیرات پر عمل کرتے ہوئے آپ ﷺ کے صوم وصال کو دیکھتے ہوئے ارادہ کیا کہ ہم بھی صوم وصال رکھ لیا کریں تو آپ ﷺ نے انہیں منع فرمادیا۔ پھر جب صحابہ کرام نے عرض کی کہ حضور ﷺ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ فرمایا: ''أَیُّکُمْ مِثْلِي؟ اَبِیتُ عِنْدَ رَبِّی هُوَ یُطْعِمُنِي وَیَسْقِینِی'' تم میں سے کون ہے جو میری طرح ہو؟ میں تو رات اپنے رب کے ہاں گزارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا بھی ہے پلاتا بھی ہے۔

دور حاضر کے معتزلہ (مماتیوں) نے جب نبی ﷺ کو اپنے اوپر قیاس کیا اور وحی الٰہی کے مقابلے میں اپنے عقلی گھوڑے دوڑائے تو ٹھوکر کھا گئے اور راہ حق سے بھٹک گئے۔ اس قبر ارضی میں ثواب بھی ہوتا ہے اور عذاب بھی۔ یہ فرمان رسول ﷺ ہے۔ لیکن مماتیوں نے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ اس قبر میں ایسے سانپ ہوں جن کی پھنکار

سے قیامت تک روئے زمین پر سبزہ نہ اُگے حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سب سے زیادہ سبزہ قبرستان میں ہی ہوتا ہے (العیاذ باللہ)۔ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ صَلَّى عَلَى عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ'' (الحدیث) اس کا انکار کرتے ہوئے جدید معتزلہ (مماتی) لکھتے ہیں اول تو یہ ناممکن ہے اور اگر ہو بھی تو عندیت کیسے ہوگی؟ کیوں کہ آپ ﷺ کی قبر مبارک تک تو کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا، اندر حجرہ عائشہ ہے (رضی اللہ عنہا) پھر اس پر ایک عمارت ہے اور پھر اس پر ایک عمارت ہے اور گنبد خضری ہے۔ وغیرہ ذالک۔ یعنی یہ بات تو ہماری عقل میں نہیں آتی (العیاذ باللہ) عقیدہ حیات النبی سلام دور صحابہ رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک پوری امت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ مماتیوں کے پاس نہ کوئی آیت قرآنی ہے نہ حدیث رسول ہے اور نہ ہی اجماع امت اور نہ ہی کوئی مستند دلیل۔

عجیب نکتہ! مماتی، آپ ﷺ کی حیات طیبہ کا انکار کرتے ہوئے یہ آیت پڑھتے ہیں: ''اِنَّكَ میت'' حالانکہ ایک ادنی دینی طالب علم بھی یہ سمجھتا ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو آپ ﷺ زندہ تھے اور یہ آیت کہتی ہے کہ آپ میت ہیں۔ اس وقت آیت بھی سچ اور آپ بھی زندہ تو جب اس وقت حق اور سچ ہے تو اب کیوں نہیں؟ آیت بھی ہے اور آپ ﷺ بھی اسی جسد عنصری کے ساتھ زندہ تشریف فرما ہیں۔ بایزید وقت، عارف باللہ حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم نے اس عقیدہ حیات النبی ﷺ کا اسم مبارک ''خوشبو والاعقیدہ'' رکھا ہے۔ میرے نزدیک یہ بھی الہامی نام ہے۔ کیوں کہ ظاہر بینوں کو تو صرف پھول نظر آتا ہے اس کی خوشبوان کی عقل میں نہیں آتی کیونکہ عقل خوشبو کی تعبیر نہیں کر سکتی۔ مگر ایمان والے پھول کو بھی مانتے ہیں اور اس کی خوشبو کو بھی مانتے ہیں اگرچہ عقل کی وہاں تک رسائی نہ ہو۔

اللہ کریم حضرت بایزید وقت دامت برکاتہم کے اس مہکتے ہوئے گلشن کی خوشبو سے فضائے عالم کو مزید معطر و معتبر بنائیں اور عشاق کے قلوب واذہان کو مسرور وشاداب بنائیں، آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ!

ایک گنہگار مگر امیدوار شفاعت امتی

قاضی محمد ارشد الحسینی خانقاہ مدنی اٹک شہر ...... ۱۴ ربیع المنور ۱۴۳۱ھ

تقریظ: حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الرسل و خاتم الانبیاء والمرسلین، امابعد!

میں نہایت مسرت کے ساتھ اس کتاب کی تصدیق وتائید کرتا ہوں، اہل حق کا موقف سمجھنے کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ لہٰذا اس کا مطالعہ ضرور کریں۔

والسلام

اللہ وسایا عفی عنہ

تقریظ: حضرت مولانا محمد یاسین صاحب

(جامعہ دارالقرآن مسلم ٹاؤن فیصل آباد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الرسل و خاتم الانبیاء والمرسلین، امابعد!

''خوشبو والاعقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' عقائد اسلام کی جان اور ضروریات اہل سنت والجماعت

میں سے ہے۔اس کا منکر بھی حب نبی علیہ السلام کی خوشبو اور قرب نبی علیہ السلام کی لذت محسوس نہیں کر سکے گا۔عالم باعمل، ولی کامل، جامع المحاسن حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف ''خوشبو والاعقیدہ'' ایک ایسی تصنیف ہے جس کی خوشبو اہل ایمان کے قلوب کو ہمیشہ معطر رکھے گی۔حق تعالیٰ شانہ حضرت مفتی صاحب موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائیں اور ان کی تصنیف کو قبولیت عامہ تامہ نصیب فرمائیں، آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ تسیلماً کثیراً!

والسلام

خادم القرآن ...... محمد یاسین

تقریظ: حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و کفی و السلام علی عبادہ الذین اصطفی و الصلوٰۃ و السلام علی سید الانبیاء و المرسلین، امابعد!

استاذ العلماء جامع الکمالات العلمیہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ العالی کی شخصیت علمی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں، ہر سال سینکڑوں کی تعداد میں طلباء کرام آپ سے فیض یاب ہو کر اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں بندہ ناچیز کے ہاتھوں میں موجود مبارک کتاب ''خوشبو والاعقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' جو کہ مولانا محمد شہباز عالم فاروقی زید مجدہ صدر بزم حسان پاکستان نے ہدیہ کی اور اس پر کچھ لکھنے کا حکم بھی ساتھ ہی دے دیا۔

اس کتاب میں امت مسلمہ کے اجماعی اور متفقہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کو قرآن وسنت کے دلائل اور جید اکابر علماء کرام کی تصدیقات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔مولانا شہباز عالم فاروقی اور ان کی پوری ٹیم دل وجان کی گہرائیوں سے مبارک باد کے مستحق ہیں جن کی ترتیب وتدوین اور ذوق طباعت نے اس کو چار چاند لگا دیئے۔اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ان تمام حضرات کو اپنی رضا اور بہترین صلہ عطا فرمائے جو کسی طرح اس کتاب کی خدمت میں شریک رہے۔ والسلام ...... بندہ محمد کفایت اللہ...... ختم بخاری شریف باب العلوم رائیونڈ

تقریظ: حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

سیکرٹری جنرل جمعیت علماء اسلام پاکستان (س)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام کے تمام عقائد ایسے ہیں کہ ان کی خوشبو نے دل ودماغ اور ماحول کو معطر کر رکھا ہے۔ایمان، عقائد سے عبارت ہے اور ایمان کا پودا جب دل کی زمین میں نشوونما پاتا ہے اور گلاب وچنبیلی کے پودوں سے کہیں بہتر خوشبو دینے لگتا ہے تو فضائیں اس خوشبو سے بھر جاتی ہیں۔عقائد میں ہر عقیدہ کی اپنی الگ خوشبو ہے۔عقیدہ توحید ہو یا آخرت پر یقین کا عقیدہ، ان کی خوشبو کی نوعیت اور ہے البتہ رسالت اور رسولوں کی صفات پر یقین وایمان کی خوشبو ایسی جداگانہ ہے جس سے ایمان کا پورا چمنستان آباد ہے۔ایمان بالرسالت بنیاد ہے عقیدہ توحید اور ایمان بالآخرت کی اور پھر اس پر یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ نے تریسٹھ برس لوگوں کی نگاہوں کے سامنے رہتے

ہوئے بھی اور پھر رفیق اعلیٰ کی طرف منتقل ہو کر لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو جانے کے بعد بھی ایک دھوم مچا رکھی ہے اور خوشبوؤں کا ایک جہاں آباد کر رکھا ہے۔ عقیدہ حیات النبی ﷺ خوشبو والا عقیدہ کہلاتا ہے۔

استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ العالی نے حیات انبیاء کے اس پہلو کو خوشبو والا عقیدہ قرار دے کر یہ کتاب مرتب کی ہے۔ امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ''الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون'' رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کو تو تریسٹھ برس کی زندگی میں کما حقہ سمجھا نہیں جا سکتا تھا کہ فرمایا: ''ایکم مثلی ابیت عند ربی وھو یطعمنی ویسقینی'' اور ''اعلم مالا تعلمون واسمع مالا تسمعون'' وفات کے بعد کی حیات کا کامل شعور اور ادراک کیسے ہو سکتا ہے۔ اس حیات پر تو دنیا میں انسانوں اور فرشتوں کی حیات بھی رشک کرتی ہے اور اس حیات نے خوشبوؤں کی وہ دنیا بسا رکھی ہے کہ اس سے وہی شخص محروم رہ سکتا ہے جو بدقسمت بھی ہو، خوشبوؤں سے نا آشنا بھی۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد شہباز عالم فاروقی کو خوشبو والا عقیدہ ترتیب دے کر دل و دماغ اور ایمان کو معطر کرنے پر اپنی طرف سے بے پناہ جزا و ثواب سے نوازیں۔ ان کی زندگی دراز ہو اور ان کے علم کی خوشبو سے زمانہ خوشبودار بنا رہے اور مہکتا رہے۔ والسلام ...... عبدالرؤف فاروقی

تقریظ: حضرت مولانا مفتی عبدالجبار صاحب

(خلیفہ مجاز حضرت صوفی محمد سرور صاحب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم، امابعد!

برادر مکرم مولانا محمد حسن صاحب زید مجدھم کی کتاب کا احقر نے مطالعہ کیا، مولائے کریم موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائیں، ذخیرہ آخرت بنائیں، نافع فرمائیں اور ہم سب کو سرکار دو عالم ﷺ کی سفارش نصیب فرمائیں۔ عبدالجبار ...... مدرسہ اشرفیہ امدادیہ، سیکٹر نمبر ا میٹرو ول، سائٹ کراچی

تقریظ: حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب

(مہتمم وشیخ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور)

باسمہ سبحان! جامعہ مدنیہ جدید کے استاذ الحدیث عزیز القدر مولانا محمد حسن صاحب زاد اللہ اقبالہ و حفظہ نے ''خوشبو والا عقیدہ'' کے عنوان سے جو زیر نظر کتاب تحریر کی ہے، بندہ اپنی معذوری اور کچھ نالائقی کی وجہ سے پوری طرح اس کو پڑھ نہیں سکا، کہیں کہیں سرسری پڑھنے کے بعد بندہ امیدوار بھی ہے اور دعا گو بھی کہ اللہ تعالیٰ اس کو خاص و عام کے لئے نافع بنا کر عزیز موصوف سلمہ تعالیٰ کے لئے صدقہ جاریہ بنائے، آمین!

حیات ممات کے متعلق بندہ اس کتاب پر تحریر شیخ الحدیث الحاج حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تقریظ کی تائید کرتا ہے۔ والسلام

سید محمود میاں ...... خادم جامعہ مدنیہ جدید و خانقاہ حامدیہ

تقریظ: شیخ الحدیث، استاذ العلماء حضرت مولانا فیروز خان ثاقب صاحب
(تلمیذ رشید شیخ العرب والعجم حضرت سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

جو کہ آج کل شدید علالت میں ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو صحت یابی دے ان سے جب ہم نے کتاب کے حوالے سے بات کی تو انہوں نے بڑی خوشی کا ظہار کرتے ہوئے اپنے تلمیذ رشید حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب کو فرمایا کہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب کی کتاب ''خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' اس پر میرا عقیدہ لکھوا دو۔ حضرت نے فرمایا کہ جو عقیدہ ہمارے اکابر دیو بند کا ہے نبی کریم ﷺ کی حیات کے بارے میں، میں بھی اسی عقیدہ پر متفق ہوں۔ اب اگر کوئی حیات کی بجائے ممات کا عقیدہ رکھے اس کا علماء دیو بند سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جتنے بھی اکابرین نے اس کتاب پر تقریظات لکھیں ہیں میں ان تمام کی رائے کے ساتھ متفق ہوں۔

اس کے دعا کے ساتھ کہ اللہ رب العزت اس کتاب کو شہرت سے نوازے اور لوگوں کے عقائد باطلہ کی تردید کا سبب بنے۔ آمین!

از طرف......حضرت مولانا فیروز خان ثاقب صاحب
فاضل دار العلوم دیو بند، مہتمم دار العلوم مدنیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
بقلم مولانا محمد اسحاق صاحب

تقریظ: جناب سید صولت حسین شاہ صاحب
(مدینہ منورہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب سے پہلے تو میں حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر درود بھیجتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کتاب پر کچھ لکھنے کی سعادت نصیب فرمائی۔ زیر نظر کتاب ''خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' جو کہ پاکستان سے حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب کے خاص شاگرد محمد شہباز عالم فاروقی نے ارسال کی اور بندہ نے اس کا مطالعہ کیا۔ بندہ کو مطالعہ کرنے کے بعد ایسا محسوس ہوا جیسے کہ وہ ہر وقت روضہ اطہر کے سامنے ہیں۔ پڑھنے کے بعد اتنی ٹھنڈک اور قلبی سکون ملا اور پڑھنے کے بعد روضہ رسول ﷺ پر حاضری کے وقت اور بھی لگن اور طلب سی ہوگئی۔ حضرت نے اس کتاب کو تالیف کرکے ہمارے اوپر بہت بڑا احسان کیا اور میں دعا کرتا ہوں مولانا کے لئے اور شہباز فاروقی کے لئے کہ انہوں نے اس پر تخریج کرکے اس کو احسن انداز سے سنوار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین! **والسلام** ...... سید صولت حسین عفی عنہ ...... حال مقیم مدینہ منورہ

تقریظ: ترجمان اہل سنت والجماعت حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب مدظلہ
(ناظم اعلیٰ اتحاد اہل سنت والجماعت پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقیدہ حیات النبی ﷺ اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماعی عقیدہ ہے، جس کا منکر اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہے، گمراہ ہے۔ مبتدع فی العقیدہ ہے۔

عقیدہ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر بہت سے اکابر کی کتب منظر عام پر آچکی ہیں، اسی سلسلہ کی ایک کاوش حضرت اقدس مولانا محمد حسن صاحب مدظلہ کی بھی ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب عشاق رسالت کے لئے قلوب کی تسکین کا باعث اور شفاعت رسالت کا سبب ہوگی۔ حق تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ بالایمان فرمائے اور روز محشر سرکار دوعالم ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ!

والسلام ...... محمد الیاس گھسن

تقریظ: محبوب الطلباء، شیخ الحدیث حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب دامت برکاتہم

(شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم کبیروالا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد!

استاذ المدرسین محبوب الطلباء والعلماء جناب حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا زہد واتقاء اور مقام تدریس عوام وخواص میں مخفی نہیں، مولانا کی جدوجہد جہاں علوم دینیہ کی تدریس وتفہیم میں مثالی ہے وہاں ان کی دردمندانہ سعی مسلک حقہ کی ترویج اور عقائد ضروریہ کی اشاعت میں بھی خاطر خواہ ہے۔

زیر نظر رسالہ ''خوشبو والاعقیدہ حیات النبی ﷺ'' ان کے اسی مخلصانہ جذبہ کی ایک کڑی ہے، یہ مولانا کے چند بیانات کا مجموعہ ہے، جس میں دلنشین انداز میں اہل سنت والجماعت علماء حقہ متقدمین ومتاخرین کا متفقہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کا جامع خلاصہ پیش کیا گیا ہے اور پھر عزیزم حافظ محمد شہباز عالم صاحب نے اس کو جمع کیا اور تخریج کرکے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی محنتوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرماکر اس کو شرف قبولیت سے نوازیں اور عوام خواص کے لئے استفادہ کا ذریعہ بنائیں، آمین ثم آمین!

والسلام

ارشاد احمد ...... دارالعلوم کبیروالا

تقریظ: حضرت مولانا مفتی نعیم الدین صاحب مدظلہ

(شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقائد اسلامیہ میں سے ایک اہم عقیدہ حیات النبی ﷺ کا بھی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا جسم اطہر آپ کی قبر مبارک میں بالکل صحیح وسالم حالت میں ہے اس میں ذرا بھی تبدیلی نہیں ہوئی اور اس جسم مبارک سے آپ کی روح مبارک کا تعلق ہے اور ایسا قوی تعلق ہے کہ آپ اپنے روضے مبارکہ پر پڑھے جانے والے صلاۃ وسلام کو سنتے بھی ہیں اور جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں اور دور سے پڑھے جانے والے صلوٰۃ وسلام کو فرشتے آپ تک پہنچا دیتے ہیں، یہ عقیدہ تمام اہل سنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے جو شروع دور سے چلا آرہا ہے۔ تمام اکابر دیوبند کثر اللہ سوادھم کا بھی یہی عقیدہ ہے جو اکابر دیوبند کے عقائد کی دستاویز کتاب ''المھند علی المفند'' میں درج ہے۔ قدیم اسلاف واکابر اس عقیدہ کی تقریراً وتحریراً اشاعت کرتے چلے آرہے ہیں، اس عقیدہ کی اہمیت کے پیش نظر بانی دارالعلوم دیوبند قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ''آب

حیات'' کے نام سے ایک کتاب تحریر فرمائی تھی، دیگر اکابر بھی وقتاً فوقتاً لکھتے رہے ہیں۔

پیش نظر کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، جس میں مرتب نے ہمارے مکرم ومحترم بزرگ مولانا محمد حسن صاحب زید مجدہم کے افادات کو جمع کیا ہے، ان افادات کو پڑھ کر قلبی سکون اور ایمان کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولانا کے ان افادات کو قبول ومنظور فرمائے اور عوام الناس کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ والسلام ...... نعیم الدین عفی عنہ

تقریظ: شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف خان صاحب

(جامعہ اشرفیہ لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لایؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔ (الحدیث)

ارشاد نبوی ہے کہ: ''تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اسے اس کے ماں باپ، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔'' یہ کمال محبت انسان کے اندر کیسے پیدا ہوا؟

دراصل اللہ رب العزت نے انسان کی فطرت ایسی بنائی ہے کہ اس کے اندر جمال، کمال اور احسان کے ذریعہ محبت پیدا ہوجاتی ہے۔ خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس میں یہ تینوں مکمل طور پر موجود ہیں۔ کتاب ''خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' کی ایک ایک مستند روایت نبی کریم ﷺ کے جمال ظاہری اور جمال باطنی کو دل ودماغ میں بسانے کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔

عقیدہ حیات النبی ﷺ پر بہت سے جید علماء کرام کی تقریظات شامل ہیں۔ میں تمام کی تائید کرتا ہوں، ہمارے اکابر کا جو عقیدہ ہے وہی ہمارا عقیدہ ہے۔ عقیدہ حیات النبی ﷺ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے، بار بار پڑھیے اور دوسروں کو سنائیے: ''اذا تکرر الکلام علی السمع تعرفی القلب'' جب بات کو بار بار دہرایا جائے تو دل میں جم جاتی ہے۔

دل میں خاتم النبیین ﷺ کی محبت کامل درجہ کی پیدا ہوگی تو ایمان کامل نصیب ہوگا۔ پھر اس محبت کے نتیجہ میں اتباع کامل بھی نصیب ہوگی۔ یہی دنیا وآخرت میں سب سے بڑی کامیابی ہے: ''ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما'' اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کی اتباع نصیب فرمائیں۔ آمین! والسلام ...... احقر محمد یوسف خان

تقریظ: حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب

(سربراہ اہل سنت والجماعت پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدہ حیات النبی ﷺ امت مسلمہ کا ایک متفقہ اور مسلمہ عقیدہ ہے، جسے گرامی قدر جناب حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم نے خوشبو والا عقیدہ قرار دیا ہے اور اس کے خوشبودار ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ یہ خوشبو پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اسے خوشبو والا عقیدہ، عقیدہ حیات

النبی ﷺ سمجھتے ہیں اور اس خوشبو سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب نے اس خوب صورت عنوان پر قلم اٹھایا ہے اور بہت سارے اس مقدس خوشبو سے بھرے ہوئے واقعات کو اکٹھا کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ خوب صورت انداز اور ترتیب کے ذریعہ سے اس خوشبو کو پھیلانے کی کوشش کی ہے اور وہ اس کوشش میں بڑی حد تک کامیاب نظر آ رہے ہیں۔

اللہ رب العزت انہیں بہت بہت جزئے خیر عطا فرمائے اور امت مسلمہ کو اس کتاب سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے، آمین!

والسلام ...... محمد احمد لدھیانوی

تقریظ: سید عدنان کاکاخیل صاحب

(جامعہ الرشید کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس میں کوئی کلام نہیں کہ مجدد الف ثانی سے لے کر شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ تک ان گزشتہ تین سو سالوں میں برصغیر پاک و ہند نے آسمان تجدید و اصلاح کے جو آفتاب و مہتاب پیدا کئے ہیں عالم اسلام کی ماضی قریب کی تاریخ ان کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے اور چشم فلک نے مقبولین بارگاہ الٰہی کی ایسی جماعت اور اتنے قدسی نفوس کہیں اور نہ دیکھے ہوں گے۔ اس مقدس جماعت سے اعلائے کلمۃ اللہ غلبہ اسلام اور حمایت دین متین کی ایسی لازوال خدمت لی گئی ہے کہ پورا عالم اسلام عموماً اور مسلمانان برصغیر کی گردنیں خصوصاً ان کے احسانات کے آگے جھکی رہیں گی۔ سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور ان کے نامور اور باکمال خلفاء کی جماعت کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ ان کے متبعین اور پیروکاروں نے اپنے اسلاف سے ورثہ میں جو علمی و روحانی میراث پائی تھی اس کی حفاظت و اشاعت اور اس سے اپنے گہرے اور مضبوط تعلق میں جو استقامت دکھائی ہے وہ بجائے خود عزیمت کی ایک لازوال داستان ہے۔ امداد الٰہی سلسلۃ الذھب کی ایک خوش نما اور بارونق کڑی ہمارے مخدوم حضرت مولانا محمد حسن صاحب کی ذاتی گرامی ہے۔ اپنے بڑوں کے نقش قدم پر چلنے اور چلانے کی جو غیر معمولی تڑپ اللہ نے ان کو عطا فرمائی ہے وہ دیکھنے کی چیز ہے، لکھنے کی نہیں۔

زیر نظر کتاب ''خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' حضرت مولانا محمد حسن صاحب کے بیانات ہیں جو سرکار دو عالم ﷺ کے مبارک شہر میں کئے گئے اور حلقہ علماء و طلباء میں خصوصاً عامۃ الناس کے ہاں عموماً بہت مقبول ہوئے ہیں۔ اس لئے میرا بھی وہی عقیدہ ہے جو علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے روضہ مبارک میں حیات ہیں اور روضہ مبارک کے سامنے پڑھا جانے والا درود خود سنتے ہیں اور دور سے پڑھا جانے والا درود شریف فرشتے پہنچاتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پڑھنے والوں کو بھی اس ذوق و وجدان کا کچھ حصہ نصیب فرمائے، جس کا وافر حصہ صاحب کتاب کو نصیب ہے۔

والسلام

سید عدنان کاکاخیل ...... خادم الطلباء جامعۃ الرشید کراچی

تقریظ: حضرت مولانا عبدالغفور حیدری دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ہمارے مخدوم و مکرم بزرگ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ العالی کی تالیف کردہ کتاب ''خوشبو والاعقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' نظر سے گزری۔ ماشاء اللہ! بہت ہی خوب مضامین، بامقصد اسلوب، بہت مناسب عقیدہ حیات النبی ﷺ کے واقعات کو جدید طرز پر جمع کیا گیا ہے۔ خاص طور پر عقیدہ حیات النبی ﷺ قرآن کی روشنی میں، عقیدہ حیات النبی ﷺ حدیث مبارکہ کی روشنی میں، عقیدہ حیات النبی ﷺ اکابر علماء دیوبند کی نظر میں اور اس کے ساتھ ساتھ جید علماء کی رائے گرامی بھی موجود ہے جو کہ کتاب کی قبولیت کی ظاہری علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ محرر کے قلم اور علم میں طاقت عطا فرمائیں، آمین!

عبدالغفور حیدری...... ختم نبوت کانفرنس جامعہ اشرفیہ لاہور

تقریظ: محقق اہل سنت حضرت مولانا عبدالقدوس قارن صاحب مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، امابعد!

حضرت مولانا محمد حسن صاحب مدظلہ کسی تعارف کے محتاج نہیں، ان کا شمار صرف ونحو میں بالخصوص اور درس نظامی کے دیگر فنون میں بالعموم ماہر مدرس اور طلبہ کے ہر دلعزیز اساتذہ میں ہوتا ہے اور روحانی اعتبار سے وقت کے کئی کامل شیوخ سے فیض حاصل کرنے کے ساتھ ہمارے امام اہل السنت حضرت گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء مجازین میں سے ہیں۔ انہوں نے ایک رسالہ ''خوشبو والاعقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' تحریر فرمایا۔ یہ رسالہ مصنفین کی فہرست میں شامل ہونے کی غرض سے نہیں لکھا گیا، بلکہ سفر حج کے دوران عشق نبوی علی صاحبہا التحیۃ والتسلیمات سے متعلق ابھرنے والے جذبات کا اظہار ہے، حرمین شریفین میں بالخصوص حرم نبی میں ایک عام مسلمان کے عشق و محبت سے بھرپور جذبات قابل دید ہوتے ہیں، مگر اکابر اسلاف کے دامن کے ساتھ وابستہ قرآن وسنت کی تعلیم دینے والے صحیح العقیدہ عالم کے جذبات کو احاطہ تحریر میں لایا ہی نہیں جاسکتا اس کے باوجود جس حد تک عوام الناس کو فائدہ پہنچایا جاسکتا ہو اس کو معرض تحریر میں لا کر اہل علم اپنے قلوب کی تسکین کا سامان مہیا فرماتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ میں دلائل حاشیہ میں بیان کئے گئے تاکہ شکوک وشبہات پیدا کرنے والوں کا سد باب اور تحقیقی ذوق رکھنے والوں کے لئے سکون قلبی ہو جائے اور اصل کتاب میں انتہائی سادہ اور عشق و محبت سے بھرپور انداز اختیار کیا گیا ہے تاکہ ہر درجہ کے طلبہ حتیٰ کہ تعلیم الاسلام پڑھنے والے طلبہ بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں اور اس عقیدہ کو ذہن نشین کر سکتے ہیں۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی قبور مبارکہ میں حیات کا مسئلہ امت کا متفق علیہ مسئلہ رہا ہے، جدید دور کے بعض معتزلہ نے اس کو اختلافی بنانے کی ناکام کوشش شروع کر رکھی ہے جن کے پاس کوئی واضح دلیل نہیں ہے، وہ صرف قرآن

کریم کی بعض آیات کے خود ساختہ مفہوم لے کر اور بعض اکابر کی عبارات کو توڑ مروڑ کر اپنے باطل نظریات کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں اور حقیقت میں وہ اہل بدعت کی ترجمانی کر رہے ہیں۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے علماء دیوبند پر الزام تراشی کرتے ہوئے ان کی جانب یہ بات بھی منسوب کردی کہ وہ نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک میں حیات کے منکر ہیں اس کے جواب میں علمائے دیوبند کی جانب سے مصدقہ ایک تحریر ''المہند علی المفند'' کے نام سے شائع کی گئی جس میں واضح کیا گیا کہ ہمارا اور ہمارے اکابر کا عقیدہ ہے کہ نبی ﷺ اپنی قبر میں حیات ہیں اور روضہ اقدس کے پاس پڑھے گئے درود شریف کو خود سنتے ہیں اور دور سے پڑھے جانے والے درود شریف کو فرشتوں کے ذریعہ سے حضور ﷺ تک پہنچایا جاتا ہے، یہی نہیں بلکہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام بھی اپنی اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں، یہ معتزلہ اس بات کا پرچار کر رہے ہیں کہ ''المہند علی المفند'' میں عقیدہ کا اظہار نہیں بلکہ یہ ایک وقتی مصلحت کے تقاضہ کے تحت لکھی گئی تحریر تھی اور وہ اپنے اس جاہلانہ انداز سے الزام تراشی کرنے والے طبقہ کی طرف داری اور ان کی ایجنٹی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے اکابر نہ مصلحت کوش تھے اور نہ ہی وہ تقیہ باز تھے، بلکہ انہوں نے جو لکھا اپنے عقیدہ کا اظہار بلا خوف لومۃ لائم کیا ہے، حضرت مولانا محمد حسن صاحب مدظلہ نے بھی اکابر اسلاف کے نظریہ کو اجاگر فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کی تحریر سے عوام الناس کو استفادہ کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین یا الہ العالمین بحرمۃ سید المرسلین ﷺ! والسلام

عبدالقدوس قارن ...... جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

تقریظ: صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی صاحب (جانشین حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمہ اللہ)

(مہتمم جامعہ قاسمیہ غلام محمد آباد فیصل آباد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین!

حضرت مولانا محمد حسن مدظلہ علماء میں کسی تعارف کے محتاج نہیں، ان کی علمی کاوشیں علماء وطلباء میں بے حد مقبول ہیں۔ ان کی جملہ تصانیف لائق صد تحسین ہیں، مگر عقیدہ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر یہ کتاب اپنی مثال ہے۔ موجودہ دور کا فتنہ مماتیت ایک ایسا فتنہ ہے، جو خطرناک ہونے کے ساتھ ساتھ اس لئے بھی قابل گرفت ہے کہ یہ لوگ علماء اہل سنت دیوبند سے اپنی نسبت ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ حیات النبی ﷺ کا عقیدہ ہمارے اکابر کا متفقہ عقیدہ ہے اور اس امت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ اپنے روضہ مبارک میں جسمانی زندگی کے ساتھ حیات ہیں اور اپنے پاس درود پاک پڑھنے والوں کو براہ راست سنتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد حسن مدظلہ نے اس مسئلے کو دلائل نقلیہ، عقلیہ وکشفیہ سے ثابت کیا ہے جس میں دلنشین انداز میں اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ، عقیدہ حیات النبی ﷺ کا جامع خلاصہ پیش کیا گیا ہے، اس کتاب کی

تقریظات کے سلسلے میں جن جن حضرات نے اپنے تبصرے دیئے ہیں، میں ان تمام حضرات کی تائید کرتا ہوں اور مولانا شہباز عالم فاروقی کو اس کی اشاعت پر مبارک باد پیش کرتا ہوں، جوانہوں نے اس کتاب کو اچھے ذوق کے ساتھ اشاعت کے مراحل تک پہنچایا اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرف قبولیت عطاء فرمائے اور مؤلف و مرتب کو اس کا بہترین صلہ عطاء فرمائے، ویرحم اللہ عبدا قال امینا! والسلام

صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی ...... مہتمم جامعہ قاسمیہ فیصل آباد

ڈائریکٹر قاسمیہ کالج آف کامرس اینڈ سائنسز فاروییمن

تقریظ: حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب مدظلہ

(دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ وعلی کل من تبعهم باحسان الی یوم الدین!

استاذ العلماء جامع الکمالات العلمیہ العملیہ حضرت مولانا محمد حسن صاحب مدظلہ العالی کی شخصیت علمی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں۔ علوم نبوت کے طالبین سینکڑوں کی تعداد میں ہر سال آپ کے سامنے زانوئے ادب طے کرتے ہیں اور آپ کی جامع کمالات شخصیت سے فیض یاب ہو کر اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں۔

اس ناچیز کے ہاتھوں میں موجود مبارک منفرد اور حسین کتاب ''خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' حضرت موصوف کے علمی کارناموں میں ایک تابناک اضافہ ہے۔ واقعتاً اس معطر کتاب کی خوشبو نے عشاق کے مشام جان مہکا دیئے ہیں۔ اس کتاب میں امت مسلمہ کے اجماعی اور متفقہ عقیدہ ''عقیدہ حیات النبی ﷺ'' کو قرآن وسنت کے دلائل اور اکابر علماء کرام کی تصدیقات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ پاکستان زرخیز زمین میں خودرو جھاڑی کی طرح اگنے والے فتنہ مماتی نے نہ صرف اجماع کی چادر کو تار تار کیا بلکہ بہت سارے قابل رحم لوگوں کو دربار رسالت علیٰ صاحبہ الصلوۃ والتسلیمات کے فیضان سے محروم کر دیا۔ اس فتنہ کے تعفن نے ماحول پراگندہ کر دیا تھا۔ خوشبو کی ضرورت تھی اس جلیل القدر کتاب نے پوری کر دی ہے۔

اس کتاب کے مؤلف کی طرح عزیز القدر جناب محمد شہباز عالم فاروقی صاحب سلمہ دل و جان کی گہرائیوں سے مبارک باد کے مستحق ہیں جن کی ترتیب اور تدوین اور ذوق طباعت نے اس کو چار چاند لگا دیئے۔ خوشبو ایسا تحفہ ہے جس کے رد کرنے سے حدیث شریف میں منع کیا گیا ہے۔ کتاب کا جوہر اور مغز خوشبو والا عقیدہ رکھنا ہی درحقیقت اس تحفہ کی قدردانی ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ان تمام حضرات کو اپنی رضا اور بہترین صلہ عطا فرمائے جو کسی طرح اس کتاب کی خدمت میں شریک رہے اور امت مسلمہ کو اس کتاب سے فیض یاب فرما کر دور حاضر کے ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ فرمائیں۔ والسلام

بندہ محمد نعیم عفا اللہ عنہ ...... خادم الطلبہ، دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

تقریظ: حضرت مولانا قاضی محمد انور صاحب مدظلہ العالی
(ممبر عدالت مجلس شوریٰ بلوچستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، امابعد!

آنحضرت ﷺ کا ارشاد عالی ہے: ''لا یومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین '' یعنی تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد سے اور اس کی اولاد سے اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

اس محبت نبویہ کو اجاگر کرنے کے لئے علماء کرام نے مختلف انداز میں اس کتاب میں رائے گرامی دی اور موجودہ دور میں ایک اہم عقیدہ یعنی حیات النبی ﷺ کو واضح کیا۔ ہمارے اکابرین نے اس موضوع پر بہت ساری کتابیں مرتب کی ہیں۔ مجملہ ان کے ایک کتاب ''خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' ہے جو کہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب کی تالیف کنندہ ہے، جو کسی تعارف کی محتاج نہیں۔

جناب مولانا محمد شہباز عالم فاروقی کی کاوشیں باعث صد مبارک، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ یہ عنداللہ مقبول ہو۔ اہل خیر واہل علم حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس معاملہ میں معاونت فرمائیں۔

قاضی محمد انور

ممبر عدالت مجلس شوریٰ بلوچستان ...... خادم جامعہ دارالعلوم بھاگناڑی بلوچستان

تقریظ: شیخ الحدیث حضرت مولانا نواز سیال صاحب مدظلہ العالیہ
(مہتمم جامعہ قادریہ حنفیہ ملتان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یارب صلی وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر خلق کلھم وعلی الہ واصحابہ اجمعین، امابعد!

جناب مولانا شہباز عالم فاروقی صاحب سے سالانہ ختم بخاری شریف جامعہ اسلامیہ باب العلوم رائے ونڈ ملاقات ہوئی تو مولانا شہباز عالم فاروقی نے ''خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' پر تقریظ لکھنے کی درخواست کی اور فرمایا یہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب کی کتاب ہے، استاذ جی مدینہ منورہ کے بیانات میں جن کو ترتیب دیا گیا ہے اور جید علماء ومشائخ کی رائے گرامی کو شامل کیا گیا ہے۔

مماتیب کے فتنہ نے ماحول گندا کردیا تھا خوشبو کی ضرورت تھی جو کہ مولانا شہباز فاروقی نے اس کتاب کو چھپوا کر اس کمی کو پورا کردیا ہے۔ قرب قیامت کا دور ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا مطالعہ علماء طلباء اور عوام الناس کے لئے مفید بنائیں اور مرتب موصوف کو دارین میں اس کی جزاء خیر عطا فرمائیں، آمین! والسلام

نواز سیال ...... سالانہ ختم بخاری شریف باب العلوم رائے ونڈ

تقریظ: حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب مدظلہ العالیہ
(راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، امابعد!

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے شاگرد خاص اور خادم حافظ محمد شہباز عالم فاروقی نے یہ تالیف بنام ''خوشبو والاعقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' جو حضرت کے نام سے منسوب ہے، ان شاء اللہ مقبولیت کی دلیل۔ حضرت کا حضور ﷺ کی ذات گرامی سے عقیدہ اور محبت ان کے چہرہ کے حسن سے ہی عیاں ہے۔ امید ہے کہ قاری کو اس کے پڑھنے کے بعد ان شاء اللہ محبت مصطفیٰ ﷺ ضرور نصیب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ جملہ مسلمانوں اور خصوصاً ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ اور نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام ...... بندہ ناچیز، محمد اکرم طوفانی

تقریظ: حضرت مولانا محمد رفیق جامی صاحب دامت برکاتہم العالیہ
(فیصل آباد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد و آلہ و اصحابہ و اتباعہ و اولیاء امتہ اجمعین الی یوم الدین!

کتاب ''خوشبو والاعقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' میرے ہاتھ میں ہے جو کہ مولانا شہباز عالم فاروقی صاحب نے تھما دی اور فرمایا اس پر کچھ لکھیں۔ کیا کہنے! اعلیٰ کاغذ، اعلیٰ معیار، خوبصورت ڈیزائننگ اور جید اکابرین کی تقریظات پر مشتمل جو کہ ہمارے بزرگ ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ العالی کی تالیف کردہ ہے جو عقیدہ ہمارے بڑوں کا ہے وہی میرا عقیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حشر ہمارے اکابرین کے ساتھ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا اور آخرت میں سرخرو فرمائے اور موت کی سکرات سے محفوظ فرمائے۔ ایمان کی حفاظت فرمائے اور موت کے وقت کلمہ ایمان نصیب فرمائے، قبر اچھی فرمائے، آخرت کی رسوائی سے بچا کر عالی شان انعامات کا مستحق بنائے۔ جناب نبی اکرم ﷺ کی شفاعت اور جام کوثر عطا فرمائے۔ جہنم سے بچا کر جنت الفردوس عرش کے سایہ میں جگہ نصیب فرمائے اور اپنے خاص کرم و افضال کی بارش فرمائے۔

آمین یا الہ العالمین بجاہ الانبیاء والمرسلین واولیاء کاملین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و الہ و اصحابہ و ازواجہ و احبابہ و اتباعہ و اولیاء امتہ اجمعین! والسلام

محمد رفیق جامی ...... احمد علی لاہوری مسجد اچھرہ

تقریظ: حضرت مولانا خلیفہ عبدالقیوم صاحب
(مرکزی سرپرست اعلیٰ اہل سنت والجماعت پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقیدہ حیات النبی ﷺ امت کا ایک متفقہ اور مسلمہ عقیدہ ہے اور اس عقیدہ کی حفاظت کے لئے ہمارے

اسلاف میں سے جس جس نے بھی کتاب کو چھپوایا ہے اس کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔ ہم سرکار دو عالم ﷺ، انبیاء کرام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء کرام کے ادب و احترام کو ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے اکابرین کی صداقت کے لئے ان کی قبور مبارکہ سے فردوسی خوشبو پوری دنیا میں قرب قیامت کے دور میں مشاہدہ کروائی ہے۔ ہمارے اکابر کا حیات النبی ﷺ کے بارے میں جو عقیدہ ہے ہم حرف بحرف مانتے بھی ہیں اور حق جانتے بھی ہیں۔

والسلام ...... خلیفہ عبدالقیوم

تقریظ: حضرت مولانا عبدالحمید وٹو صاحب دامت برکاتہم العالیہ

(خطیب اعظم یورپ وایشاء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین و العاقبۃ للمتقین، امابعد!

سرور کائنات، شافع محشر، ساقی کوثر، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ، ہادی برحق، امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ وہ مبارک ہستی ہیں کہ جو رب ذوالجلال خالق کون و مکان مالک ارض وسماء کے بزرگی اور مرتبہ کی حامل ہے۔ ''بعد از خدائے بزرگ توئی قصہ مختصر'' کی شان وتعریف میں قلم اٹھانا اور اس کا حق ادا کرنا ایک ناممکن سا اقدام ہے، لیکن ہر انسان اپنی بساط کا مکلف ہے جس سے جو ہوا وہ کر گزرا، کسی نے قلم سے اپنے دل کو محبوب ﷺ کی تعریف سے تسکین پہنچائی اور کسی نے زبان کو استعمال میں لاکر اس میدان میں مختلف شہ سواروں سے زور آزمائی کی۔ اس موجودہ صدی میں مولیٰ کریم کی بڑائی اور آقائے نامدار ﷺ کی عظمت جتنی بولی جارہی ہے اس کی نظیر ملنا ناممکن ہے۔

''خوشبو والاعقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' کتاب جو پیغمبر کی عظمت وشان فضیلت وبرتری کا نقیب ہے اور حیات النبی ﷺ جیسا اہم عقیدہ جو اس میں احسن انداز سے پیش کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم دے ہمارے برادر بھائی مولانا شہباز عالم فاروقی صاحب کو کہ انہوں نے عظیم کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبولیت سے نوازے، آمین!

والسلام عبدالحمید وٹو

تقریظ: حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز مجاہد صاحب

(سابقہ ایم این اے کرک)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، امابعد!

محسن کائنات، امام الانبیاء، تاجدار مدینہ ﷺ کی کون سی بات، کون سی ادا محبوب کیوں نہ ہو، جس کے بارے میں خود رب العالمین نے فرمایا: ''لولاک لما خلقت الافلاک'' اگر میں آپ کی تخلیق کا ارادہ نہ کرتا تو اپنی خدائی کا اظہار گویا نہ کرتا۔ پوری کائنات اور انسانیت کے لئے مشعل راہ بالخصوص مسلمانوں کے لئے کامیابی و کامرانی کے راز صرف آقا دو عالم ﷺ کی تعلیمات اور ارشادات پر پورا پورا عمل کرنا اور حضور اقدس ﷺ کے ذات گرامی سے محبت اور پیار اس درجے تک ہونا جس کے بارے میں اقبال نے فرمایا:

تیرے دل دماغ تیرے رگ رگ میں نبی ﷺ کے عشق کے سودا نہیں تو کچھ بھی ہیں

حضرت مولانا مفتی شہباز عالم فاروقی کی کتاب ''خوشبو والاعقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' اس سلسلہ محبت کی ایک جھلک ہے۔ ہمارے اکابر کا حیات النبی ﷺ کے بارے میں جو عقیدہ ہے ہم حرف بحرف مانتے بھی ہیں اور حق جانتے بھی ہیں۔ والسلام ...... شاہ عبدالعزیز مجاہد عفی عنہ

سالانہ اجلاس جمعیت علماء اسلام پاکستان خضریٰ مسجد لاہور

تقریظ: حضرت مولانا محمد عالم طارق صاحب

(برادر اکبر حضرت مولانا اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یارب صلی وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلھم وعلی آلہ واصحابہ وعلمائہ وشھدائہ وصلحائہ امتہ اجمعین، امابعد!

حمد وصلوٰۃ کے بعد میں مشکور ہوں عزیزم محمد شہباز عالم فاروقی صاحب کا کہ انہوں نے ہمارے مخدوم مکرم حضرت مولانا محمد حسن صاحب کے حرمین شریفین کے اسفار کے بیانات پر مبنی مجموعہ ''خوشبو والاعقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' دکھایا اور کہا کہ اس پر تقریظ لکھ دیں، میں نے عذر کیا کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں، مگر عزیزم کے اصرار پر ایک گفتگو جو اس عقیدہ کے متعلق ہے اس کو دیانت داری سے نقل کر دیتا ہوں۔ ملتان شہر کے مضافات میں مظفر گڑھ کی طرف پل مظفر آباد کے نام سے ایک سٹاپ ہے، اس کے متصل ایک بڑی مسجد میں سپاہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے اکثر اجلاس ہوتے رہے ہیں۔ ایک اجلاس کے موقع پر میں بھی وہاں کسی غرض سے حاضر ہوا تو مسجد کے متصل جو کمرے ہیں ان کے اوپر والی منزل پر مولانا محمد اعظم طارق (شہید رحمۃ اللہ علیہ)، علامہ علی شیر حیدری (شہید رحمۃ اللہ علیہ)، مولانا محمد اسماعیل محمدی اور چند اور افراد موجود تھے، تو مولانا محمد اسماعیل محمدی صاحب نے علامہ علی شیر حیدری اور مولانا اعظم طارق (شہید رحمۃ اللہ علیہ) کو مخاطب کر کے کہا کہ بعض علاقوں میں لوگ ہم سے کہتے ہیں کہ مولانا اعظم طارق (شہید رحمۃ اللہ علیہ) حیات النبی ﷺ کا عقیدہ نہیں رکھتے۔ آپ وضاحت فرمائیں! علامہ علی شیر حیدری (شہید رحمۃ اللہ علیہ) نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اس طرح وضاحتوں سے فائدہ نہیں ہوگا۔ آپ علماء دیوبند کے عقائد ''المہند علی المفند'' لے آئیں ہم اس پر لکھ دیں گے کہ ہمارے عقائد یہی ہیں جو اس میں درج ہیں تو اس طرح مسئلہ مستقل حل ہو جائے گا۔ مولانا اسماعیل محمدی صاحب اس پر راضی ہو گئے اس کے بعد مولانا نے ان سے لکھوایا یا نہیں لکھوایا میرے علم میں نہیں ہے۔ میں نے جو دیکھا اور سنا اسے یہاں نقل کر دیا میرا بھی یہی عقیدہ ہے جو میرے برادر مولانا اعظم طارق شہید کا عقیدہ تھا۔ میں بھی عقیدہ حیات النبی ﷺ کا قائل ہوں اور اپنے تمام اکابر کی تائید کرتا ہوں۔

والسلام محمد عالم طارق

تقریظ: صاحبزادہ قاضی مطیع اللہ سعیدی صاحب

(سرپرست اعلیٰ بزم حسان پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہسوار خطابت مفتی شہباز عالم فاروقی صدر بزم حسان پاکستان محتاج تعارف نہیں، چونکہ ان کی صدائے

احسان کا طوطی پورے ملک میں بول رہا ہے اور عرصہ دراز سے ترتیب وتدوین میں وہ ایک کامیاب ہونے کی حیثیت سے لوگوں کے دلوں کو گرما رہے ہیں۔ بلکہ خداداد صلاحیت زمانہ طالب علمی ہی میں ان کے نام موجود ہے۔جس کا دنیا آج بخوبی مشاہدہ کر رہی ہے۔ یقیناً ان کے اساتذہ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ آج آسمان خطابت پر ایک درخشندہ و تابندہ ستارہ بن کر چمک رہے ہیں۔ مولانا مفتی شہباز عالم صاحب نے ''خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' کتاب شائع کر کے امت محمدیہ پر احسان عظیم کیا ہے۔ یقیناً مولانا نے حیات النبی ﷺ جیسے ایک اہم موضوع کو حضرت مفتی محمد حسن کے بیان کردہ بیانات کو جمع فرمایا اور عقیدہ حیات النبی ﷺ کے موضوع کو ایک آسان انداز میں سمجھا دیا۔حتی کہ اولیٰ کا طالب علم بھی اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر اس قدر شگفتہ، روح پرور اور معلومات افزاء واقعات کا مجموعہ پہلی مرتبہ باصرہ نواز ہوا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو مزید ہمت عطا فرمائے۔ یہ کتاب کیا ہے؟ گلہائے رنگ کا حسین امتزاج ہے، جس کا ہر قاری ہر لحظہ عجیب سی چاشنی اور تسکین روح کا وافر سامان پاتا چلا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مولانا شہباز عالم فاروقی کی اس محنت کو قبول فرمائے اور ہر مسلمان کو اس مجموعہ سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

والسلام ...... مطیع اللہ سعیدی

تقریظ: حضرت مولانا مفتی محمد ریاض جمیل صاحب مدظلہ العالی

(مہتمم مدرسۃ الحرمین الشریفین لاہور، چیئرمین فلاح ٹی وی پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ النبی الامین وعلی الہ الطیبین الطاہرین و اصحابہ اجمعین و علی من تبعہم باحسان الی یوم الدین و علی جمیع الحیاتیین، امابعد!

عقیدہ حیات میں اس امت کی حیات ہے اور ذکر حیات سرور کائنات علیہ افضل التحیات والتسلیمات کی حیات سے متعلق عقیدہ سلف وخلف کا اجماعی عقیدہ ہے۔اس پر قائم رہنا اہل سنت کی پہچان اور علماء دیوبند کے عقائد کا حامل ہونے کی نشانی ہے۔

میرے والد محترم فرمایا کرتے تھے کہ میں اس مجلس میں موجود تھا جس میں سب سے پہلے عقیدہ حیات کا انکار کیا گیا اور فرمایا کہ خیر المدارس کے سالانہ جلسہ میں دوران تقریر جب ایک مقرر نے مسجد کی دیوار کے ساتھ اپنی لاٹھی ٹکرا کر کہا تھا کہ جیسے یہ دیوار بے جان اور کسی احساس سے عاری ہے ایسے ہی مرنے کے بعد انسان سماعت سمیت تمام احساسات سے عاری ہوتا ہے۔مجلس میں موجود علماء دیوبند کی عظیم ہستیوں کی نگاہ بصیرت اور عظمت کو سلام ہے کہ انہوں نے اس مجلس میں اس عقیدہ کی پرزور تردید کر کے بتادیا کہ علماء دیوبند انکار حیات کے اس فتنہ پرور عقیدہ سے بری ہیں۔زیر نظر کتاب میرے استاذ محترم ومرشد مکرم کے افادات پر مشتمل ہے اور راقم الحروف کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ جس مجلس میں حضرت استاذ محترم مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم کے دست مبارک اور بعد ازاں وجود مسعود سے عقیدہ حیات النبی ﷺ کے بیان کے دوران خوشبوؤں کے جھلے اٹھنے لگے اور اس خبر نے بہت شہرت حاصل کی۔

میرے برادر مکرم مفتی محمد شہباز عالم فاروقی جو نرم دم گفتگو، گرم دم جستجو کا مصداق ہے، سیمابی طبیعت کے مالک ہیں ہر دم کچھ نہ کچھ کر گزرنے کا جنون انہیں کسی دم چین سے نہیں بیٹھنے دیتا، ان کے اسی جذبہ جنون نے کتاب ''خوشبو والاعقیدہ'' کی صورت اختیار کی ہے اور چند مبارک مقامات پر کی جانے والی مبارک گفتگو کانوں میں رس گھولنے کے بعد ہواؤں میں تحلیل ہو جاتی ہے، لیکن اللہ جزائے عطا فرمائے حافظ شہباز عالم فاروقی کو جنہوں نے خوشبو (اس کو کہتے ہیں کہ جسے قید نہیں کیا جاسکتا ہے) قید کر کے قیامت تک آنے والے صحیح العقیدہ اہل سنت کے دل و دماغ کو معطر و منور کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ یہ خوبصورت خوشبودار کتاب اپنی خوشبوؤں سے لوگوں کی تر و تازگی کا سامان فراہم کرتی رہے گی۔ والسلام ...... محمد ریاض جمیل

استاذ جامعہ اشرفیہ لاہور ...... مدیر مدرسۃ الحرمین لاہور

تقریظ: پیر طریقت مخدوم العلماء شیخ المشائخ حضرت مولانا عبد الغفور صاحب دامت برکاتہم العالیہ

(خلیفہ مجاز قطب الاقطاب امام الاولیاء خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب نور اللہ مرقدہ بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التسلیمات والتحیات فقیر عبد الغفور عفی عنہ)

برادر عزیز حافظ محمد شہباز عالم فاروقی زید مجدہ کم کی مرتب کردہ کتاب بعنوان ''خوشبو والاعقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' موصوف مذکور نے اپنے مشفق استاذ عالم باعمل ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے بیانات اور تحریرات کو بہت ہی احسن طریقہ سے جمع کیا۔ اسلوب و مضمون دل نشین ہے۔ حیات النبی ﷺ کا مبارک عقیدہ چودہ سو سال کے علماء و صلحاء امت اور فقہائے دین کا اجماعی عقیدہ ہے۔ جس پر اکابرین علماء اہل سنت کی عبارات دال ہیں اور اس دور میں حضرت علماء دیوبند فقرہ ناجیہ مسلک کے ترجمان ہوئے ہیں اور ان کے عقائد ''المہند علی المفند'' (مؤلف خلیل امت حضرت سیدنا و مرشدنا مولانا خلیل احمد سہانپوری نور اللہ مرقدہ) میں مذکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اکابرین کے ساتھ جڑے رہنے کی توفیق عطا فرماویں اور اسی مسلک و مشرب پر زندگی بھر استقامت عطاء فرماویں اور متوحیدین ومتشددین جنہوں نے اس اجمالی عقیدے اور دوسرے مسائل کا انکار کر کے ایک نئی راہ اختیار کر لی ہے، اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کی توفیق عطا فرما کر اکابرین حق ہی کے مسلک کے ساتھ وابستگی عطا فرمائے، آمین! اور یہی نجات کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقیدہ حیات النبی ﷺ کی اشاعت کی توفیق رفیق فرماویں، آمین!

بجاہ النبی الکریم و صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین، آمین یارب العالمین بحرمتہ طٰہٰ و یٰس!

والسلام ...... ازقلم: محمد زکریا عفی عنہ

تقریظ: حضرت اقدس ڈاکٹر عبد المقیم عفا اللہ تعالیٰ عنہ

(خلیفہ مجاز حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم! احباب ہمارے لاہور شہر کے معروف نوجوان مفتی محمد شہباز عالم فاروقی صاحب جو کہ صحیح العقیدہ والمسلک نوجوان عالم دین ہیں، جن کی ہمیشہ سے دینی کاوشیں قابل تحسین ہیں، بندہ کی دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔

''خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' طبع ہوکر علماء مشائخ سے داد تحسین حاصل کر چکی ہے، حضرت اقدس خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ بالا مبارک تحریر میں ایک بہت بڑی حقیقت ہے، جناب مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف، عقیدہ حیات النبی ﷺ جو خوشبوؤں سے بھری ہوئی ہے، حضرت اقدس خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر نے اس کتاب کی مہک کو چار چاند لگا دیئے ہیں، ان شاء اللہ! یہ کتاب صحیح عقائد کی ترجمان اور عشق رسول ﷺ پھیلانے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ احقر کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبولیت تامہ نصیب فرمائے، آمین!

والسلام

عبد المقیم عفا اللہ تعالیٰ عنہ ...... ناظم الامور یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ لاہور

تقریظ: حضرت مولانا مفتی ساجد الرحیم صاحب دامت برکاتہم

(مہتمم جامعۃ الحسن ساہیوال)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارے عالی حضرت جامع المعقول والمنقول، ولی کامل شفیق الوقت حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم عالیہ کی کتاب ''خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' بہت کم وقت میں ایک عالم کو معطر کر چکی ہے جو کہ اس عقیدہ کی حقانیت وصداقت اور اس کے مقبول من اللہ ہونے کی دلیل ہے۔ اللہ کریم اسے مزید قبولیت، مقبولیت اور نافعیت سے نوازے اور ہمیں اپنے ان اکابر کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مولانا شہباز عالم فاروقی صاحب سلمہ اس کتاب کی نشر واشاعت میں مسلسل کوشاں رہتے ہیں مولائے کریم ان کو بھی اپنے شایان شان اجر عظیم عطا فرمائیں۔ آمین یا رب العالمین! والسلام

ساجد الرحیم غفرلہ

خادم جامعۃ الحسن ساہیوال ...... مدیر اعلیٰ دین کی دنیا ساہیوال

تقریظ: فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا ڈاکٹر محمد الیاس فیصل صاحب مدظلہ

(سرپرست بزم قاسمی پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' علمی شاہکار ہے، جس میں عزیزم مولانا محمد شہباز عالم فاروقی نے مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے حیات النبی ﷺ کے موضوع پر مختلف بیانات کو جمع فرما کر ایک کتابی شکل دے دی ہے۔ مفتی محمد حسن صاحب نے حیات النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر گفت گو کی ہے اور خاص طور پر اس پہلو کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے جس کا تعلق ایک عاشق رسول ﷺ کی عملی زندگی سے ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی زندگی اسوۂ رسول اکرم ﷺ کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور مؤلف کی اس مبارک کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے، آمین!

والسلام

ڈاکٹر محمد الیاس ...... مدینہ منورہ

تقریظ: حضرت مولانا پیر سید محمد شاہ صاحب قریشی نقشبندی فضلی دامت برکاتہ
(سجادہ نشین خانقاہ نقشبندیہ، مجددیہ، فضلیہ، مسکین پور شریف)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، امابعد!

الحمد للہ، فقیر نے آج ''خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ'' جو کہ امام الصرف والنحو، ولی کامل، رئیس المتقین، استاذ العلماء، حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہ کے ارض مقدس مدینۃ الرسول میں کئے گئے بیانات و دیگر مجالس علمیہ کا بہت خوب صورت مجموعہ ہے، کو پڑھا۔ اس کے ایک ایک ورق و حرف میں مشک و عنبر سے کہیں زیادہ مہک موجود ہے، حقیقتاً یہ مجموعہ اہل حق علماء و صلحاء کرام کے غیر متزلزل عقائد پر مبنی ہے۔ فقیر اور فقیر کے مرشد و مربی و والد حضرت خواجہ پیر کلیم اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ بھی یہی ہے۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ آپ نے خواب میں مسجد نبوی میں مواجہ شریف پر سلام پیش کیا تو آقائے نامدار ﷺ نے جواب بھی عطا فرمایا۔ مجھے بتایا کہ میں نے فوراً مڑ کر آواز دی کہ بلاؤ منکرین سماع کو وہ دیکھیں کہ آپ ﷺ نے سلام کو سنا بھی اور جواب بھی عطا فرمایا۔

ہمارے بڑے حضرات خواجہ پیر فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کا اور آپ کی جملہ جماعت اور خلفائے کرام کا عقیدہ بھی یہی تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عقیدے کی محبت میں زندگی و موت نصیب فرمائے۔ آمین، وما توفیقی الا باللہ!

والسلام...... فقیر: محمد شاہ قریشی عفی عنہ

دعائیہ کلمات

حضرت مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی، امابعد!

ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے، پوری دنیا کا دل پاکستان، پاکستان کا دل لاہور، لاہور کا دل چوبرجی، چوبرجی کا دل جامعہ محمدیہ اور جامعہ محمدیہ کا دل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ جو تقویٰ اور پرہیزگاری کے سمندر ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت کی زندگی میں برکت ڈالے اور اپنی رحمت و شفقت والا سایہ تادیر قائم رکھے۔ آمین!

والسلام ...... طارق جمیل

نعت رسول مقبول ﷺ

جو ان کے ہونٹوں پہ آ گیا ہے   وہ لفظ قرآن ہو گیا ہے
جو لفظ قرآن ہو گیا ہے   وہ میرا ایمان ہو گیا ہے

جو ان کے تلووں سے لگ گئے ہیں — وہ ذرے خورشیدی ہو گئے ہیں
جو ان کے قدموں نے چھو لیا ہے — وہ سنگ مرجان ہو گیا ہے
یہ وقت کی نبض تھم گئی کیوں — خاموش کیوں ہے نظام ہستی
ملک ہیں ششدر کہ عرش پر — آج کون مہماں ہو گیا ہے
مجھے مدینے کا شوق تھا پر — نہ زاد تقویٰ نہ زاد راہ تھا
درود پڑھتا رہا میں ان پر — تو کام آساں ہو گیا ہے
میرے پیغمبرؐ ہیں شان والے ہیں — ان کا سینہ ہے شان والا
ان کے سینے سے لگ جو گیا — وہ سینہ ذیشان ہو گیا ہے
جو ان کو مردہ سمجھ رہا ہو — یقین کر لے وہ خود ہے مردہ
حیات جاوید اس نے پائی جو — ان پہ قربان ہو گیا ہے
یہ میرا اعزاز ہے یقینا ہے — مجھ گیلانی کو ناز اس پر
نبیؐ کی مدحت سرائی کرنا — جو میری پہچان ہو گیا ہے

(کلام: سید سلمان گیلانی شاہ ...... سرپرست اعلیٰ بزم حسان پاکستان)

شفیع اعظم ﷺ دکھے دلوں کا پیام لے لو

نبی اکرمؐ شفیع اعظمؐ — دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے — کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو
شکستہ کشتی ہے تیز دھارا — نظر سے روپوش ہے کنارا
نہیں کوئی ناخدا ہمارا — خبر تو عالی مقام لے لو
قدم قدم پہ ہے خوف رہزن — زمیں بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن — تمہیں محبت سے کام لے لو
کبھی تقاضا وفا کا ہم سے — کبھی مذاق جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے — خبر تو خیر الانام لے لو
یہ کیسی منزل پہ آ گئے ہیں — نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا — تمام اپنے غلام لے لو
یہ دل میں ارمان ہے اپنے طیب — مزار اقدس پہ جا کے اک دن
سناؤں ان کو میں حال دل — کہوں میں ان سے سلام لے لو

(کلام: حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ)

پیش لفظ

حضرت مولانا حافظ ظفر اللہ شفیق صاحب دامت برکاتہم

(خلیفہ مجاز شیخ الشیوخ حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب زید مجدہم ...... شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے برزخ میں ایک خاص نوعیت کی بلند مرتبت حیات عطاء فرما رکھی ہے، جس کی کیفیت ہمارے فہم و شعور سے بالاتر ہے۔ یہ اہل السنۃ والجماعۃ کا متفق علیہ عقیدہ ہے۔

کچھ حضرات کہتے ہیں انبیاء علیہم السلام دنیوی موت وارد ہونے کے بعد برزخ میں بھی مسلسل ممات طاری رہتی ہے اور انہیں کسی چیز کا کچھ علم نہیں ہوتا۔ دلائل اپنی جگہ موجود ہیں، لیکن میں اس وقت دلائل سے ہٹ کر عقیدے کے اثرات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ عقیدہ اور نظریہ انسان کے اعمال اور اخلاق پر اثر انداز ہوتا ہے۔ انسان کی تمام تر مساعی عقیدے اور نظریئے کی مرہون منت ہوتی ہیں، عقیدہ نہ ہو تو عمل بے جان اور کھوکھلا ہوتا ہے۔ پھر اگر عقیدہ راست ہے تو عمل بھی راست ہوگا اور اگر عقیدہ کج ہے تو کردار میں بھی کجی ہوگی اور یہ بھی سب ایک نفسیاتی حقیقت ہے کہ ایک شخص اگر زندہ ہے تو اس سے معاملات اور اس کی خواہشات کے بارے میں اور اس کی اولاد اور احباب کے بارے میں انسان کا رویہ کچھ اور ہوتا ہے اور اس کی موت کے ساتھ ہی رویے میں بھی تغیر آجاتا ہے۔

ان حقائق کی روشنی میں دیکھیئے کہ جو قوم اپنی نبی کو زندہ سمجھتی ہے، زندہ رہتی ہے۔ اس کے اعمال اور اخلاق میں بھی زندگی ہوتی اس کا کردار اجلا اور بلند ہوتا ہے اور جو قوم اپنے نبی کو مردہ سمجھتی ہے، اس کے اعمال اور اخلاق پر مردنی چھا جاتی ہے، اس کا کردار پست ہو جاتا ہے اور قومی اور اجتماعی معاملات میں وہ ہمیشہ الگ راہ پر چلتے ہیں۔

اپنے دائیں بائیں نظر دوڑایئے عقیدہ ممات رکھنے والے آپ کو انوکھی بات کہتے ہوئے اور امت سے الگ راہ پر چلتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ گزشتہ امتوں کی گمراہی کا ایک سبب یہ رہا ہے کہ نبی وقت کے انتقال کے بعد اللہ تعالیٰ تو نظر نہیں آتا تھا، موت کے ساتھ نبی سے تعلق بھی ٹوٹ گیا تو اب کسی کی حیا باقی نہ رہی۔ پھر جو ان کے جی میں آیا، انہوں نے کیا۔ ہماری امت میں بھی دیکھیئے، اس عقیدہ کے اثرات آپ کو واضح نظر آئیں گے۔

رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا، لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ''ارقبوا محمدا فی اهل بيته'' (بخاری) اہل بیت رضی اللہ عنہم کے بارے میں محمد ﷺ کا خیال رکھو۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سمجھتے تھے کہ دنیوی موت کے بعد رسول اللہ ﷺ کو ایک خاص شان کی برزخی حیات حاصل ہے اور دنیوی زندگی کی طرح اہل بیت رضی اللہ عنہم کی اذیت سے آپ ﷺ کو اذیت پہنچے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں بلند آواز سے باتیں کرنے والوں کو سزا کی دھمکی دی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے زور سے کیل ٹھونکنے والوں کو ٹوکا کہ رسول اللہ ﷺ کا خیال رکھو۔ رسول اللہ ﷺ کی آواز سے اپنی آواز کو پست رکھنے کا حکم دنیوی زندگی

کی طرح آج بھی برقرار ہے، لیکن یزید پلید کے دور پر جور میں ۶۱ھ میں کربلا میں اہل بیت ؓ کو خاک وخون میں تڑپایا گیا اور ۶۳ھ میں مدینہ طیبہ اور مسجد نبوی اور صحابہ کرام ؓ کی حرمت کو بری طرح پامال کیا گیا۔ یہ سب کچھ کرنے کی جرأت ان میں اس لئے پیدا ہوئی کہ وہ سمجھتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ پر ممات طاری ہے۔ ہم جو کر رہے ہیں آپ ﷺ کو کچھ خبر نہیں۔ سو بے حیا ہو گئے او جو کر سکتے تھے کر گزرے۔

ہماری تاریخ میں عقیدہ ممات کی یہ بدترین جفا کاری پہلی مرتبہ یزید پلید نے کی۔ شرم وحیا کے سب ہی بندھنوں کو سب سے پہلے توڑنے والا یہی ملعون تھا۔ آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جو مماتی ہوتا ہے وہ یزیدی بھی ہوتا ہے اور جو یزیدی ہوتا ہے وہ عموماً مماتی بھی ہوتا ہے۔

دس محرم ہماری تاریخ میں ایک دردناک تاریخ ہے، پوری امت اس روز غم میں ڈوبی ہوتی ہے، لیکن مماتیوں کے چہرے خوشی سے تمتمارہے ہوتے ہیں اور اگر دس محرم جمعہ کو آئے تو کئی مرتبہ مماتی خطیبوں کو مناقب یزید بیان کرتے ہوئے سنا گیا۔ منبر رسول پر دشمنان اہل بیت ؓ کے مناقب سے رسول اللہ ﷺ کو کتنی اذیت پہنچتی ہوگی، عقیدہ ممات سے لبریز مردہ دل اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔

چند برس ہو رہے ہیں عصر کی نماز کے بعد جنت البقیع سلام کے لئے حاضر ہوا، دیکھا کچھ دور ایک جمگھٹا ہے اور آوازیں بلند ہو رہی ہیں، قریب پہنچا تو ترکوں کی ایک جماعت تھی جن کی قیادت ایک بزرگ عالم کر رہے تھے۔ زائرین آگے جانا چاہتے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہم ہزاروں میل سے انہی زیارتوں کے لئے آتے ہیں، لیکن نوعمر سپاہی وقت کی کمی کے بہانے اجازت نہیں دے رہا تھا، حالانکہ مغرب میں ابھی کافی وقت باقی تھا۔ اس تکرار میں ترکی شیخ نے گنبد خضراء کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ''ہمیں اجازت دے دو ورنہ میں ابھی وہاں تمہاری شکایت کروں گا'' یہ ایسی بات تھی کہ پتھر بھی پسیج جاتا لیکن وہ نوعمر سپاہی نہایت شوخی سے بولا ''رُح رُح قل له انه مات'' جاؤ جاؤ! کہہ دو، وہ مر گئے ہیں۔ یہ ہے عقیدہ ممات کا اثر بد!

مواجہہ اقدس ﷺ پر ہم جو دیکھتے ہیں کہ عین چہرہ انور ﷺ کے سامنے ریش تراشیدہ سپاہی پشت کئے کھڑے ہوتے ہیں اور زائرین سے نہایت درشتی برتتے ہیں، یہ سب عقیدہ ممات کے برگ وبار ہیں۔ عقیدہ حیات کے ساتھ بارگاہ عالی میں حاضر ہوں، صلوٰۃ وسلام پیش کریں اور عرض حال کریں، قلب میں ایک نور وسرور پائیں گے پھر اس سے پوچھتے جو عقیدہ ممات کے ساتھ حاضر ہوا ہے ایک تاریکی اور ویرانی کی کہانی سنیں گے۔

الغرض عقیدہ حیات سے ایمان زندہ رہتا ہے قلب وروح سے محبت کی خوشبو پھوٹتی ہے اور مرغزار امت کو تازگی نصیب ہوتی ہے۔ خوشی ہے کہ برادر عزیز مولانا شہباز عالم فاروقی عقیدہ حیات کی خوشبو معاشرے میں پھیلانے کی سعی کر رہے ہیں۔ بارگاہ اقدس میں قبول ہو! والسلام ...... ظفر اللہ شفیق

شعبہ اسلامیات ایچی سن کالج، لاہور ...... خطیب مسجد خالد کیولری گراؤنڈ لاہور

۱۵ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ ...... ۱۷ جنوری ۲۰۱۷ء

***

قرآن وسنت کی روشنی میں عقیدہ حیات النبی ﷺ

۱...... قرآن پاک میں شہداء کے بارے میں حیات ثابت ہے اور آپ بھی مانتے ہو تو انبیاء علیہم السلام کی حیات ضرور ثابت ہوتی ہے۔

۲...... حضرت سلیمان علیہ السلام کے عصا کو کیڑوں نے کھا لیا سختی کے باوجود، لیکن ان کے جسم کو نرمی کے باوجود بھی نہیں کھایا کیونکہ ان کے جسم اطہر میں حیات موجود تھی۔

۳...... سلیمان علیہ السلام کے بارے میں قرآن پاک میں ''خرّ'' آیا ہے ''سقط'' نہیں آیا، ''خرّ'' زندہ کے گرنے کو جب کہ ''سقط'' بے جان کے گرنے کو کہا جاتا ہے، اس سے حیات النبی ثابت ہوتی ہے۔

۴...... قرآن پاک میں ہے: ''ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوک فاستغفر الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما'' اور یہ لوگ جب آپ ﷺ کے پاس آویں جو کہ ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو یوں کہہ دیجئے کہ تم پر سلامتی ہے تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کر لیا ہے۔ (انعام: ۵۵۴)

یہ حکم قیامت تک کے لئے عام ہے: ''ماقبل الموت ومابعد الموت''

۵...... قرآن پاک میں ہے کہ: یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور خدا سے بخشش مانگتے اور رسول (خدا) بھی ان کے لئے بخشش طلب کرتے تو خدا کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے۔ (النساء ۶۴)

۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دفن کے تین روز بعد ایک بدوی نے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر اس آیت کریمہ سے مغفرت طلب کی، روضہ اطہر سے صدا آئی: ''انه قد غفر لک'' (تفسیر قرطبی ج ۵، ص ۲۶۵، ۲۶۶)

۷...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز ادا فرماتے ہیں، اس حدیث کو روایت کے ساتھ مسند بزار اور ابو یعلی نے مجمع زوائد ج ۸ ص ۲۱۱، مسند ابو یعلی ج ۶ حدیث ۳۴۲۵، فتح الباری ج ۶ ص ۴۸۷، الجامع الصغیر ص ۱۲۴، حیات الانبیاء ص ۳، بیہقی وغیرہ وغیرہ۔

۸...... مشکوۃ شریف ص ۱۵۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنے اس کمرہ میں جس میں کہ حضور ﷺ مدفون ہیں بلا حجاب داخل ہو جاتی تھی اور سمجھتی تھی کہ ایک تو میرے شوہر ہیں اور دوسرے میرے والد صاحب، پس جب ان کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تدفین ہوئی تو اللہ کی قسم میں اس حجرہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حیاء کی وجہ سے بغیر پردہ کبھی نہ جاتی تھی، علامہ طیبی شارح مشکوۃ میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں ایک امر کی دلیل ہے کہ میت کا احترام بھی اسی طرح کیا جائے کہ جس طرح زندگی میں کیا جاتا ہے۔ (شرح طیبی ج ۳ ص ۴۱۸)

۹...... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں واقعہ حرہ کے دنوں میں حضور ﷺ کی قبر شریف سے اذان اور اقامت کی آواز سنتا رہا، یہاں تک کہ لوگ واپس آ گئے۔

(خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۲۸۱، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۱۴۸، زرقانی ج ۵ ص ۳۳۲، ۳۳۳)

۱۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر گزر ہوا

تو وہ سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۶۸، مسند احمد ج ۳ ص ۱۴۸، سنن نسائی ج ۱ ص ۲۴۲ وغیرہ[۱])

۱۱...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جو بتایا کہ مات رسول اللہ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خیال تھا رسول اللہ ﷺ کو ظاہری موت بھی نہیں آئی ہے، بلکہ آپ ﷺ آرام کر رہے ہیں ابھی اٹھ جائیں گے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ظاہری موت تو آئی ہے، آیت ''افان مات'' سے بھی یہی مراد ہے، حقیقت میں رسول اللہ ﷺ اور شہداء سب زندہ ہیں۔ شہداء صریح آیت سے اور رسول اللہ ﷺ دلالۃ النص سے، اگر رسول اللہ ﷺ کی حیات کے بارے میں صریح آیت ہوتی تو مماتی حضرات کافر سمجھتے جاتے لہٰذا یہ فتنہ ضال مضل، خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا بدعتی فرقہ ہے، اہل سنت والجماعت سے بدعتی خارج مانا جائے گا اور اس فتنہ کا علماء دیوبند سے کوئی تعلق نہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور گمراہ کرنے کے خطرہ سے بچوں کو ان سے تعلیم دلوانے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔

۱۲...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو، کیونکہ وہ دن حاضری کا ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں مجھ پر کوئی شخص درود نہیں پڑھتا مگر اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اس سے فارغ ہو، میں نے کہا کہ وفات کے بعد بھی پیش کیا جائے گا؟ فرمایا کہ ہاں بعد الوفات بھی پیش کیا جاتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام طیبہ کو کھائے، سو اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہے اور اس کو رزق ملتا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں حضرات

---

[۱] بعض حضرات کا کہنا ہے کہ اس حدیث کی سند میں حسن بن قتیبہ خزاعی ہیں جو کہ ائمہ جرح تعدیل کی نظر میں متروک الحدیث اور ضعیف ہیں۔ یاد رکھئے! مسند بزار کی سند میں یہ راوی (حسن بن قتیبہ خزاعی) ہے لیکن ہمارے پیش نظر مسند ابو یعلی کی روایت ہے جس میں یہ راوی نہیں بلکہ محدثین کرام نے مسند ابو یعلی کی سند کے تمام راویوں کی توثیق وتصحیح کی ہے۔

(۱) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وصحه البيهقي (فتح الباری ج ۶ ص ۳۵۲)

(۲) علامہ ہیثمی فرماتے ہیں: رجال ابی یعلی ثقات (مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۱۱)

(۳) علامہ عزیزی فرماتے ہیں: وهو حديث صحيح (السراج المنیر ج ۲ ص ۱۳۴)

(۴) حضرت ملا علی قاری مرقات میں لکھتے ہیں: صح خبر الانبیاء احیاء فی قبورهم (مرقات ج ۲ ص ۲۱۲)

(۵) علامہ مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: هذا حديث صحيح (فیض القدیر ج ۳ ص ۱۸۴)

(۶) شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے راویوں کو ثقہ کہا ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۴۷ وجذب القلوب ص ۱۸۰)

(۷) قاضی شوکانی فرماتے ہیں: لما صح ان الانبیاء احیاء فی قبورهم (تحفۃ الذاکرین شرح حصن حصین ص ۲۸)

(۸) علامہ سید سمہودی رحمہ اللہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں: رواه ابو يعلى برجال ثقات ورواه البيهقي وصححه (وفاء الوفاء ج ۲، ص ۴۰۵)

(۹) شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور یہ حدیث کہ انبیاء اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں صحیح ہے۔ (فضائل درود شریف ص ۳۷)

(۱۰) مولانا انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ووافقه الحافظ الخ (ترجمہ) امام بیہقی کی اس تصحیح پر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اتفاق کیا ہے۔ (فیض الباری ج ۲ ص ۶۴)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کس طرح ہمارا درود آپ پر پیش کیا جائے گا۔ جب کہ آپ (بعد از وفات) بوسیدہ ہو چکے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے اجساد حرام کر دیئے ہیں (یعنی زمین ان کو نہیں کھاتی) اس حدیث مبارکہ کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ و مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر صحیح کہتے ہیں۔

۱...... حافظ منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند جید اور کھری ہے۔ (ترجمان السنہ ج ۳ ص ۲۹۷)

۲...... علامہ عزیزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یعنی اس کے تمام روای ثقہ ہیں۔ (السراج المنیر ج ۱ ص ۲۹۰)

***

عقیدہ حیات النبی ﷺ اکابر علماء دیوبند کی نظر میں

''جمیع علماء دیوبند رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ہے کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت محمد ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں۔'' (المہند علی المفند ص ۲۱)

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

''آپ ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں۔'' (ہدیۃ الشیعہ ص ۴۴)

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

''رسول اللہ ﷺ بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بالیقین قبر میں زندہ ہیں۔'' (ہدیۃ الشیعہ ص ۲۶۸)

محدث العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

''حضرت محمد ﷺ کے اس ارشاد کہ انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہوتے ہیں کا مطلب یہ نہیں کہ فقط ان کی ارواح زندہ ہیں بلکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام روح و بدن کے مجموعہ کے ساتھ زندہ ہیں۔'' (تحیۃ الاسلام ص ۳۶)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

''حضور پاک ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ ﷺ کو اس عالم کا رزق دیا جاتا ہے اور آپ ﷺ نماز پڑھتے ہیں جو کہ صرف لذت حاصل کرنے کے لئے ہے۔'' (نشر الطیب ماہنامہ الحسن کا حکیم الامت نمبر ص ۷۰۴ دسمبر ۱۹۸۷ء)

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

''اکابر علماء دیوبند وفات ظاہری کے بعد انبیاء کی حیات جسمانی کے صرف قائل ہی نہیں بلکہ مثبت بھی ہیں اور بڑے زور و شور سے اس پر دلائل قائم کرتے ہیں۔''

رئیس المفسرین مولانا حسین علی واں بھچراں رحمۃ اللہ علیہ

''حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے قبر کے پاس درود شریف پڑھا تو میں خود سنتا ہوں جس نے دور سے پڑھا تو مجھے پہنچایا جاتا ہے۔'' (تحریرات حدیث نمبر ۲۱۱)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

''علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ زندہ ہیں اپنی قبر شریف میں اور آپ ﷺ کے بدن اطہر کو زمین نہیں کھا سکتی اور اس پر اجماع ہے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے انبیاء علیہم السلام کی حیات میں مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے اور علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس موضوع پر مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔'' (فضائل درود شریف ص ۳۲، ۳۳)

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ

''اکابر دیوبند برزخ میں آپ ﷺ کی جسمانی حیات کے قائل ہیں علماء دیوبند اس کے اقراری ہیں کہ آج بھی امت کے ایمان کا تحفظ گنبد خضریٰ کے منبع ایمانی سے ہو رہا ہے۔'' (ماہنامہ الرشید کا دار العلوم دیوبند نمبر ۱۹۷۵ء)

حضرت امام اولیاء مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

''میرا عقیدہ وہی جو حضرات اکابر علماء دیوبند کا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں اسی جسد عنصری کے ساتھ زندہ ہیں جو اس دنیا میں تھا، انبیاء علیہم السلام کا ابدان دنیاوی کے ساتھ اپنی قبروں میں زندہ ہونا اہل سنت والجماعت کا اجماعی اور متفقہ عقیدہ ہے۔'' (خدام الدین دسمبر ۱۹۶۰ء)

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۶۲ھ میں فریضہ حج ادا کرنے کے بعد روضہ رسول ﷺ پر اشعار کہے وہ یہ ہیں:

هو حي في قبره كحياة الانبياء — وحرم على الارض ان تأكل اجساد الانبياء
حياتهم اعلىٰ و اكمل من الشهداء — و شانهم ارفع فى الارض و السماء

ترجمہ: آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں جیسا کہ دیگر انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں اور اللہ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے، انبیاء علیہم السلام کی حیات شہداء کی حیات سے اعلیٰ و اکمل ہے اور انبیاء علیہم السلام کی شان زمین اور آسمان میں بہت اونچی ہے۔

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

''میرا اور میرے اکابر کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ اپنے روضہ اطہر میں حیات جسمانی کے ساتھ حیات ہیں یہ حیات برزخی ہے مگر حیات دنیوی سے بھی قوی تر ہے جو حضرات اس مسئلہ کے منکر ہیں میں ان کو اہل حق نہیں سمجھتا نہ وہ علماء دیوبند کے مسلک پر ہیں۔'' (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ۱ ص ۹۰، ۹۱)

***

منکرین حیات النبی ﷺ کے بارے میں دار العلوم دیوبند کا فتویٰ

آنحضرت ﷺ اپنے مزار مبارک میں بجسدہ موجود ہیں اور حیات ہیں، آپ ﷺ کے مزار مبارک کے

پاس کھڑے ہو کر جو سلام کرتا ہے اور درود پڑھتا ہے، آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں، ہمارے کان نہیں کہ ہم سنیں، آپ ﷺ اپنے مزار میں حیات ہیں، مزار مبارک کے ساتھ آپ ﷺ کا خصوصی تعلق بجسدہ و روحہ ہے، جو اس کے خلاف کہتا ہے وہ غلط کہتا ہے اور وہ بدعتی ہے، خراب عقیدے والا ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے، یہ عقیدہ صحیح نہیں ہے۔ حدیث میں ہے: ''ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء الحدیث''

''وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ من صلی علی عند قبری سمعتہ ومن صلی علی من بعید اعلمتہ (رواہ ابو شیخ وسندہ جید القول البدیع، ص ۲۱۱) عن انس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ الانبیاء صلوٰۃ اللہ علیھم احیاء فی قبورھم یصلون (رواہ ابن عدی والبیھقی وغیرھما)''

تین حدیثیں نقل کر دی ہیں، اس باب میں بکثرت احادیث وارد ہیں، جا کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور جو انکار کرتا ہے وہ بدعتی ہے اور خارج از اہل سنت والجماعت ہے، غرض پڑھنے والے کو ثواب بھی پہنچتا ہے اور مزار مبارک کے قریب پڑھنے سے آپ ﷺ سنتے بھی ہیں، اور اپنے مزار مبارک میں بجسدہ موجود ہیں اور حیات ہیں،

واللہ اعلم بالصواب! کتبہ السید مہدی حسن مفتی دار العلوم دیوبند

۱۳،۵،۶،۱۳۷۶ھ

مہتمم دار العلوم دیوبند (انڈیا)

***

میرا عقیدہ حیات النبی ﷺ

شیخ المشائخ، محدث کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(شیخ الحدیث و بانی جامعہ مدنیہ قدیم و جامعہ مدنیہ جدید)

اسمہ سبحانہ وتعالیٰ!

میرا عقیدہ حیات انبیاء علیہم السلام کے بارے میں وہی ہے جو اکابر دیوبند کا رہا ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ:

۱...... ہمارے اکابر دیوبند کے شیخ المشائخ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کی معروف کتاب ''فیوض الحرمین'' سے ان کا عقیدہ واضح ہے۔

۲...... ان کے بعد شیخ الحدیث اول روح دار العلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی قدس اللہ سرہ العزیز کی تصنیف ''آب حیات'' سے ان کا عقیدہ ظاہر ہے۔

۳...... مجدد مائۃ حاضرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز کا عقیدہ ان کی کتاب زبدۃ المناسک سے واضح ہے۔

یہ سب بزرگ آنحضرت ﷺ کی ایسی حیات کے قائل تھے جسے دنیوی برزخی کے الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے (اور جو کچھ کلمات خطاب و توسل زبدۃ المناسک میں حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائے ہیں وہ شارح ہدایہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے فتح القدیر میں لکھے ہیں) (ملاحظہ ہو: فتح القدیر ج ۲ ص ۳۳۶ المقصد الثالث فی زیارۃ قبر النبی ﷺ)

۴...... حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے بعد حیات النبی ﷺ کے بارے میں ۱۳۲۵ھ میں حضرت مولانا خلیل احمد صاحب خلیفہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمہ اللہ و شیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور شارح ابوداؤد و مہاجر مدینہ منورہ رحمہ اللہ نے ''المہند'' میں تحریر فرمایا ہے:

السوال: ماقولکم فی حیوۃ النبی علیه الصلوۃ والسلام فی قبرہ الشریف هل ذالک امر مخصوص به ام مثل سائر المؤمنین رحمة الله علیهم حیوته برزخیة۔

الجواب: عندنا وعند مشائخنا حضرة الرسالة ﷺ حی فی قبرہ الشریف وحیوته دنیویة من غیر تکلیف وهی مختصة به وبجمیع الانبیاء صلوات الله علیهم والشهداء۔ لابرزخیة کما هی حاصلة لسائر المؤمنین بل لجمیع الناس کما نص علیه العلامة السیوطی فی انباء الذکیاء بحیوۃ الانبیاء حیث قال قال الشیخ تقی الدین السبکی بحیواۃ الانبیاء الشهداء فی القبر کحیاتهم فی الدنیا ویشهد له صلوۃ موسٰی علیہ السلام فی قبرہ فان الصلوۃ تستدعی جسدا حیا الیٰ آخر ما قال فثبت بهذا ان حیوته دنیویة برزخیة لکونها فی عالم البرزخ ولشیخنا شمس الاسلام والدین محمد قاسم العلوم علی المستفیدین قدس الله سرہ العزیز فی هذا المبحث رسالة مستقلة دقیقة الماخذ بدیعة المسلک لم یر مثلها قد طبعت وشاعت فی الناس واسمها اٰب حیات ای ماء الحیوۃ۔ (از عقائد علمائے دیوبند ''المہند'' ص ۲۲۱ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

جس کا ترجمہ یہ ہے:

سوال: آپ حضرات جناب رسول اللہ ﷺ کی قبر میں حیات کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ کیا آپ کو کوئی خاص حیات حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے۔

جواب: ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضور اکرم ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے (یعنی آپ باشعور ہیں) البتہ دنیا میں جس طرح مکلف تھے اب مکلف نہیں ہیں اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ، حیات کی یہ قسم محض برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو جیسا کہ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ ''انباء الأذکیاءِ بحیوۃِ الأنبیاءِ'' میں بتصریح لکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ انبیاء و شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے۔ الخ! پس اس سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کی حیات دنیوی ہے اور برزخی ہے کیونکہ یہ عالم برزخ میں جاری اور حاصل ہے اور ہمارے شیخ حضرت محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس مبحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے جس کا ماخذ نہایت دقیق ہے اور وہ انوکھے طرز کا بے مثل ہے جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے اُس کا نام ''آب حیات'' ہے۔

المہند کے مندرجات کی صحت پر علماء حرمین بلکہ دنیا بھر کے اساطین اُمت کے دستخط ہیں اور اُس کے مضامین کی تصدیقات وتقاریظ تحریر ہیں۔ سب سے پہلے دستخط حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب اسیر مالٹا خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب وجانشین حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نور اللہ قبورہم کے ہیں۔ پھر حضرت نانوتوی قدس سرہ کے تلمیذ خاص حضرت مولانا سید احمد حسن صاحب امروہی رحمہ اللہ کے اور حضرت مفتی عزیز الرحمن رحمہ اللہ مفتی دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ، حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوری رحمہ اللہ خلیفہ حضرت مولانا رشید احمد

صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حکیم محمد حسن صاحب دیو بندی رحمۃ اللہ علیہ برادر حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم علماء بلاد ہند کی تصدیقات درج ہیں۔ پھر علمائے مکہ مکرمہ کی تصدیقات ہیں پھر علماء ومفتیان کرام مدینہ منورہ کی طویل تحریرات وتصدیقات ہیں اور علماء شام میں علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں محمد ابوالخیر ابن عابدین کی تصدیق بھی ہے اور دیگر علماء شام کی بھی، جامع ازہر اور مصری علماء کی بھی۔ یہ سب المہند میں ہے ہر شخص دیکھ سکتا ہے۔

۵...... ان حضرات کے بعد استاذنا المحترم شیخ العرب والعجم حضرت مولانا السید حسین احمد المدنی نور اللہ مرقدہ جنہوں نے دار العلوم دیو بند میں ایک ثلث صدی درس حدیث دیا اپنی کتاب ''نقش حیات'' میں یہ مضمون تحریر فرماتے ہیں:'' (علماء دیو بند) وفات ظاہری کے بعد انبیاء علیہم السلام کی حیات جسمانی اور بقاء علاقہ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجِسْمِ کے مثبت ہیں اور بڑے زور شور سے اس پر دلائل قائم کرتے ہوئے متعدد رسائل اس بارہ میں تصنیف فرما کر شائع کر چکے ہیں۔ رسالہ '' آب حیات'' نہایت مبسوط رسالہ خاص اسی مسئلہ کے لئے لکھا گیا ہے۔

نیز هَدِيَةُ الشِّيعَةِ أَجْوِبَةُ أَرْبَعِين حصہ دوم اور دیگر رسائل مطبوعہ مصنفہ حضرت نانوتوی قدس اللہ سرہ العزیز اس مضمون سے بھرے ہوئے ہیں۔'' (نقش حیات ج ۱ ص ۱۰۳)

غرض اکابر دیو بند کا جو اہل سنت والجماعت حنفی ہیں سب کا یہی عقیدہ چلا آرہا ہے اور یہی میرا عقیدہ ہے۔

۶...... جناب شیخ محمد بن عبدالوہاب النجدی کے صاحبزادے جناب شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب لکھتے ہیں:

''والذی نعتقده ان رتبة نبینا محمد ﷺ اعلیٰ مراتب المخلوقین علی الاطلاق وانه فی قبره حی حیاة برزخیة ابلغ من حیاة الشهداء المنصوص علیها فی التنزیل اذ هو افضل منهم بلاریب وانه یسمع سلام المسلم علیه'' اور جو ہم اعتقاد رکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کا مرتبہ تمام مخلوقات سے علی الاطلاق اعلیٰ ترین رتبہ ہے اور یہ کہ آنحضرت ﷺ کو اپنی قبر مبارک میں برزخی حیات حاصل ہے جو شہداء کی حیات سے بڑھ کر ہے جسے قرآن پاک میں بیان فرمایا گیا ہے کیونکہ آپ شہداء سے بلاشبہ افضل ہیں اور یہ عقیدہ ہے کہ آپ سلام کرنے والے کا سلام سنتے ہیں۔ (رسالۃ الشیخ عبداللہ ص ۱۴)

شیخ عبداللہ نے ''ابلغ من حیاة الشهداء'' کا جملہ استعمال کیا ہے جیسے کہ سمجھانے کے لئے المہند وغیرہ میں بھی حیات دنیویہ کے الفاظ لکھے گئے ہیں۔ حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مدظلہم نے اپنے ایک مضمون میں اس رسالہ کے اقتباسات دیئے ہیں پھر یہ مضمون دار العلوم دیو بند کے پندرہ روزہ عربی رسالہ ''الداعی'' میں بالاقساط شائع ہوا۔ مذکورہ بالا عبارت الداعی ۲۵ جنوری ۱۹۷۸ء کے شمارہ سے لی گئی ہے۔ بہر حال یہی وہ مسلک ہے جس پر علماء امت کا اتفاق چلا آرہا ہے۔

نوٹ: یہ امر بھی ملحوظ رکھنا چاہئے کہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ علی الاطلاق سماع موتی کے قائل تھے اور انتقال یا دفن کے بعد میت کو تلقین کرنے سے بھی منع نہ کرتے تھے، وہ لکھتے ہیں: ''وقد ثبت فی فی الصحیحین ان النبی ﷺ قال لقنوا امؤتاکم لا اله الا الله فتلقین المیت سنة مامور بها وقد ثبت ان المقبور یسال ویمتحن وانها یؤمر بالدعاء له فلهذا قیل ان التلقین ینفعه فان المیت یسمع النداء کما ثبت فی الصحیح عن النبی انه قال لیسمع قرع نعالهم وانه قال ما انتم باسمع لما اقول منهم وانه امرنا بالسلام علی المؤتی فقال ما من رجل یمر بقبر الرجل کان یعرفه فی الدنیا فیسلم الا رد الله علیه روحه حتی یرد علیه السلام'' (فتاویٰ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ج ۱ ص ۹۸۲)

بخاری اور مسلم شریف میں یہ حدیث صحیح آئی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو لہٰذا میت کی تلقین سنت ہے جس کا حکم دیا گیا ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ قبر میں تدفین کے بعد میت سے سوال ہوتا ہے اس کا امتحان ہوتا ہے اور یہ ہے کہ اس کے لئے دعا کے واسطے کہنا چاہئے، اسی لئے کہا گیا ہے کہ تلقین میت کو فائدہ پہنچاتی ہے کیونکہ میت آواز سنتا ہے جیسا کہ صحیح روایت (بخاری) میں آیا ہے کہ وہ بلاشبہ ان کے جوتوں کی چاپ (اپنی قبر میں سے) سنتا ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں جو کچھ ان (بدر میں تین روز قبل ویران کنویں میں ڈالے گئے مقتول کافروں) سے کہہ رہا ہوں وہ تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے اور آپ نے ہمیں مردوں کو سلام کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو کوئی آدمی کسی قبر کے پاس سے گزرتا ہے اور صاحب قبر کو سلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ (قبر میں) اس پر اس کی روح لوٹا دیتے ہیں حتی کہ وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

لیکن ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سماع موتی کے اسی حد تک قائل ہیں، جتنا حدیث شریف میں بتلایا گیا ہے۔

''اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه''

کتبہ

(۱) سید حامد میاں غفرلہ ...... ۲۳ ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ، ۲ نومبر ۱۹۸۰ء یک شنبہ

(۲) عبدالحمید غفرلہ ...... مدرس جامعہ مدنیہ لاہور و فاضل دارالعلوم دیوبند

(۳) محمد کریم اللہ غفرلہ ...... مدرس جامعہ مدنیہ لاہور و فاضل دارالعلوم دیوبند

(۴) ظہور الحق ...... مدرس جامعہ مدنیہ لاہور

(۵) عبدالرشید عفی عنہ ...... مدرس جامعہ مدنیہ لاہور

***

ضمیمہ

مولانا نصیب اللہ خان سواتی، وارد حال گوجرانوالہ کے جواب میں مولانا سید حامد میاں فرماتے ہیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آپ نے جو مسئلہ دریافت فرمایا ہے وہ آج کل پھر اٹھا ہوا ہے۔ علماء کرام نے دو بحثیں جدا جدا کر دی ہیں ایک کا تعلق انبیاء کرام سے ہے اور دوسری کا تعلق غیر انبیاء سے ہے۔

جنگ بدر کے بعد جناب رسول اللہ ﷺ نے مردہ کافروں سے خطاب فرمایا ہے یہ روایت بخاری شریف میں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس سے سماع موتی کے ثبوت پر استدلال فرماتے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نفی فرماتی تھیں اور ان کا استدلال ''انک لا تسمع الموتیٰ'' سے تھا۔

جب دو صحابیوں کا اختلاف ہوا تو ان میں سے جس کے قول کو بھی کوئی اختیار کرے باطل نہ ہوگا ٹھیک ہوگا۔ (دوسری طرح ''سماع موتیٰ'' کے قائل حضرات ''انک لا تسمع الموتیٰ'' سے ''سماع موتیٰ'' ثابت کرتے ہیں جیسا کہ رسائل میں لکھا گیا ہے۔

لیکن انبیاء کرام کی خصوصیت الگ احادیث سے ثابت ہے، مثلاً یہ ہے کہ توجہ الی اللہ بدرجہ کمال مع شعور بعد الوفات بھی جاری رہتی ہے: ''الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون'' انبیاء کرام زندہ ہیں وہ اپنی قبروں میں حالت نماز میں (مناجات رب میں) مصروف رہتے ہیں۔ شب معراج حضرت آدم، حضرت موسیٰ، حضرت ابراہیم اور دیگر انبیاء کرام (علیہم السلام) کی گفتگو اور بعض کے کام بھی صحیحین میں موجود ہیں۔ یہ روایتیں اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کا حال وفات کے بعد غیر انبیاء سے مختلف ہوتا ہے۔

''موت'' نام ہے جسم سے روح کا اس طرح منفصل ہوجانے کا کہ دوبارہ اس کا تعلق بالجسم قیامت سے پہلے ایسا نہ ہوسکے جیسے اس انفصال سے پہلے تھا اگر ایسا تعلق دوبارہ ہوجائے تو اس انفصال کو ''نیند'' کہا جائے گا۔ ''اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضیٰ علیھا الموت ویرسل الاخریٰ الی اجل مسمی (پ ۲۴)'' ورنہ وفات اور موت کہا جائے گا اور اس معنی میں وفات انبیاء کا کوئی بھی انکار نہیں کرتا ورنہ انبیاء کرام کی تدفین جائز نہ ہوتی حالانکہ تدفین کی گئی ہے، یہی ''انک میت'' اور ''قد خلت من قبلہ الرسل'' میں مراد ہے اور ''لبثت یوما او بعض یوم'' فرمانے میں حضرت عزیر علیہ السلام نے جو محسوس کیا وہی بتلایا اور جو محسوس کیا وہ صحیح تھا کیونکہ موت کے بعد روح کا تعلق ایک اور عالم سے ہوجاتا ہے وہاں زمانہ کا پیمانہ یہی ہے: ''ان یوماً عند ربک کالف سنۃ مما تعدون'' ایک دن ایک ہزار سال کا ہوا تو سو سال ایک دن کا کچھ حصہ ہی ہوں گے۔ آئنسٹائن کی حسابی تحقیق بھی یہ تھی کہ دوسرے کروں پر زمانہ کا اتنا زیادہ فرق ہے کہ اگر کبھی اہل زمین دوسرے کروں پر جائیں تو انہیں اپنے دوستوں سے مل کر جانا چاہئے کیونکہ دوسرے کرے میں وہ بہت تھوڑا عرصہ گزار کر جب واپس آئیں گے تو دنیا میں ستر سال گزر چکے ہوں گے اور دوست مر چکے ہوں گے۔ اب جس عالم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں وہاں بھی اسی قدر تفاوت زمانہ وکیفیات ہے وہ حمام سے غسل کر کے نکلے تھے واقعہ معراج تک ان کی ایسی ہی حالت تھی ''کانما خرج من دیماس'' اور ''یقطر رأسہ ماء'' سر سے پانی کے قطرات ٹپکتے جیسے لگ رہے تھے اور دنیا میں دوبارہ آنے کے وقت بھی یہی حال بتلایا گیا ہے۔ اس لئے حضرت عزیر علیہ السلام کے اس جواب سے استدلال تو کیا جاسکتا ہے کہ انہیں زمانہ گزرنے کا احساس نہیں ہوا یا اس عالم کے زمانے کا پیمانہ اور ہے عدم سماع کا استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

میرے پاس وقت نہیں ہوتا اس لئے معذرت کے ساتھ اسی قدر پر اکتفاء کرتا ہوں۔ عنایت اللہ شاہ صاحب مقلد نہیں ہیں جو غیر مقلد ہو وہ خود کو مجتہد مانتا ہے ممکن ہے کہ وہ خود ہی کسی وقت بدل جائیں۔

والسلام

حامد میاں غفرلہ ...... ۳ صفر ۱۴۰۲ھ، یکم دسمبر ۱۹۸۱ء سہ شنبہ

***

فتویٰ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف ضلع میانوالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آپ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک جمیع علماء کرام کا اجماعی طور پر عقیدہ ہے کہ حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء علیہم السلام وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان

کے ابدان مقدسہ بعینہ محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں۔ روضہ اقدس پر جو درود شریف پڑھے وہ بلا واسطہ سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔ حضرات دیوبند کا بھی یہی عقیدہ ہے اب جو اس مسلک کے خلاف کرے اتنی بات یقینی ہے کہ اس کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ جو شخص اکابر دیوبند کے مسلک کے خلاف رات دن تقریریں بھی کرے اور اپنے آپ کو دیوبندی بھی کہے یہ بات کم از کم ہمیں تو سمجھ نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم اور اکابر دیوبند کے مسلک کا صحیح پابند بنا کر اس پر استقامت نصیب فرماوے، آمین!

فقیر خان محمد عفی عنہ ...... خانقاہ سراجیہ

***

عقیدہ حیات النبی ﷺ

نبیؐ کی غلامی میں آ کر تو دیکھو ملے گا سکوں آزما کر تو دیکھو
ملے گی تمہیں دو جہانوں کی عزت چہرے پہ سنت سجا کر تو دیکھو
زیارت بھی ہو گی شفاعت بھی ہو گی درودوں کے نغمے سنا کر تو دیکھو
روضہ اقدس میں ہیں آقاؐ زندہ ذرا دل کے پردے ہٹا کر تو دیکھو
ملے گا سکون قلب و جاں کو تمہارے ذرا ان کی محفل سجا کر تو دیکھو
صحابہؓ ہمارے ہمیں جاں سے پیارے صحابہؓ کا نعرہ لگا کر تو دیکھو
صحابہؓ کا دشمن نبی کا ہے دشمن اسے پاس سے تم بھگا کر تو دیکھو
عثمان! ڈریں گے یہ کفار سارے ذرا اپنا جذبہ دکھا کر تو دیکھو

***

مقدمہ

امام الصرف والنحو ولی کامل شیخ الحدیث

حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

امابعد! آقائے دو عالم ﷺ، فخر دو جہاں ﷺ، سرور کونین ﷺ کی ذات اقدس کیساتھ محبت کے سمندر میں جوش اور ولولہ پیدا کرنے والا عظیم عقیدہ وہ عقیدہ حیات النبی ﷺ ہے، یعنی حضور نبی کریم ﷺ اپنے روضہ اطہر میں حیات ہیں اور اس انداز سے آرام فرما ہیں کہ قریب سے درود شریف پڑھا جائے تو آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور اگر دور سے درود شریف پڑھا جائے فرشتوں کے ذریعے نام لیکر مثلاً فلاں بن فلاں بارگاہِ اقدس میں پہنچایا جاتا ہے اسی نیک عقیدہ کی برکت اور کشش ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ کے دیوانے پروانے سارے جہاں میں تڑپ رہے ہیں کہ ہم کب مدینہ منورہ پہنچ کر گنبد خضریٰ کی نورانی جالیوں کے سامنے کھڑے ہو کر درود و سلام کا ہدیہ

پیش کریں اور اپنے قلب وجگر اور جسم کے ایک ایک روئیں کو ٹھنڈا کریں اس نیک مبارک عقیدہ پر علمائے سلف وخلف اور پوری امت، امت کے محبین اور دیوانوں کا اجماع ہے۔

حدیث شریف میں ہے، البرکۃ مع اکابرکم (الحدیث) جیسے اللہ تعالیٰ نے گھر کی برکت بزرگوں کے وجود میں رکھی ہے اسی طرح ہمارے دین کی برکت بھی اپنے بزرگوں کے سایہ میں ہے ان کے ساتھ عقیدہ اور عمل کے اندر موافقت میں ہے۔ اس لئے میرے عزیز ہر جگہ ہوشیاری کام نہیں آتی بلکہ اپنے بڑوں کے سائے میں رہنے کی بڑی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اکابر کے نقش قدم پر رکھے۔

اس پُرفتن دور میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے اکابر علمائے دیوبند سے دین مبین کی اشاعت وخدمت کا بہت بڑا کام لیا ہے ان سب کا بھی یہی مبارک عقیدہ تھا ان کے ساتھ جڑنے میں برکت بھی ہے حفاظت بھی ہے اور آخرت کی ہمیشہ کی خوشیوں میں پہنچنے کی ضمانت بھی ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین حق کی صحیح فہم نصیب فرمائے۔ احباب نے بندہ کے ٹوٹے پھوٹے بیانات کو جمع فرما کر مرتب کیا ہے۔ اللہ پاک سب کی نیک کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ (آمین)

عبدضیف ...... محمد حسن عفی عنہ

خادم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

مدرس جامعہ محمدیہ چوبرجی لاہور وجامعہ مدنیہ جدیدہ رائیونڈ لاہور

وجامعہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، گجومتہ لاہور وجامعہ محمد موسیٰ روحانی البازی رحمۃ اللہ علیہ رائیونڈ لاہور

مدینہ منورہ میں پہلا بیان عقیدہ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر

اور برکت کے لئے ابتداء میں اُس قانون کا ذکر ہے جس میں اس مبارک عقیدہ کو بیان کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رَبِّ العالمینَ والعَاقبۃُ للمتقین والصلوۃُ والسلامُ علی سید المرسلین

محمد و الہ واصحابہ اجمعین، امابعد!

اگلے قانون کا نام ہے قُلنَ اور طُلنَ والا قانون۔ آپ نے قُلنَ یعنی شروع میں ضمہ کیوں پڑھا ہے۔

دیکھو! کل آپ نے پڑھا ہے کہ قُلنَ اصل میں قَوَلنَ تھا یہاں ''واوَ'' کو ''الف'' سے بدلا ہے۔ قالَ اور باعَ والے قاعدے سے۔ قَالنَ ہو گیا پھر التقائے ساکنین علی غیرِ حدِّہ والا قانون جاری کیا کہ جب کہ پہلا ساکن مدہ ہو۔ یا نون خفیفہ کا ہو تو اس کو حذف کریں گے اور اگر پہلا ساکن مدہ نہ ہو اور نون خفیفہ نہ ہو تو اس ساکن کو حرکت کسرہ کی دیں گے۔ جو کلمے کہ آخر میں ہے۔ جیسے لَوِ اسْتَطَعْنَا اور اگر کوئی بھی ساکن آخر میں نہ ہو تو پہلے کو حرکت کسرہ کی دیں گے۔ جیسے یَخِصِّمُون اور یَھِدِّیٰ اس کی مثال ہے۔ اب اگلے قانون کا سمجھنا بالکل آسان ہے۔ وہ یہ ہے کہ واوَ مضموم ہو یا مفتوح ہو۔ صیغہ ہو ماضی معلوم کا، شش اقسام میں سے ثلاثی مجرد ہو۔ ہفت اقسام میں اجوف ہو، پھر وہ واوَ الف سے بدل کر گر جائے تو ''فاء'' کلمہ کو حرکت ضمہ کی دینی واجب ہے۔ تاکہ یہ ضمہ اس بات پر دلالت کرے کہ یہاں قبر میں واوَ دفن (حذف) ہوئی ہے اور یہ ضمہ واوَ کے لئے بمنزلہ ''کتبے'' کے ہے۔ جو قبر پر بطور نشان کے لگائے جاتے ہیں۔

آغاز بیان

اسی طرح آپ یہاں ایک اہم عقیدہ ذہن نشین کر لیں کہ قبر کا معاملہ بالکل برحق اور سچ ہے اور قبر کا عذاب اور ثواب برحق اور سچ ہے۔ اللہ اپنی مہربانی فرمائے۔

حدیث شریف میں آتا ہے: انما القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النار (الحدیث) کہ قبر کو مٹی کا ڈھیر مت سمجھو۔ یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

حضرت مولانا عمر پالن پوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ڈاکٹروں کا سوال

ہمارے حضرت مولانا عمر پالنپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ڈاکٹروں نے سوال کیا کہ حضرت آپ کہتے ہیں کہ قبر میں سانپ بھی موجود ہیں۔ بچھو بھی موجود ہیں۔ حالانکہ ہمیں تو نظر نہیں آتے؟

حضرت تو پھر بڑے حضرت تھے...... حضرت نے پھر لگے ہاتھ ڈاکٹروں کو لیا اور فرمایا: تم تو ڈاکٹر ہو۔ تم سب کی تحقیق ہے کہ آدمی کے جسم میں شوگر موجود ہے۔ ذرا مجھے ایک چمچ چینی کی نکال کر دیکھاؤ۔ تمہاری تحقیق ہے کہ آدمی کے اندر لوہا موجود ہے۔ فرمایا مجھے ایک کیل نکال کر دکھاؤ۔ تم کہتے ہو کہ آدمی کے جسم میں نمکیات موجود ہیں تو مجھے ایک چمچ نمک کی نکال کر دکھاؤ۔ وہ سب ڈاکٹر کہنے لگے کہ حضرت انسان کے اندر یہ سب چیزیں موجود تو ہیں۔ لیکن دکھا نہیں سکتے۔ تو حضرت فرمانے لگے کہ ''قبر میں بھی سب کچھ موجود ہے۔ لیکن دکھا نہیں سکتے'' اگر دکھا دیں تو سب کی دوڑیں لگ جائیں۔

لہٰذا حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان بالکل برحق اور سچ ہے قبر کا معاملہ بالکل برحق اور سچ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے قبر کے عذاب وثواب پر پردہ ڈال رکھا ہے۔ کیونکہ قبر کا جہاں یہ برزخ کا جہاں ہے اور برزخ کا معنی ہے ''پردہ'' اور پردہ وہیں ہوتا ہے۔ جہاں پردے کے پیچھے کچھ ہو......!!!! اب یہاں پردے کے پیچھے کیا ہے......؟ لاکھوں نمبر کا چشمہ لگا کر پردے کے پیچھے چھپے ہوئے عذاب اور ثواب کے مناظر کو نہیں دیکھ سکتے۔ جب تک کہ آقائے دو عالم، فخر دو عالم ﷺ کے فرمان کے محبت اور عقیدت کا چشمہ نہ لگائے۔ کیا ماننے کے لئے اتنا کافی نہیں ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ فرما رہے ہیں کہ: ''قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں ایک گڑھا ہے۔'' اب ہمیں بظاہر مٹی کا ڈھیر نظر آرہا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ کے فرمان کی محبت کا چشمہ لگا کر دیکھیں گے تو مومن کے لئے یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ نظر آئے گا۔ کبھی کبھی اللہ تعالیٰ ہم کمزوروں کے ایمان کی تقویت کے لئے پردہ اٹھا دیتے ہیں۔ کسی کے ثواب سے پردہ اٹھا دیتے ہیں اور کسی کے عذاب سے پردہ اٹھا دیتے ہیں۔

حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دفن اور خوشبو کا واقعہ

جیسے ہمارے حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، اللہ نے توفیق نصیب فرمائی۔ بندہ حضرت استاذوں کے غسل میں بھی شریک ہوا اور دفن میں بھی شریک ہوا۔ الحمد للہ ہمارے مدرسہ (جامعہ محمدیہ لاہور) کے طلباء وغیرہ نے کفن کا انتظام کیا۔ جہاں تک بھی ہوسکا خدمت میں حصہ لیا۔

الحمد للہ وہاں (لاہور میں) میانی قبرستان ہے۔ جہاں حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دفن کیا گیا اور حضرت کی قبر راستے کے قریب تھی تو حضرت کی قبر کو راستے سے الگ کرنے کے لئے دیوار بنائی جارہی تھی تو اچانک قبر میں ایک سوراخ ہوا۔ حضرت کی قبر سے ایسی خوشبو نکلی کہ پورے قبرستان کو خوشبو سے معطر کر دیا۔ بندہ جمعہ کی نماز پڑھ کر حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر حاضر ہوا تو حضرت کی قبر جنت کے باغیچے کا منظر پیش کر رہی تھی اور حضرت کی قبر سے تھوڑی سی مٹی لے کر سونگھی تو دل، دماغ خوشبو سے معطر ہو گیا اور کچھ مٹی جیب میں ڈال لی اور گھر روانہ ہو گیا تو جب میں گھر پہنچا۔ تو میں نماز کے لئے وضو کرنے جارہا تھا تو چھوٹا بھائی مجھ سے کہنے لگا کہ: ''آپ کونسی خوشبو لگا کر آئے ہیں'' میں نے کہا خوشبو تو کوئی نہیں لگائی۔ میری جیب میں حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی مٹی ہے۔ اس کی خوشبو آرہی ہے۔ بڑی شان اللہ نے ان کو عطاء فرمائی تھی۔

حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پیش آنے والا میدانِ بدر کا واقعہ

حضرت شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک عجیب واقعہ حضرت کے بیٹے نے مجھے سنایا۔ فرمانے لگے کہ: حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ میدانِ بدر میں حاضر ہوئے تو وہاں اللہ پاک کی ذات سے دعا کی کہ یا باری تعالیٰ میں ایک عرصہ سے حدیث شریف کی خدمت کر رہا ہوں۔ اگر یہ خدمت آپ کی بارگاہ میں قبول ہے تو مجھے بتلا دیا جائے کہ یہاں حضور ﷺ کے قدم مبارک کہاں کہاں لگے ہیں؟ تو کہتے ہیں کہ: حضرت یہ دعا کر کے فارغ ہوئے تو وہاں مختلف پتھروں سے آواز آنی شروع ہوگئی کہ: اَنَا مَوضِعُ قَدَمِ رَسُولِ اللہِ ﷺ اَنَا مَوضِعُ قَدَمِ رَسُولِ اللہِ ﷺ کہ میرے اوپر بھی حضور ﷺ کا مبارک قدم لگا ہے۔ میرے اوپر بھی حضور ﷺ کے مبارک قدم لگے ہیں۔ چودہ سو سال گئے وہ پتھر ابھی تک حضور ﷺ کے مبارک قدموں کو نہیں بھولے تو اسی سے اندازہ لگائیں کہ جہاں حضور ﷺ کا وجود مسعود ہے۔ اس مقام کی شان کا کیا عالم ہوگا۔ اس کی کیا شان ہوگی۔ وہ تصور سے بالا ہے۔

اکابر علماء دیوبند کا عقیدہ

اس لئے میرے عزیز! اہل سنت کا اجماع ہے اور ہمارے تمام اکابر علماء دیوبند کا عقیدہ یہی ہے کہ ''تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں حیات ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں''۔ حضور ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں حیات ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم مولانا عثمان صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اس مبارک عقیدہ کو ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ: حضور ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں اس انداز سے آرام فرما ہیں کہ قریب سے درود شریف پڑھا جائے تو آپ ﷺ خود سنتے ہیں۔ دور سے دُرُود شریف پڑھا جائے۔ اللہ نے پوری زمین کو فرشتوں سے بھر رکھا ہے کہ جہاں بھی کوئی دیوانہ درود شریف پڑھتا ہے تو فرشتے نام لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں درود شریف کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔''

موجودہ دور میں یہ عقیدہ رکھنا

میں ساتھیوں سے عرض کر رہا تھا کہ اس زمانے میں اگر ہم یہ عقیدہ بھی رکھیں کہ کوئی مشرق میں یا مغرب میں دُرُود شریف پڑھے اور حضور ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں سماع فرمالیں۔ یہ بھی کوئی عقل کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ ادب کے خلاف ہے۔ میں نے کئی مرتبہ حضور ﷺ کے روضۂ اطہر کے قریب سے طلباء کو لاہور میں فون کیا۔ میں اُن کی

آواز سن رہا تھا۔ وہ میری آواز سن رہے تھے۔ بھائی عاطف نے مجھے یہاں مدینہ منورہ سے فون کیا۔ میں وہاں لاہور اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ میں ان کی آواز سن رہا تھا۔ وہ میری آواز سن رہے تھے۔

اب آپ بتاؤ کہ کیا یہاں سے کوئی سیدھی تار جاتی ہے؟ حالانکہ درمیان میں دریا بھی ہیں۔ بڑے بڑے پہاڑ بھی ہیں۔ لیکن سب کچھ چیرتی ہوئی آواز صاف پہنچتی ہے تو جب اللہ تعالیٰ نے لوہے کے ان پُرزوں میں یہ طاقت رکھی ہے کہ مشرق میں بولنے والے شخص کی آواز مغرب میں سنی جا رہی ہے تو اللہ کے لئے کیا مشکل ہے کہ اپنے حبیب ﷺ پر کہیں بھی پڑھا جانے والا دُرود شریف وہ روضۂ اطہر میں سُنوا دیں۔ یہ عقل کے خلاف نہیں۔ بلکہ ادب کے خلاف ہے۔

کیونکہ وہ یوں کہ درود شریف ہدیہ ہے، تحفہ ہے اور ہدیہ پیش کرنے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو خود جا کر پیش کیا جائے یا کسی کے ذریعے بھیجا جائے۔ یاد رکھنا! جو خوش نصیب حجاج یہاں تشریف لاتے ہیں۔ وہ تو دُرود شریف کا ہدیہ خود پہنچ کر پیش کرتے ہیں۔ اب آپ بتلائیں؟ حجاج کے علاوہ کتنے لوگ ہیں۔ جو تڑپنے والے ہیں۔ جن کی زندگیاں گزر گئی ہیں۔ مدینے کے لئے تڑپتے تڑپتے۔ یہ تو اللہ کی رحمت ہے، اللہ کا فضل ہے، اللہ کا شکر ہے، اللہ کی مہربانی ہے۔ اللہ نے اپنی رحمت سے اپنے عزیزوں کو مدینہ منورہ کا قیام نصیب فرما رکھا ہے۔

طلباء اور عوام کا روضۂ اقدس سے عشق

اب میرے پاس یہاں خطوط رکھے ہیں طلباء کے خط پڑھ کر آدمی کو سوائے رونے کے کچھ نہیں ملتا۔ ایسے تڑپتے ہیں۔ ایک دفعہ...... مجھے ٹکٹ مل گیا اور ایک آدمی کو نہیں ملا تو وہ مجھے گلے لگا کر رو رہا تھا۔ کہتا تھا آپ جا رہے ہیں۔ لیکن ہمارا یہ سلسلہ رہ گیا ہے۔ بڑے تڑپنے والے ہیں۔

میرے عزیز! آپ حضرات بہت خوش قسمت ہیں۔ بڑی اللہ کی نعمت ہے۔ اللہ نے جہاں آپ کو بیٹھا رکھا ہے اور جہاں آپ کو پہنچا رکھا ہے۔ اللہ کی اس نعمت کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے۔ کم ہے۔ بہت بڑی اللہ کی نعمت ہے۔ بہت سے دیوانے جو یہاں پہنچ نہیں سکتے تو انہوں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یا باری تعالیٰ! ہمارے لئے بھی کوئی انتظام فرما دیں اس مبارک ہدیہ کو بھیجنے کا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی فرمایا؛ گھبراؤ نہیں! ہم نے پوری زمین کو فرشتوں سے بھر رکھا ہے کہ جہاں بھی ہمارے محبوب ﷺ کا کوئی دیوانہ درود شریف پڑھے گا۔ فرشتہ نام لے کر بارگاہ اقدس میں درود شریف کا ہدیہ پیش کرے گا۔

گنبد خضراء پر فرشتے کا تقرّر

بعض روایات میں آتا ہے؛ کہ گنبد خضراء پر اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے۔ اس کو اللہ نے اتنی قوت سماعت دے رکھی ہے کہ جہاں بھی کوئی شخص درود شریف پڑھتا ہے۔ وہ سُن لیتا ہے اور حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیتا ہے۔ بعض لوگ ایک عقلی اشکال کرتے ہیں کہ اتنے لوگ دُرود شریف پیش کرتے ہیں تو حضور ﷺ سب کا جواب کیسے دیتے ہیں؟

اس کا جواب ہمارے حضرت مولانا نذیر اللہ خان صاحب گجرات والوں نے دیا۔ فرمایا کہ یہ دیکھو! ٹیلی فون ایکسچینج پر آپ چلے جائیں۔ وہاں پر ایک ہی وقت میں سینکڑوں۔ بلکہ ہزاروں کالیں آ رہی ہوتی ہیں اور ہر ایک

کو جواب مل رہا ہوتا ہے تو اب آپ بتاؤ! کہ کیا وہاں جواب دینے کے لئے کوئی سینکڑوں لوگ کھڑے ہوتے ہیں؟ نہیں ...... بلکہ جو کمپیوٹر کے پرزے ہیں۔ اللہ نے ان میں طاقت رکھی ہے کہ ایک ہی وقت میں سُن بھی رہیں ہیں۔ جواب بھی دے رہے ہیں تو جب ان پرزوں میں اتنی طاقت ہے تو حضور ﷺ کی ذات اقدس کو اللہ تعالیٰ نے جو روحانی قوت عطاء فرمائی ہے۔ اس کی تو کوئی مثال ہی نہیں ہے۔

حضور ﷺ کی روح مبارک کا حال

یاد رکھنا......! ہمارے ایک نیک استاذ فرمانے لگے کہ حضور ﷺ کی روح مبارک ہر وقت اللہ پاک کے دیدار میں مستغرق رہتی ہے۔ ڈوبی ہوئی ہوتی ہے۔ فرمایا جب بھی کوئی سلام پیش کرتا ہے۔ آپ ﷺ کی روح مبارک کے ایک حصے کو متوجہ کر کے۔ سب کے سلام کا جواب دے دیا جاتا ہے۔ جن کو اللہ نے آنکھیں دی ہیں تو اللہ پاک اُنکو یہ نورانی منظر دکھا بھی دیتے ہیں۔

حضور ﷺ کا اپنے خاص مہمانوں کی میزبانی کرنا

(یعنی آپ ﷺ کی مبارک دعا و توجہ کی برکت سے من جانب اللہ کسی بندہ کے دل میں میزبانی کا خیال القاء ہونا) ہمارے حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ (جن کی قبر جنت البقیع میں ہے آخر میں ان کا قیام یہیں رہا ہے) کے پاس ایک آدمی آیا تو حضرت فرمانے لگے کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ: "حضور ﷺ اپنے خاص مہمانوں کی میزبانی فرمارہے ہیں۔ وہ جو سننے والا آدمی تھا۔ اس کو کچھ تردّد ہوا۔ حضرت نے پھر قسم اٹھا کر کہا کہ وَاللہ......! خود میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ عجیب اللہ کی شان ہے۔

حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب کا واقعہ

ہمارے وہاں باب العلوم کہروڑ پکا میں ایک استاذ حضرت مولانا حبیب الرحمن مدنی صاحب ہیں۔ پچھلے سال یہاں حج کے سفر میں بھی ہم اکٹھے تھے۔ بس وہ بڑے عجیب استاذ ہیں، سیدھے سادھے ہیں۔ اللہ والے ہیں تو ان کے ذہن میں ایک اعتقاد تھا۔ نیک اعتقاد، پختہ اعتقاد کہ مدینہ منورہ میں تو ہم حضور ﷺ کے مہمان ہوتے ہیں اور مہمان کا کھانا پینا میزبان کے ذمے ہوتا ہے تو وہ مکہ مکرمہ سے جیسے ہی مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں ایک قاری صاحب تھے۔ جن کو میں نے بھی دیکھا تھا۔ ان کے ہاں اپنا سامان رکھا تو سامان رکھنے کے بعد قاری صاحب کہنے لگے کہ آپ حرم میں جارہے ہیں تو ایک بات یاد رکھیں! کہ آپ کا صبح و شام کا کھانا میرے ذمے ہے۔ بس آپ نے کہیں سے بھی نہیں کھانا تو وہ مہمانی شروع ہوگئی۔

اب کئی دن گزر گئے تو ان کو چائے کا شوق ہوتا تھا۔ صبح و شام کھانا تو مل رہا تھا۔ لیکن چائے نہیں مل رہی تھی تو کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضور ﷺ کے روضۂ اطہر پر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے صبح و شام کا کھانا تو مل رہا ہے۔ لیکن چائے نہیں مل رہی۔ وہ کہنے لگے کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں "درخواست" پیش کر کے آگیا تو کہتے ہیں کہ میں اس کے بعد مسجد نبوی کے کتب خانے میں مطالعہ کے لئے گیا۔ وہاں ایک نوجوان مل گیا۔ تھوڑی دیر اس کے ساتھ بات چیت ہوئی تو وہ کہنے لگا کہ آپ کو میں نے چائے پلانی ہے، چائے۔

تو مولانا صاحب کہنے لگے کہ بس ملاقات ہو گئی ہے۔کافی ہے۔تو وہ نوجوان کہنے لگا کہ نہیں! بس آپ کو چائے پلانی ہے۔اب وہ نوجوان لے گیا ہوٹل پر چائے پلائی۔ پھر آپس میں بات کرنے لگے تو وہ کہنے لگے کہ جب بھی آپ نے چائے پینی ہو تو یہاں آ کر پی لیا کریں۔ میں ہوٹل والے کو پیسے دے دیتا ہوں تو مولانا صاحب کہنے لگے کہ نہیں بس آپ نے ایک مرتبہ پلا دی ہے۔یہی کافی ہے۔آپس میں تکرار کرنے لگے وہ ہوٹل والا سن رہا تھا۔ وہ کہنے لگا آپ دونوں چھوڑ دو! ان مولوی صاحب کو جب بھی دن میں جتنی مرتبہ چائے پینی ہو تو یہاں آ جایا کریں۔ فکر نہ کریں۔کہیں اور نہ جائیں تو وہ خود فرمانے لگے کہ میں جب بھی راستے میں آتا۔وہ ہوٹل سے نکل کر کھڑا ہو جاتا اور کہتا کہ چائے پی کر جائیں۔ پہلے چائے پئیں پھر حرم جائیں۔اللہ نے یوں انتظام فرمایا۔

ہمارے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید صاحب کہروڑ پکا کے بزرگ استاذ فرمانے لگے۔ چائے کے علاوہ اور ہی کچھ مانگ لیتے۔وہ عجیب دیوانے ہیں۔وہ کہنے لگے کہ مجھے تو چائے ہی کی ضرورت تھی۔مہمان کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔وہی مانگتا ہے۔اللہ مہربانی فرمائے۔بس! آپ ﷺ کی شان کیسے بیان ہو سکتی ہے؟

بعد از خدا بزرگ تو ہی قصہ مختصر

مدینہ منورہ کے لوگوں کی خوش قسمتی

آپ حضرات بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ اللہ پاک نے آپ کو اس نورانی ماحول میں رکھ رکھا ہے۔اس نعمت کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے اور حضور ﷺ کی خدمت میں سلام جب بھی موقع ملے پیش کرتے رہنا۔اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔اللہ میرے عزیزوں سے راضی ہو جائے۔اللہ تعالیٰ سب کو خوش رکھے۔

ہمارے پاکستان کے دو بڑے بزرگ ہیں:

(۱) حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالیہ

(۲) حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔تو بندہ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں حج کے مبارک سفر میں مدینہ منورہ میں حاضری کی سعادت نصیب فرمائی۔ہم یہاں جو محلہ ہے۔"عنابیہ" اس میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

مدینہ میں حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت اور عجیب واقعہ

"بئر رومہ" (جس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خرید کر وقف کیا تھا) کے پاس ایک مسجد ہے "ریان"۔وہاں ایک عرب رہتے ہیں تو انہوں نے حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کھانا کیا۔مغرب یا عشاء کے بعد۔تو وہ خود بتلانے لگے کہ میرا مکان پہلے جنت البقیع کے قریب تھا اور فرمانے لگے کہ میں نے خود کئی مرتبہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ: "جنت البقیع" میں رات کو کئی میتیں لائی جاتی ہیں اور کئی میتیں نکالی جاتی ہیں۔" کہتے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے یہ منظر کئی مرتبہ دیکھا ہے تو میں نے یہ بات پہلی مرتبہ سنی تو سمجھ میں نہ آئی۔

حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب کا وہبی علم

تو ہمارے حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں آپ کو بتلاتا ہوں کہ کیا ہوتا ہے کہ اگر

ایک میت اس قبرستان کے شایان شان نہیں ہوتی تو اس کو نکالا جاتا ہے اور اگر کوئی دیوانہ تڑپنے والا ہے۔ لیکن مشرق یا مغرب میں اس کا انتقال ہوا ہے۔ فرمایا اس کی محبت اور تڑپ کی برکت سے اللہ اس کو یہاں پہنچا دیتے ہیں۔ ایسا ہوتا ہے۔ پھر اس پر ایک واقعہ بھی سنایا۔

حضرت شاہ رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کی عاجزی وانکساری اور ایک اللہ والے کا قصہ

حضرت شاہ (عبدالقادر) رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جب کوئی واقعہ پیش آتا تھا تو اس کو غائب کے صیغے کے ساتھ استعمال کر کے بتلاتے تھے۔ اپنی طرف نسبت نہیں کرتے تھے۔ ایک مرتبہ جار ہے تھے سفر میں تو جنگل میں ایک مسجد دیکھی۔ دیکھا کہ وہاں ایک اللہ والے تھے تو جب ان سے ملے تو بڑے خوش ہوئے۔ وہ فرمانے لگے کہ ان کو الہام ہوا، (وہ) فرمانے لگے: میرا انتقال کا وقت قریب ہے تو فرمانے لگے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر میرا انتقال ہو جائے تو غسل میں پریشانی کی ضرورت نہیں۔ بس آپ میرے کپڑے اتار دینا پھر اگر پانی ڈالنا ہو دائیں کروٹ پر تو آپ انگلی سے اشارہ کر دینا تو میں یوں ہو جاؤں گا۔

پھر ایسا ہی ہوا کہ حضرت (رائپوریؒ) نے جب غسل دیا تو یہی معاملہ پیش آیا۔ حضرت نے غسل دے کر چار پائی پر رکھ دیا۔ اوپر کفن وغیرہ پہنا دیا اور کپڑا وغیرہ ڈال دیا۔ اب وہاں تھوڑی دیر کھڑے ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ میت میں جنبش پیدا ہوئی اور وہ میت چار پائی سے اٹھی اور پھر سامنے ایک روشن دان تھا۔ اس کے ذریعے سے باہر نکل گئی۔ اب وہ آسمان کی طرف جارہی ہے۔ پھر ایک حد پر پہنچنے کے بعد اس نے قبلہ کی طرف رخ کر لیا تو حضرت شاہ صاحب فرمانے لگے کہ یوں ہوتا ہے کہ بعض اللہ والے کا انتقال کہیں ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ مکہ و مدینہ پہنچا دیتے ہیں۔ یہ چیزیں ہیں اندر کی چیزیں جو نیک لوگ ہوتے ہیں ان کو نظر آتی ہیں۔

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا کشف اور امتحان

دیکھو! حضرت امام (لاہوریؒ) صاحب کی آنکھیں تھیں یا نہیں؟ حضرت مولانا امین صفدر اوکاڑوی صاحب فرماتے ہیں کہ ہم اسکول کے ٹیچر تھے۔ ہم نے سنا تھا کہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا کشف بہت مشہور ہے کہ حلال اور حرام چیزوں میں تمیز ہو جاتی ہے تو ہم نے پانچ روپے کے سیب خریدے۔ ان میں ایک روپیہ جو تھا وہ دو نمبر ......اب کیا لفظ بولوں ......حرام کا تھا۔ چار روپے حلال کے تھے اور ایک روپیہ...... غالباً مجھے کچھ ایسا ہی یاد پڑتا ہے۔ اب وہ پانچ روپے کے سیب خریدے اور حضرت کے پاس پہنچ گئے۔

تو حضرت نے بس! جو چار روپے کے حلال سیب تھے۔ الگ کر دیئے اور جو حرام پیسوں کے سیب تھے۔ وہ الگ رکھ دیئے۔ اب یہ حضرات بڑے متاثر ہوئے کہ ہم نے جو گمان کیا تھا وہی نکلا۔ پھر یہ جو اسکول کے ٹیچر تھے۔ فرمانے لگے کہ حضرت ہمیں بیعت فرمالیں تو فرمایا چلے جاؤ۔ تم بیعت کے لئے تھوڑے آئے تھے۔ تم تو امتحان لینے کیلئے آئے تھے تو انھوں نے اٹھا دیا۔

حضرت امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت

حضرت استاذ امین صفدر اوکاڑوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ میں دوسرے دن دوبارہ حاضر ہوا۔

حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے بیعت فرمالیں تو فرمایا کہ ہاں۔ اب تم بیعت کے لئے آئے ہو بیعت ہو جاؤ۔ کیا عجیب شان ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا کشف اور امتحان

ہمارے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں تو سنا ہے کہ آپ کو وضوء کے پانی میں گناہ جھڑتے ہوئے نظر آتے تھے۔ حاسدین ہر زمانے میں ہوتے ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ امام صاحب شاید اپنی طرف سے باتیں کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کا امتحان لیں گے تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں بھائی! لے لو۔ مسجد میں وقت مقرر کیا گیا امتحان لینے کا تو حضرت امام صاحب پہنچ گئے تو جیسے ہی پہنچے تو ایک آدمی غسل کر رہا تھا تو وہ پانی نالی پر بہہ رہا تھا تو حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نالی پر بیٹھ گئے تو فرمایا کہ مجھے اس پانی کے اندر والدہ کی نافرمانی کے گناہ جھڑتے ہوئے نظر آرہے ہیں تو لوگ حیران رہ گئے۔

تو فرمایا کہ دیکھو میں ابھی تک ملا بھی نہیں ہوں۔ اب جب نکلے تو خود پوچھ لینا تو وہ غسل کر کے باہر آیا تو لوگوں نے پوچھا کہ آپ کیا کر کے آئے تھے؟ تو اس نے کہا کہ گھر والدہ صاحبہ سے جھگڑا ہوا تھا۔ طبیعت میں تیزی آگئی تو میں نے سوچا کہ غصہ تو حرام ہے۔ چلو مسجد کے غسل خانے میں غسل کر کے آجائیں تا کہ میری طبیعت ٹھنڈی ہو جائے تو اس وقت علماء کرام نے کہا کہ جو آنکھیں حضرت امام صاحب کی دیکھتی ہیں۔ وہ ہماری نہیں دیکھتیں۔ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو فرمایا وہ برحق اور سچ ہے۔

حضور ﷺ کا فرمان قبر کے بارے میں

اس لئے میرے عزیز یہ سمجھو کہ حضور ﷺ کا ہر فرمان آمنا و صدقنا ہے کہ حضور ﷺ نے جو فرمادیا: ''انما القبر روضة من رياض الجنة (الحدیث) '' کہ قبر کو مٹی کا ڈھیر مت سمجھو۔ یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ ہماری آنکھوں کو تو یہ مٹی نظر آئے گی لیکن یہ سمجھنا کہ حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق یہ مٹی نہیں ہے۔

حضرت انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

ہاں! اس لئے حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب لوگ قبرستان میں کسی کو دفن کرنے جاتے ہیں تو دیکھنے والے تو یہی سمجھتے ہیں کہ یہ گڑھا ہے۔ لیکن فرمایا جو گڑھے میں اتر رہا ہے۔ اس سے پوچھو! اس کے سامنے ایک دوسرا جہاں کھل رہا ہے۔ اس کی مثال آپ یوں سمجھ لیں:

عالم برزخ کی مثال

عالم برزخ کی مثال عالم خواب کی طرح ہے۔ اب مثال کے طور پر عبدالمالک ہے۔ یہ سردی کے موسم میں رضائی میں آرام فرما رہے ہوں۔ اب دیکھنے والا تو یہی سمجھے گا کہ یہ رضائی میں لیٹے ہوئے ہیں۔ دیکھو! سردیوں کے موسم میں جو رضائی میں آرام کر رہے ہوں اور پاؤں پھیلے ہوئے ہوں تو بالکل وہ شکل قبر کی طرح بن جاتی ہے۔ اب دیکھنے والا تو یہ سمجھے گا کہ عبدالمالک رضائی میں آرام کر رہا ہے۔ لیکن آپ عبدالمالک سے پوچھیں کہ آپ کہاں پہنچے ہوئے ہیں؟ تو یہ کہیں گے کہ بھائی میں تو مکہ مکرمہ کی سیر کر رہا تھا۔ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا۔

اب آپ خود بتاؤ کہ آپ اس کی تصدیق کریں گے یا نہیں؟ حالانکہ آپ کو دیکھنے میں تو لگ رہا ہے کہ یہ رضائی میں ہے۔لیکن اگر اس سے پوچھیں گے کہ بھائی آپ کہاں تھے؟ تو یہ کہے گا کہ بھائی! میں تو الحمد للہ......

یہ عالم برزخ جو قبر کا جہاں ہے جو اس کے اندر لیٹا ہوا ہے۔اس کے سامنے وہ کتنا وسیع ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ اس کی پرواز عرش معلٰی تک چلی جاتی ہے۔

عالم خواب

عالم خواب یہ اتنا وسیع ہے کہ آپ لاہور میں رائیونڈ مرکز کے اندر لیٹے ہوئے ہوں۔ کتنے خوش نصیب ایسے ہیں کہ اللہ پاک ان کو وہیں مکہ و مدینہ دکھلا دیتے ہیں۔حضور ﷺ کی زیارت کروا دیتے ہیں۔

ایک شیخ کا عقیدہ کے بارے میں شک

ایک شیخ ہیں جو کہ مدینہ منورہ میں رہتے ہیں۔ وہ فرمانے لگے کہ مجھے پہلے شک تھا کہ حق راستہ کون سا ہے......؟ تو میں ایک مرتبہ تبلیغی مرکز میں گیا اور میری تشکیل سوات کے علاقے میں ہوئی تو وہاں خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔خواب میں بتلایا گیا کہ جس راستے پر نکلے ہوئے ہو۔ یہ برحق ہے۔دین کے جتنے راستے ہیں۔ سب برحق ہیں۔ ہر ایک کی اللہ نے عظمت رکھی ہے۔تو بس یہ سمجھو! عقیدت اسے ہی کہتے ہیں۔

احکام دو قسم کے ہیں:

(۱) بعض ''خلاف القیاس'' ہوتے ہیں۔ (۲) بعض ''موافق القیاس'' ہوتے ہیں۔

جو امر ''خلاف القیاس'' ہو اس کو ''امر تعبدی'' کہتے ہیں۔''امر تعبدی'' کا مطلب کیا ہے......؟ ہدایہ میں بھی آتا ہے کہ ''امر تعبدی'' ''عبد'' سے ہے اور ''عبد'' کا معنی ہے غلام۔تو مطلب یہ ہوا کہ وہ ہے آقا اور ہم ہیں غلام وہ جو فرمائے سر آنکھوں پر ہے۔ ہاں......! اصل بندگی اسی میں پائی جاتی ہے کہ جو حکم ''خلاف القیاس'' ہو اور جو ''موافق القیاس'' ہو اس میں تو کچھ اپنی عقل کا بھی دخل ہوتا ہے اور جو ''خلاف القیاس'' ہو اس میں اگر مانے گا تو غلام بن کر مانے گا......!

اصل عبدیت اس میں پائی جاتی ہے کہ حضور ﷺ کا فرمان سمجھ آئے یا نہ آئے۔آمنا و صدقنا کہنا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان

اس لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جنت بھی ہے جہنم بھی ہے۔فرمایا اگر جہنم اور جنت میرے سامنے پیش کردی جائیں تو میرے ایمان میں ایک رتی کا اور ایک ذرہ کا بھی اضافہ نہیں ہوگا۔

حضور ﷺ کی صداقت

بلکہ حضور ﷺ نے فرمایا بس......!!!! ایک مرتبہ یہیں مدینہ منورہ میں تجارت کا قافلہ آیا۔حضور ﷺ نے ان سے ایک اونٹ خریدا اور فرمایا کہ میں پیسے کل ادا کروں گا۔حضور ﷺ تشریف لے گئے۔ بعد میں ان لوگوں کو خیال آیا کہ ہم نے آپ کا مکان بھی نہیں دیکھا۔آپ ﷺ سے کوئی تفصیل بھی نہیں پوچھی تو ایک بڑھیا عورت تھی اس

قافلہ کے اندر تو اس نے کہا کہ آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو کچھ فرمایا ضرور ادا کریں گے۔ یہ نورانی چہرہ جھوٹ بولنے والا نہیں ہے۔ حضور ﷺ دوسرے دن تشریف لائے اور وہ رقم ادا کر دی تو یہ بہت بڑی نسبت ہے۔ اس نسبت کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے۔ میرے عزیز! کم ہے تو یہ نیک عقیدہ اپنے پلے ہی رکھنا۔ الحمد للہ!

عقیدہ حیات النبی ﷺ سے خوشبو

ہمارے پاکستان میں دورہ میں طلباء آتے ہیں۔ اس سال بھی الحمد للہ آٹھ سو طلباء تھے۔ ان میں پھر مختلف ذہنوں کے آتے ہیں تو میں یہ عقیدہ خاص طور پر ذکر کرتا ہوں۔ پچھلے سال رمضان میں ایک عجیب ہی واقعہ پیش آیا۔ بس میں اللہ کی توفیق سے ہی عرض کر رہا ہوں۔ اس میں ہمارا کوئی کمال نہیں۔ ہاں! عقیدہ کی حقانیت کے اوپر میں عرض کر رہا ہوں۔ رمضان کا پہلا عشرہ تھا غالباً پہلی جمعرات تھی۔ یہ ہمارے اساتذہ کا سلسلہ ہوتا ہے کہ وہ تشریف لاتے ہیں تو تقریباً ۶۰ یا ۷۰ علماء اور اساتذہ تھے۔ ان کے ساتھ بھی اِن چیزوں کا تکرار کرتا ہوں۔ یہ ان کی محبت ہے۔ اللہ ان کو جزائے خیر دے تو میں یہی حضور ﷺ کی مبارک حیات کا تذکرہ کر رہا تھا۔ نیک عقیدہ کا تذکرہ کر رہا تھا اور ساتھ یہ بھی عرض کر رہا تھا:

اکابر علماء دیو بند رحمۃ اللہ علیہ کی قبروں سے خوشبو

کہ دیکھو! ہمارے شیخ حضرت موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو آئی۔ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو آئی اور اسلام آباد میں حضرت مولانا عبداللہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو آئی۔ یہ سارے حضرات تو میں نے کہا کہ جب ان کے غلاموں کے غلاموں کا یہ حال ہے۔ خود آقا کی کیا شان ہوگی ......! ان کے روضے کا کیا عالم ہوگا......! ان کی خوشبو کا کیا عالم ہوگا......!

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حضور ﷺ کی خوشبو کو بیان کرنا

حضور ﷺ کی خوشبو کا بیان تو حضرت فاطمہ الزھرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے۔ ایک شعر میں۔ کیسا شعر ہے وہ......

ما ذا علی من شم تربۃ احمد ان لایشم مدی الزمان غوالیا

صبت علی مصائب لو انھا صبت علی الایام صرن لیالیا

کہ جس نے حضور ﷺ کی تربت کی خوشبو کو سونگھ لیا اگر وہ غالیہ خوشبو جو عرب کی بہترین خوشبو تھی۔ اُسے نہ سونگھے تو کوئی پرواہ نہیں ہے......

عقیدہ حیات النبی ﷺ کی کرامت کا ظہور

تو یہ ذکر خیر ہو رہا تھا ایسا ہوا کہ...... اللہ کی کرم نوازی کہ سبق کے دوران ہی وہ خوشبو آنا شروع ہوگئی۔ ایک ساتھی جماعت میں سال لگا کر آئے تو وہ اوپر گیلری میں سبق سن رہے تھے۔ اسپیکر میں سبق ہو رہا تھا تو وہ گیلری میں لیٹ کر سن رہے تھے۔ شاید ان کو کوئی تکلیف تھی تو انہوں نے پرچی لکھ کر مجھے بھیجی کہ مجھے اوپر گیلری میں خوشبو

محسوس ہو رہی ہے تو میں نے وہ پرچی پڑھی اور کچھ زیادہ خیال نہیں کیا۔ میں سمجھا کہ شاید ان کا اپنا گمان ہو۔ اپنا خیال ہو۔ وہ پرچی میں نے جیب میں ڈال لی۔

تو وہ جمعرات کا دن تھا چھٹی ہوگئی۔ اگلے دن جمعہ کے دن بھی سبق ہوا۔ پھر مجھے کوئی خاص جمعہ کی تیاری کا موقعہ بھی نہیں ملا اس جمعہ کو سبق ہوا۔ لیکن کپڑے بدلنے کی بھی فرصت نہیں ملی۔

پرچی سے خوشبو

تو جمعہ کی شام کو میں رائیونڈ کے پاس جامعہ مدنیہ جدید گیا۔ پھر واپس آیا تو جیب سے وہ پرچی نکالی تو پرچی میں سے خوشبو نکلنی شروع ہوگئی اور پھر مغرب کے بعد ساٹھ۔ ستر کے قریب علماء کرام اور طلباء کرام جمع ہوئے۔ کوئی تقریباً سوا سو ۱۲۵ کے قریب طلباء تھے۔ مغرب کے بعد سب علماء کرام اور طلباء کرام نے خوشبو سونگھی۔ اتنی خوشبو کہ پوری مسجد خوشبو سے بھر گئی۔ کمرہ میں گیا تو پورا کمرہ خوشبو سے بھرا ہوا۔

اس کتاب کی تصنیف کا سبب بننے والا واقعہ

پھر اگلے دن ہفتہ تھا۔ میں نے قرآن پاک کا سپارہ (واعلموا انما غنمتم) پورا خوشبو میں تلاوت کیا۔ پھر میری طبیعت میں جذبہ آیا کہ میں ایک کتاب لکھوں گا۔

طلباء کی پرچیوں سے خوشبو

جب میں آتا ہوں تو طلباء پرچیاں بھیجتے ہیں۔ سلام کے لئے کوشش کرتا ہوں کہ ایک ایک کی طرف سے روضۂ پر سلام عرض کروں تو میں پرچیوں کو دیکھ رہا تھا جتنی وہ سلام والی پرچیاں تھیں ان میں سے خوشبو شروع ہوگئی تو وہ بار بار پرچیاں پکڑتا تو میری انگلیوں سے خوشبو آنی شروع ہوگئی پرچیاں پکڑنے کی وجہ سے۔

علماء کرام کی خدمت میں حاضری اور ان کا ارشاد

ہاں! الحمد للہ میں آرہا تھا۔ راستے میں تو ہوائی جہاز میں تھا مولانا طارق جمیل صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے پھر ان کے سامنے وہ اوراق لے کر گیا تو انہوں نے سارے اوراق دیکھے پھر میں پاکستان آنے کے بعد حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہاں بنوری ٹاؤن کے تخصص فی الحدیث کے استاد حضرت مولانا عبد العلیم چشتی صاحب جو حضرت شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں اور حضرت مولانا منیر صاحب کھروڑ پکا کے استاد شیخ الحدیث ہیں۔ یہ سب حضرات جمع تھے تو انہوں نے بھی وہ خوشبو سونگھی تو پھر حضرت شاہ صاحب نے ایک جملہ فرمایا کہ یہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کی خوشبو ہے۔ حضرت کے خلیفہ صاحب کو پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حضور ﷺ کے وجود مسعود کی خوشبو ہے۔

عقیدہ حیات النبی ﷺ کی حقانیت

میرے عزیز! یہ نیک عقیدہ ایسا ہے کہ سورج کے دیکھنے میں تو شک ہو سکتا ہے۔ لیکن اس عقیدہ کے برحق ہونے میں شک نہیں ہو سکتا۔

اکابر علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ

یہ عقیدہ میرا نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے تمام اکابر علماء دیوبند کا یہی عقیدہ تھا۔ آج دار العلوم دیوبند خط لکھ کر بھیج دیں تو امید ہے کہ انشاء اللہ یہی عقیدہ ہوگا اور حضرت مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ جب یہاں پہلی مرتبہ تشریف لائے۔ ''باب الرحمۃ'' کے نیچے بیٹھ کر پڑھاتے تھے تو جب سلام عرض کیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو اندر سے جواب آیا۔ وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا ولدی یہ آل رسول میں سے ہیں۔

حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں مجلس منعقد کروانا

یہ تو پچھلے سال کا واقعہ ہے کہ حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بہاولپور میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں ایک مجلس منعقد کروائی۔ حضرت مفتی سلمان منصور پوری صاحب۔ حضرت مولانا اشرف مدنی صاحب تشریف لائے۔ یہ مراد آباد میں شاہ جہاں جو مدرسہ ہے۔ وہاں سے تشریف لائے تو ائیر پورٹ پر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے گئے تو اللہ نے مہربانی فرمائی کہ میں بھی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ چلا گیا۔ سفر اکٹھا ہوا تو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہاں اکیلے تھے تو میں ذرا خدمت کر رہا تھا۔ پنکھا لے کر ہوا دے رہا تھا۔ پھر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جیب سے ایک پرچی نکالی اور فرمایا کہ بھائی یہ آپ کو دیکھانے کی چیز ہے۔ دیکھو ذرا......! میں نے دیکھا تو اس پرچی پر لکھا ہوا تھا۔

حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب کو حضور ﷺ کا سلام

ایک نوجوان حج یا عمرہ پر آیا غالباً محمد عثمان ان کا نام تھا تو اس پرچی پر لکھا ہوا تھا کہ میں حضور ﷺ کے روضۂ پر سلام عرض کر رہا تھا تو اندر سے آواز آئی کہ میرا شاہ صاحب کو سلام کہنا۔ پھر یہ کلمات براہِ راست انھوں نے روضۂ اقدس سے سُنے جو کہ عربی کے اندر تھے۔ وہ کلمات یہ ہیں:

''لا تعجل بلقائی ان اجل اللہ لآت لا ترد سائلا ان من طریق السادات''

<u>ترجمہ:</u> لا تعجل بلقائی میرے ملنے میں جلدی نہ کرو۔ ان اجل اللہ لآت بے شک موت تو اپنے وقت پر آکر رہے گی۔ لا ترد سائلا کسی سائل کو ردّ نہ کرو۔ ان من طریق السادات کیونکہ یہ شیوۂ سادات ہے۔

کہ کسی سائل کو رد نہیں کرتے۔ حضرت شاہ صاحب خود بھی شاعر ہیں تو انہوں نے اس کا ترجمہ کیا مجھے تھوڑا تھوڑا یاد ہے غالباً تو میں آپ کو عرض کروں کہ یہ گنبد خضراء ساری محبتوں کا سرچشمہ ہے۔ جتنی محبتیں ہیں۔ استاد کی شاگرد کے ساتھ۔ اولاد کی والدین کے ساتھ۔ یوں کہہ لو کہ یہ سب سلسلہ یہیں سے منتقل ہوا ہے۔ اس نعمت کی قدر یہی ہے کہ اس علم کو پڑھنا سیکھنا۔ پھر جہاں تک ہو سکے اس کو پھیلانے کی سعی اور کوشش کرنا تو یہ نیک عقیدہ ہے اللہ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری

میں ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت دعا فرما دیں کہ ذرا طلباء کی خدمت کا سلسلہ رہتا ہے تو فرمایا کہ مجھے معلوم ہے تو طلباء کا ذہن بناتا ہے اور اکابر سے جوڑتا ہے۔ پھر حضرت نے دعائیں دیں بڑی محبت فرمائی الحمدللہ۔ ان کے پوتے ہیں احسن صاحب تو انہوں نے کہا کہ میں فلاں مدرسے میں جا رہا ہوں تو فرمایا کہ نہیں وہاں جانا......ہم کچھ نہیں ہیں۔ بلکہ میری کوشش رہتی ہے کہ اپنے طلباء کو اکابر سے جوڑوں۔ میری طبیعت ایسی ہے۔ ہم تو بس......! یوں سمجھ لو یا یوں کہہ لو کہ ہم تو ایک واسطہ ہیں۔ جو سب کچھ ہے وہ پیچھے ہے۔

عام سماع کے بارے میں عقیدہ

عام سماع کے بارے میں حضرت مولانا یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کیا مردے سنتے ہیں یا نہیں؟ حضرت نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ سنانا چاہے تو سن سکتے ہیں نہ سنانا چاہے تو نہیں سن سکتے۔

جمہور علماء کا عقیدہ

ویسے ہمارے جمہور علماء کرام رحمہم اللہ اس کے قائل ہیں کہ مردے سنتے ہیں۔ جیسے کہ علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ مقدمہ بہاولپور میں تشریف لائے تو آپ کی زندگی میں فیصلہ نہیں ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر میری زندگی میں فیصلہ ہو گیا تو ٹھیک ہے ورنہ مقدمہ بہاولپور کا فیصلہ ہوا تو میری قبر پر کھڑے ہو کر سنا دینا تو مقدمہ بہاولپور کا فیصلہ حضرت کی زندگی کے بعد ہوا تو پھر ختم نبوت کے حضرات نے دو آدمیوں کو خاص دیوبند بھیجا کہ حضرت وہ مقدمہ جس کے لئے آپ نے عظیم سفر کیا تھا۔ وہ آپ کی دعاؤں کی برکت سے ہمارے حق میں فیصلہ ہو چکا ہے۔

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ اگر میری زندگی میں انگریز نکل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اگر میری زندگی کے بعد نکلے تو میری قبر پر آ کر سنا دینا۔ اللہ نے یہ روحانی سلسلہ جوڑ رکھا ہے۔

حضرت مولانا شیر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

ہمارے حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو وہ فرمانے لگے کہ یہ جتنی قوتیں ہیں۔ محدود ہیں۔ آنکھ ہے اس میں دیکھنے کی قوت محدود ہے۔ اگر آنکھ میں خوردبین والی قوت ہو دیکھنے کی تو بھائی احمد صاحب کو پانی پینا مشکل ہو جائے کیونکہ آپ کو پانی میں جراثیم نظر آئیں گے ڈڈو (مینڈک) تیرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ پانی پینا مشکل ہو جائے گا۔ یہ تو شکر ہے کہ اللہ نے قوت محدود رکھی ہے۔ اسی طرح یہ قوت سماعت ہے یہ بھی محدود ہے اگر موبائل فون والی قوت ہو تو پھر آرام کرنا آپ کا مشکل ہو جائے گا کہ ٹیں ٹیں ٹیں لگا رہے......

رات ایک مرتبہ فون آیا تو وہ ایک ہی مرتبہ گھنٹی بجنے سے نیند ہی خراب ہو گئی۔ ہر انسان کی قوت سماعت محدود ہے۔ قوتِ بصارت محدود ہے۔ قوت سمجھ محدود ہے۔ قوتِ عقل محدود ہے۔ اس کی ایک حد ہے۔ اس کے بعد

وحی کی پرواز شروع ہوتی ہے۔ مدینہ منورہ میں ہمارے استاذ محترم حضرت مولانا عبدالقادر صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرمانے لگے کہ جہاں ہمارے حواس کی انتہاء ہوتی ہے وہاں سے عقل کی ابتداء ہوتی ہے اور جہاں عقل کی انتہاء ہوتی وہاں سے وحی کا آغاز ہوتا ہے۔ یعنی تمام چیزیں صرف عقل سے ہی سمجھ میں نہیں آتیں بلکہ وحی الٰہی کا سہارہ لینا پڑتا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان ماننے والی شان تھی، بارگاہ اقدس کے سامنے آپ ﷺ کے ہر فرمان پر امنا و صدقنا کہتے تھے۔

حضور ﷺ کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سوال

جیسے کہ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے عرفہ کے دن پوچھا کہ آج کونسا دن ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا اللہ ورسولہ اعلم۔ حالانکہ پتہ تھا۔ پتہ ہونے کے باوجود اپنی سمجھ کو ختم کر دیا کہ حضور ﷺ کے سامنے ہماری کیا حیثیت ہے۔ یہی صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان ہے۔ حضرت قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ ویسے تو آج یوم عرفہ ہے لیکن اگر حضور ﷺ نے کوئی اور دن بتلایا تو وہ اور کوئی دن ہی ہوگا۔ یوم عرفہ نہیں ہوگا۔ اپنی سمجھ کو ختم کر دیا جو سمجھ میں آیا ہے۔ اس میں اپنی سمجھ کو ختم کر دیا تو جو سمجھ میں نہ آئے اس میں تو اپنی سمجھ کو بطریق اولیٰ ختم کرنا ہے کہ ہاں! جو حضور ﷺ نے فرمادیا وہ برحق اور سچ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

عالم برزخ کی تعریف

قبر کا معاملہ برحق ہے کہ عالم برزخ...... برزخ کہتے ہیں کہ موت کے بعد سے قیامت کے انتظار تک کا جو زمانہ ہے۔ یہ برزخ ہے۔ برزخ کا معنی ہے پردے کا جہاں، قبر میں ہے تو وہ اس کے لئے برزخ۔ اگر کوئی دریا میں غرق ہو گیا تو وہ اس کے لئے برزخ ہے کہ وہیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے عذاب اور ثواب قائم کر دیتے ہیں۔

۱۸۵۷ء کی تاریخ آزادی میں حضرت مولانا مظہر نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

۱۸۵۷ء کی جو تاریخ آزادی ہے اس میں پڑھا تھا کہ حضرت مولانا مظہر نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ غالباً مظاہر العلوم کے بانی ہیں۔ حضرت کے بارے میں میں نے یہ واقعہ پڑھا کہ حضرت ۵۷ء کی تاریخ آزادی میں ذرا سا زخمی ہو گئے تھے تو فرمایا کہ جنت کی حور آئی اور جو شہید تھے ان سب کو پانی پلا رہی تھی تو پانی پلاتی پلاتی جب حضرت کے قریب پہنچی تو شکل ایسی تھی کہ جیسے حضرت بھی شہید ہو گئے ہیں تو جب اس نے پانی پلانے کے لئے گلاس ہونٹ کے ساتھ لگایا تو حضرت نے حرکت کر دی تو اس نے گلاس کو کھینچ لیا لیکن وہ جو گلاس کی تری تھی۔ وہ ہونٹ کے ساتھ لگ گئی۔ فرمایا اس تری کی جو مٹھاس تھی وہ پوری زندگی رہی۔ حضرت اپنے ہونٹ کو چاٹتے رہتے تھے تو کہتے ہیں کہ جس گلاس کی تری کا یہ عالم ہے کہ پوری زندگی مٹھاس رہی تو پھر پورے گلاس کا اور بھرے ہوئے شربت کے گلاس کا کیا عالم ہو گا۔ اللہ کی رحمت ہے۔ اللہ کی رحمت کا بہت بڑا سلسلہ ہے۔ اللہ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

حضور ﷺ کی روضۂ اقدس کے اندر حیات مبارکہ

تو بس میرے عزیز! یہ نیک عقیدہ اپنے پلے باندھ لینا کہ حضور ﷺ اپنی قبر مبارک میں اس انداز میں

زندہ ہیں کہ قریب سے درود شریف پڑھا جائے۔آپ ﷺ خود سنتے ہیں۔ دور سے درود شریف پڑھا جائے۔ اللہ نے اس کے لئے پوری زمین کو فرشتوں سے بھر رکھا ہے۔ جو دیوانہ بھی درود شریف پڑھے گا نام لے کر اس کا درود شریف پہنچایا جائے گا۔

عام مردوں کی سماع کے بارے میں عقیدہ

باقی رہا عام مردوں کے سماع میں تو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اگر اللہ چاہے تو سنا سکتے ہیں اور نہ چاہیں تو نہ سنائیں۔

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا سوال جواب

ایصال ثواب کے بارے میں کیا حکم ہے؟............حضرت تھانوی رحمہ اللہ خود ہی ایک سوال فرماتے ہیں اور پھر خود ہی اس کا جواب دیتے ہیں۔

سوال: کہ ایصال ثواب سورۃ فاتحہ وغیرہ تو گھر بیٹھے بھی ہو سکتے ہے۔قبرستان جانے کی کیا حکمت ہے؟

جواب: تو فرمایا کہ ثواب تو گھر بیٹھے بھی پہنچ سکتا ہے لیکن جب آپ قبر پر پہنچائیں گے تو مردے کو ذکر سے اُنس حاصل ہو جائے گا۔فرمایا یہ بات انبیاء کے ساتھ خاص نہیں ہے عام مومنین بھی سنتے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

ایک نوجوان کا واقعہ

ہمارے حضرت صوفی سرور صاحب مدظلہ العالیہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث فرماتے ہیں تفسیر دُرِّ منثور میں ہے کہ ایک نوجوان ہر جمعہ کو اپنی والدہ کی قبر پر جا کر ایصال ثواب کرتا تھا۔سورۃ فاتحہ پڑھتا تھا۔قرآن پاک کی تلاوت کرتا تھا۔ایک دفعہ خواب میں والدہ کی زیارت ہوئی تو والدہ نے فرمایا کہ آپ میری قبر پر فوراً قرآن پاک کی تلاوت نہ کیا کرو تو اس نے پوچھا کہ اماں جان کیوں......؟ فرمایا کہ جب آپ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں تو آپ کے منہ سے ایسا نور نکلتا ہے۔جو آپ کے چہرے کے اوپر چھا جاتا ہے تو میں اپنے بیٹے کو دیکھ نہیں سکتی۔

حضرت صوفی سرور صاحب کے منہ سے نور کا نکلنا

ہمارے حضرت صوفی سرور صاحب مدظلہ العالیہ بہت اللہ والے ہیں۔(میں نے عرض کیا حضرت مولانا عبدالقادر صاحب دامت برکاتہم العالیہ بھی انہیں کے شاگرد ہیں) تو وہ فرما رہے تھے کہ تقریباً ابوداؤد پڑھاتے ہوئے چالیس سال ہو گئے ہمارے اکابر بہت اللہ والے ہیں۔حضرت جامعہ اشرفیہ لاہور میں ایک عرصہ تک نماز پڑھاتے رہے تو کسی نے حضرت کے بارے میں کہا کہ حضرت جب قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں تو حضرت کے منہ سے نور نکلتا ہے۔جو کہ ان کہ چہرے پر چھا جاتا ہے۔بہت نورانی چہرہ ہے الحمد اللہ۔میرے عزیزوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے کہ جب آپ قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں تو وہ پھول برس رہے ہوتے ہیں۔وہ انوارات کی بارش ہوتی ہے۔آپ دیکھ لو جو بچے حفظ کرنے والے ہوتے ہیں۔ان کے چہروں پر جو نور ہوتا ہے۔وہ اور کسی پر شاید نہیں ہوتا بالکل ممتاز اور جدا نظر آتے ہیں۔

حضرات خلفائے راشدین کی خدمت میں سلام

اسی طرح حضرات خلفائے راشدین کی خدمت میں بھی عرض کرنا ہے۔۔۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' یا خلیفۃ المسلمین سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ'

یہ اس طرح سلسلہ ہے اب میں کیا کیا عرض کروں باتوں سے باتیں نکل رہی ہیں۔

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرنے کے بعد کی دو خواہشیں

ہمارے حضرت مولانا یوسف رحمۃ اللہ علیہ جو بنوری ٹاؤن کے اور ہمارے پاکستان کے بہت بڑے بزرگ ہیں۔اب شہید ہوگئے ہیں۔حضرت کے بیٹے نے خود فرمایا کہ اباجی سے حضرت کے استاد جی نے پوچھا کہ مرنے کے بعد تمہاری کیا خواہش ہے؟

اباجی نے فرمایا میری موت کے بعد دو خواہشیں ہیں۔

(۱) ایک تو یہ کہ جو ہدایہ ہے یہ صاحب ہدایہ سے خود پڑھوں۔

(۲) اور دوسری خواہش یہ ہے کہ اگر شریعت مانع نہ ہو تو امّ المومنین اماں جان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زیارت کرلوں۔

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب شہید ہوگئے تو حضرت مولانا طیب صاحب جو کہ حضرت کے بیٹے ہیں۔وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اباجان کو خواب میں دیکھا تو میں نے پوچھا کہ اباجی دو خواہشیں تھیں وہ پوری ہوگئیں فرمایا ہوگئی ہیں۔ہدایہ تو میں صاحب ہدایہ سے خود پڑھ لی ہے اور اماں جان کی زیارت دور سے کرائی گئی اب قریب سے کرانے کے لئے لے جایا جارہا ہے۔ابھی آگے ملاقات ہے۔ایک بزرگ فرمانے لگے کہ جنت میں تو پردہ نہیں ہوگا وہ تو یہیں ہے،وہاں تو سب کی ملاقات ہوگی۔الحمدللہ! اللہ آپ کو سب نعمتوں سے نوازے گا۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا انتقال کے وقت کا فرمان

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہونے لگا تو بیوی رونے لگی کہ واکرباہ واکرباہ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرمانے لگے:''وافرحاہ۔وافرحاہ۔غداًنلقی الأحبۃ محمداًو حزبہ''

مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت

حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ ان کو اماں جان ام المومنین ؓ نے گود میں لے رکھا ہے اور پیار کررہی ہیں۔کیونکہ ساری زندگی ان کی عظمت کے تحفظ میں گزار دی۔ان کے تقدس میں گزار دی۔حتیٰ کے جان تک بھی قربان کردی۔یہ بہت بڑا سلسلہ ہے۔قربانیوں کا تو میرے عزیز اللہ کی بہت بڑی رحمت ہے۔بہت بڑی مہربانی ہے۔اس لئے میں کہتا ہوں کہ اپنے اکابر کے ساتھ جڑے رہنا۔

حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اکابر علمائے دیوبند پر اعتماد

ایک دفعہ میں یہاں حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ لفٹ میں نماز پڑھنے جا رہا تھا تو حضرت نے ایک جملہ فرمایا کہ ہم تو لکیر کے فقیر ہیں۔ جہاں ہمارے بزرگ ہیں وہاں ہمارے سر ہیں۔ ہم ان کے پیچھے پیچھے ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ اپنے بزرگوں کے ساتھ جوڑے رکھے۔

البرکۃ مع اکابرکم برکت اپنے اکابر کے ساتھ ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ جن بزرگوں کے ساتھ ہمارا تعلق ہے۔ ان کا جنتی ہونا اللہ نے دنیا میں دکھلا دیا ہے۔ الحمدللہ!

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد حضرت کے نواسے دورے میں تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ نانا جی کی قبر سے خوشبو اتنی اٹھی ہے کہ پورے قبرستان میں پھیل گئی ہے۔

حضرت مولانا عبداللہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر حاضری

میں جامعہ فریدیہ گیا تو وہاں کے اساتذہ مجھے قبرستان لے گئے اور فرمانے لگے کہ حضرت مولانا عبداللہ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ میری قبر حفظ کی درس گاہ کے قریب بنانا۔ تاکہ یہ بچے قرآن پاک کی تلاوت کریں تو میں ان کی تلاوت سنتا رہوں۔ مقبولیت باطنیہ تو اللہ ہر ایک کو عطا فرما دیتے ہیں۔ لیکن حضرت کو اللہ نے مقبولیت ظاہریہ بھی عطا فرمائی تھی اور ان سب کا عقیدہ یہی ہے۔ جو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کر دیا ہے۔

دلائل کے انبار

مجھ سے ایک ساتھی نے کہا کہ دلائل کہاں ہیں تو میں نے عرض کیا کہ دلائل کی ضرورت تو وہاں ہوتی ہے۔ جہاں بادل ہوں۔ یہاں تو سورج سے بھی زیادہ واضح ہے دلائل کے تو انبار لگا دیں گے یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ لیکن آپ کے سامنے جو چیزیں میں نے عرض کی ہیں۔ یہ دلائل سے آگے ہیں۔ اللہ نے دنیا میں اس عقیدہ کی حقانیت ظاہر فرما رکھی ہے۔

گنبد خضراء کے ساتھ نسبت

میں پاکستان میں بھی اس عقیدے کا ذکر خیر کرتا رہتا ہوں۔ لیکن آج اللہ نے حضور ﷺ کے روضۂ اطہر کے قریب بھی ذکر کروا دیا ہے۔ الحمدللہ! اللہ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

امین یارب العلمین وصلی اللہ علی حبیبہ خیر خلقہ محمد وعلی الہ اصحابہ اجمعین

گیارہ سال ہو گئے یہ بارہواں سال چل رہا ہے۔ اس عقیدے کو بیان کرتے ہوئے کیونکہ گنبد خضراء کے ساتھ ہماری نسبت ہو گئی ہے۔ میرے عزیز! اگر علم تھوڑا بھی ہو گا اللہ اس میں برکت ڈال دے گا۔

''اخلص فی عملک یکفیک قلیل من العمل'' تھوڑا عمل بھی کافی ہے، الحمدللہ!

یہ خوشبو مجھے کچھ مانوس سی محسوس ہوتی ہے

یہ خوشبو کچھ مجھے مانوس سی محسوس ہوتی ہے
مجھے تو یہ مدینے کی گلی محسوس ہوتی ہے

یقیناً یہ گزر گاہ شہنشاہ دو عالم ﷺ ہے
فضا میں کس قدر پاکیزگی محسوس ہوتی ہے

میری بے نور آنکھوں نے چراغوں کی جگہ لے لی
مجھے اب روشنی ہی روشنی محسوس ہوتی ہے

جہاں میں اب کھڑا ہوں روضہ اقدس ہے یہ شاید
تڑپ سینے میں آنکھوں میں نمی محسوس ہوتی ہے

ہوائیں گنگناتی ہیں فضائیں مسکراتی ہیں
میں کھویا جا رہا ہوں بے خودی محسوس ہوتی ہے

***

مدینہ منورہ میں دوسرا بیان عقیدہ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر



نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، امابعد!

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً و لا تفرقوا و اذکروا نعمۃ اللّٰھم علیکم اذ کنتم اعداءً فألف بین قلوبکم فأصبحتم بنعمۃ اخواناً و کنتم علی شفاحفرۃ من النار فأنقذکم منھا کذلک یبین اللہ لکم آیتہ لعلکم تھتدون

وقال النبی ﷺ البرکۃ مع اکابرکم صدق اللہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم و نحن علی ذالک لمن الشاھدین و الشاکرین و الحمد للہ رب العالمین۔

اللہ جل جلالہ کا مبارک ارشاد ہے: ''واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً'' کہ تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اب یہاں رسی سے کیا مراد ہے۔؟ تو صاحب جلالین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی رسی سے مراد اللہ کا دین ہے کہ تم اللہ کے دین کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

مجھے یہ مضبوطی سے پکڑنے والا معنی اپنے گاؤں کے اندر سمجھ آیا۔ ہمارا گاؤں لاہور اور رائیونڈ کے درمیان میں ہے۔ ریلوے لائن کے بالکل قریب ہے۔ وہاں جو صبح کے وقت ریل گاڑیاں گزرتی ہیں۔ جن میں عام طور پر مزدور اور ملازم پیشہ طبقہ سفر کرتا ہے۔ پہلے تو سڑک نہیں تھی تو ان دونوں گاڑیوں میں بہت زیادہ رش ہوتا تھا تو رش کی وجہ سے بہت سے لوگ پائیدان کے اوپر کھڑے ہوتے تھے۔ اب پائیدان کو انہوں نے بڑی مضبوطی سے پکڑ رکھا ہوتا تھا۔ ہر ایک کے ذہن میں یہ ہوتا تھا کہ اگر پائیدان سے ہاتھ چھوٹا تو آگے ہلاکت کے علاوہ کچھ نہیں ہے تو فرمایا کہ اللہ کے دین کو مضبوطی سے پکڑنا۔

سمجھ لو! اللہ کے دین سے ہاتھ چھوڑنے پر اپنے آپ کو ہمیشہ کی ہلاکت میں ڈالنا ہے۔

دین کا مجموعہ

دین کس چیز کا نام ہے فرمایا نام ہے پانچ چیزوں کے مجموعے کا:

(۱) اعتقادیات (۲) عبادات (۳) معاملات (۴) اخلاقیات (۵) معاشرت

عقیدے کا مفہوم

دین اسلام میں داخل ہونے کے لئے سب سے پہلے عقیدے کا درست ہونا ضروری ہے۔ عقیدے کا موٹا مفہوم یہ ہے کہ اللہ رب ذوالجلال کی وحدانیت کا اقرار ہو۔ حضور ﷺ کی ختم نبوت پر کامل یقین ہو اور دین کے اندر جتنی ضروری باتیں ہیں۔ سب کو دل وجان سے تسلیم کرتا ہو۔ اللہ کی وحدانیت کا اقرار ہو کہ اللہ خالق ہے۔ ہمارا مالک ہے۔ رضا بالقضاء ہو۔ اللہ کے ہر فیصلے پر راضی رہے یا اللہ جس حال میں تو رکھے میں خوش ہوں۔

میوات کے علاقے میں اللہ والوں کی توجہات

ہندوستان میں ہمارے میوات کے علاقے میں...... آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ میوات کا علاقہ بالکل کفر کے کنارے پر تھا۔ بس اللہ والوں کی توجہات کی برکت سے اور حضرت جی مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی فکر وتڑپ سے اللہ نے اس کی کایا پلٹی پھر اللہ نے اپنی رحمت سے اس فیض کو عام کیا۔ ہمارے علاقے میں ایک بزرگ ہوتے ہیں وہ سناتے ہیں کہ ہمارے میوات کے علاقہ میں ایک سخت طوفان آیا تو سخت طوفان کیوجہ سے وہاں مکئی کی فصل تباہ ہوگئی۔ اب ایک میاں جی بزرگ صبح کے وقت اپنے کھیت کو دیکھنے کے لئے گئے۔ جب اپنے کھیت میں پہنچے دیکھا تو مکئی کی فصل تباہ اور اجڑی ہوئی ہے۔ اب اپنی تباہ شدہ فصل دیکھ کر ایک صبر والا ایک حوصلے والا جملہ کہا میواتی زبان میں: ''یا اللہ تو نے جو کری اچھی کری پر کھان نوں تو تو ہی دے گا''

مطلب یہ ہے۔ یا اللہ تو نے جو کیا اچھا کیا پر کھانے کے لئے تو آپ ہی دیں گے۔

ان بزرگوں کے دل سے خلوص بھرا جملہ نکلا۔ کہتے ہیں کہ ایک ہفتہ گزرا تو جو ٹوٹے ہوئے ٹانڈے (ٹوٹی ہوئی فصل) تھے اللہ نے دوبارہ ان کے اندر فصل کو ہرا بھرا کر دیا۔ یہ صفت جس کے اندر بھی ہو تو اس کے اوپر پہاڑ جیسی مصیبتیں ہی کیوں نہ آئیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو صبر اور ہمت کی توفیق دیتے ہیں۔ اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ پریشانی اور مصیبت میں اللہ پاک نے حکمت رکھی ہے۔ یہ اللہ پاک کی ذات سے مانگنا سکھلاتی ہے۔ جتنے خلوص سے آدمی مصیبت کے اندر مانگتا ہے اتنا شاید خوشحالی میں نہیں مانگتا خوشحالی میں تو الفاظ ہوتے ہیں لیکن مصیبت میں تو الفاظ بھی نہیں ہوتے۔ دل میں رو رہا ہوتا ہے تو میں عرض کر رہا تھا کہ:

(۱) اللہ پاک کی واحدانیت کا اقرار ہو۔　(۲) دوسرا حضور ﷺ کی ختم نبوت پر کامل یقین ہو۔

تو حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ حضور ﷺ کی ذات گرامی کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کریگا۔ وہ کذاب اور دجال تو ہو سکتا ہے۔ لیکن نبی قطعاً نہیں ہو سکتا۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ختم نبوت کے مدعی کے بارے میں فرمان

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے فرمایا: کہ ایک آدمی نبوت کا دعویٰ کرے۔ پھر اس سے کوئی پوچھے کہ آپ کی نبوت کی کیا دلیل ہے؟

فرمایا: کہ یہ دلیل پوچھنے والا شخص بھی کافر ہے۔ کیونکہ دلیل پوچھنا یہ شک کی علامت ہے اور حضور ﷺ کی ختم نبوت میں شک کرنا بھی کفر ہے۔ ہمارے لاہور میں ایک بزرگ ہوتے تھے۔ سید حسن جعفری رحمۃ اللہ علیہ وہ پنجاب

کے سیکرٹری تعلیم رہے ہیں۔ بڑے اللہ والے تھے بعض لوگ دنیاوی محکموں میں کام کرتے ہیں لیکن ان کا دل خشیت سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔

جنرل ضیاء الحق مرحوم کے بھانجے کا تقوی اور طلب شہادت

ہمارے وہاں چوبرجی میں جنرل ضیاء الحق مرحوم کے ایک بھانجے تھے۔ وہاں ہماری مسجد میں کبھی کبھی نماز پڑھنے تشریف لاتے تھے۔ لیکن تھے بڑے اللہ والے یہاں جو واپڈا کا دفتر ہے۔ اس میں ملازم تھے۔ ان کے ماموں حالانکہ پاکستان کے صدر تھے۔ لیکن وہ خود دفتر میں سائیکل پر جاتے تھے اور اگر اپنے دفتر میں آدھا گھنٹہ پہلے پہنچ جاتے تو پنکھا نہیں چلاتے تھے۔ کہتے تھے کہ ابھی میری ڈیوٹی کا وقت شروع نہیں ہوا۔ وقت شروع ہوتا تو پھر وہ پنکھا چلاتے بس وہ دعا کرتے تھے کہ یا اللہ مجھے شہادت کی موت عطا فرمادے تو ایک دن ایسا ہوا کہ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے۔ احسان مسجد میں تو شر پسندوں نے فائرنگ کی تو مغرب کی نماز پڑھتے ہوئے بیچارے جام شہادت نوش کر گئے۔

حاجی عبدالوہاب صاحب مدظلہ العالیہ کی سادہ کلام

ہمارے حاجی عبدالوہاب صاحب کے بڑے سیدھے سادے جملے ہوتے ہیں۔ لیکن دل سے نکلتے ہیں۔ دل پر جا کر لگتے ہیں۔ اب یہ پٹھان حضرات ہیں۔ ان کو سمجھانا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن یہ حاجی صاحب کے بیان میں اتنا جم کر بیٹھتے ہیں۔ شاید ہی کسی اور کے بیان میں بیٹھتے ہوں۔ میں ایک مرتبہ حضرت کے بیان میں بیٹھا ہوا تھا تو حضرت کی عادت مبارکہ ہے کہ بیان کے اندر ذرا سو جاتے ہیں۔ میرے قریب ہی ایک پنجاب کا ایک نوجوان تھا وہ کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ حاجی صاحب ''اگر تسی سو گئے تے ساری امت سو جاسی''

تو ایک پٹھان کھڑا ہوا اس نے اس کا بازو پکڑا اور اس کو زور سے بیٹھا دیا اور کہنے لگا کہ وہ رات کو جاگتے ہیں اگر سو رہے ہیں تو سونے دو۔ یہ جو دل ہے نا ''من کان للہ کان اللہ لہ'' یہ جو قلوب ہیں۔ سب اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ سب قلوب میں اللہ محبت بھر دیتے ہیں۔

حاجی عبدالوہاب صاحب کی نصیحت

میں ایک دفعہ حاجی عبدالوہاب صاحب مدظلہ العالیہ کے بیان میں بیٹھا ہوا تھا تو بڑے سادہ لفظوں میں بیان فرمایا کہ اگر تم اپنے علاقے میں جاؤ اور تم سے کوئی پوچھے کہ تم کون ہو تو تم اپنا تعارف تاجر سے نہ کروانا کہ میں تاجر ہوں۔ یا ذراعت سے نہ کروانا کہ میں کسان ہوں۔ یا میں فلاں قوم سے ہوں۔ بلکہ یہ تعارف کروانا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا امتی ہوں۔ میں ان کا غم اور فکر لے کر گھومتا ہوں۔ حضور ﷺ والی فکر ہماری فکر ہے۔ اب آپ بتاؤ کہ اس تعارف میں باہر رہے گا۔ یہ اتنی جامع اور مانع تعریف ہے۔

طلباء کا جامعہ میں جھگڑا

مدرسہ میں بعض دفعہ اگر طلباء کا جھگڑا وغیرہ ہو جاتا ہے تو میں حاجی صاحب کا یہی جملہ سناتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ بھائی تمہارا تعارف پنجاب یا بلوچستان سے نہیں ہے۔ جیسے کہ ہمارے استاذ فرماتے ہیں کہ ہر ساٹھ میل پر

زبان بدل جاتی ہے تو کیا مطلب دل بھی بدل جائیں گے۔ نہیں نہیں دین کی محبت ایسی ہے .... کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جنت میں جو محبت عطاء فرمائیں گے یہ تو دنیا میں اس کی جھلک ہے۔ بات بڑھ گئی۔

حضرت سید حسن جعفری رحمۃ اللہ علیہ کا ختم نبوت کے بارے میں ارشاد

تو ہمارے حضرت سید حسن جعفری رحمۃ اللہ علیہ ختم نبوت اور شان نبوت کے بارے میں ایک سادہ سا جملہ فرماتے تھے کہ رب نے ہمارے حضور ﷺ میں کیا کمی چھوڑی ہے کہ ہم کسی اور کو دیکھیں۔ اللہ نے تمام اوصاف کی اور تمام کمالات کی آپ ﷺ پر انتہا فرمادی ہے۔ بہت بڑی عظمت ہے۔ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

مرزائیوں کا فتنہ

دیکھو! اس دور میں بڑے بڑے فتنے ہیں۔ انہیں میں سے ایک مرزائیوں کا فتنہ بھی ہے کہ یہ ختم نبوت کے باغی اور دشمن ہیں۔ ہمارے پاکستان میں بہت ہیں۔ کئی ملکوں میں بھی ان کا فتنہ ہے۔ آپ علماء اور طلباء ہیں۔ آپ اللہ کے دین کے ہر محاذ کے سپاہی ہیں۔ مدارس قلعے ہیں اور قلعوں میں سپاہی کون ہوتے ہیں۔ وہ آپ ہی ہیں۔ اب یہ قرب قیامت کا زمانہ ہے اب وقت کہہ رہا ہے۔ یہ تو بالکل آخری گھڑی ہے۔

سید صدیق حسن شاہ پر مرزائیوں کا جال بچھانا

مَیں وہاں بھی سناتا ہوں کہ ہمارے لاہور میں سید صدیق حسن شاہ صاحب ہیں۔ وہ مجھے سنانے لگے کہ میں کالج میں پڑھتا تھا تو میرے ساتھ کچھ مرزائی نوجوان بھی پڑھتے تھے۔ فرماتے ہیں وہ مجھے لٹریچر دیتے تھے۔ جس کو پڑھ کر مجھے شکوک وشبہات پیدا ہونے لگے۔ وہ فرمانے لگے کہ میں بڑا پریشان ہوا۔

دیکھو! ایسے موقع پر اپنے بڑوں کی رہنمائی اور سرپرستی کی ضرورت ہوتی ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے: ''البرکۃ مع اکابرکم '' کہ برکت تمہارے اکابر کے ساتھ ہے۔ بزرگوں کے ساتھ ہے۔ ہمارے اساتذہ کرام سب اکابر ہیں۔ سب بزرگان دین ہمارے اکابر ہیں۔ سب کے قدموں میں جانے کی ضرورت ہے۔ عجیب اللہ کی شان ہے۔

حضرت مولانا فضل علی قریشی صاحب کی کرامت

ابھی عید کے بعد مسکین پور شریف جانا ہوا یہ سلسلۂ نقشبندیہ کی خانقاہ ہے۔ وہاں اس وقت حضرت مولانا محمد شاہ صاحب ہوتے ہیں جہاں حضرت مولانا فضل علی قریشی صاحب کی قبر ہے۔ میں راستہ سے گزر رہا تھا تو ساتھی نے مجھے بتلایا کہ یہ وہ کھیت ہے جہاں حضرت مولانا فضل علی قریشی صاحب ہل چلاتے تھے اور اللہ اللہ کرتے تھے تو زمین سے بھی اللہ اللہ کرنے کی آواز آتی تھی۔ عجیب اللہ کی شان ہے۔

حضرت مولانا محمد شاہ صاحب کا حدیث جبرئیل کے بارے میں عجیب ذوق

میں حضرت مولانا محمد شاہ صاحب جو کہ غالباً حضرت مولانا فضل علی صاحب کے نواسے ہیں۔ ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو فرمانے لگے کے بخاری شریف میں جو حدیث شریف ہے کہ: ''ما انا بقاری '' کہ حضرت

جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کی ذات گرامی کو فرمایا: "اقراء" تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ما انا بقاریٔ" آگے الفاظ آتے ہیں۔ اللہ کی بیشی معاف فرمائے۔ "فغطنی الثانیہ" کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دبایا اپنے سینے کے ساتھ لگا کر تو حضرت شاہ صاحب فرمانے لگے کہ ویسے پڑھی تو نہیں ہے لیکن میں ایک توجیہ بیان کرتا ہوں کہ حضور ﷺ کو اپنے سینے کے ساتھ کیوں لگایا۔ کیوں دبایا......؟ فرمایا کہ دبانے میں حکمت یہ تھی کہ جو زبانی علوم تھے وہ حضور ﷺ کی ذات گرامی کے سینے میں "اقراء" کے ذریعے منتقل کئے اور جو صدری علوم تھے۔ جن کا تعلق سینہ کے ساتھ تھا ان کو اپنے سینے کے ساتھ لگا کر داخل کیا۔ یہ توجیہ بیان فرمائی۔ اپنے بزرگوں کے ساتھ جڑنے کی بڑی ضرورت ہے۔ تعلق کی بڑی ضرورت ہے۔

حضرت شاہ صاحب کا مدینہ منورہ میں باشندوں کا خیال کرنا

الحمد للہ! اللہ کی توفیق سے ایک مرتبہ حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ سفر ہوا مدینہ منورہ میں تھے یہیں "عنابیہ" میں۔ میرے خیال سے اب تو گرا دیا ہے۔ یہیں ایک رہائش میں ٹھہرے ہوئے تھے تو بعض ساتھی سودا خریدنے جاتے تھے۔ بڑی بڑی دوکانوں پر تو حضرت فرمانے لگے کہ یہ فٹ پاتھ پر جو برقعہ پوش عورتیں ہیں۔ انہوں نے جو سادے سے مصلے لگا رکھے ہیں۔ ہلکی قیمت والی چیزیں لگا رکھی ہیں۔ ان سے بھی سودا خریدو۔ یہ مدینہ منورہ کے اصل باشندے ہیں۔

پھر ہمارے بھائی خالد صاحب گئے تو ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی تھی اس کے پاس چند رومال تھے۔ انہوں نے وہ سارے ہی خرید لئے۔ اب اس نے عربی میں اتنی دعائیں دیں۔ "جزاک اللہ خیرا" دل سے پتہ نہیں کتنی دعائیں نکلیں۔ میں نے کہا کہ بھائی الحمد للہ! اللہ نے آپ کا سلسلہ تو پورا ہی کر دیا ہے۔ اللہ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اللہ قبول فرمائے۔

قرآن کریم کا ادب

میں جب مسجد نبوی جاتا ہوں تو..........شاید جواز کی گنجائش تو ہے۔ لیکن ادب تو یہی ہے کہ بعض لوگ قرآن شریف پڑھ رہے ہوتے ہیں تو میں جوتیاں نیچے کر لیتا ہوں۔ لیکن بعض دفعہ اوپر ہو جاتی ہیں تو میں نے حضرت شاہ صاحب سے عرض کیا کہ کیا کروں؟ تو حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ ایک تھیلی لے لو اس کی ڈوری لمبی کر لو کہ وہ پاؤں کے قریب پہنچ جائے۔ اسی میں اپنا جوتا ڈال کر تم چلو۔ اب یہ ہے کہ قرآن پاک کا ادب بھی ملحوظ رہے گا اور آپ کو چلنے میں بھی تکلیف نہیں ہوگی۔

اپنے بزرگوں کے ساتھ تعلق کی بڑی ضرورت ہے تو میں بات عرض کر رہا تھا کہ سید صدیق حسن شاہ صاحب کہنے لگے کہ میں نے مرزائیوں کا لٹریچر پڑھا تو عجیب سے شکوک وشبہات پیدا ہونے لگے تو میں بڑا پریشان ہوا۔ فرمایا کہ اللہ نے مہربانی فرمائی کہ جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں میں نے خط لکھا۔ "کہ حضرت میں نے مرزائیوں کا لٹریچر پڑھا ہے اب میرے ذہن میں عجیب سے شکوک وشبہات پیدا ہو رہے ہیں تو اب میں کیا کروں۔"

حضرت صوفی سرور صاحب کا الہامی جواب

تو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے حضرت صوفی سرور صاحب نے ایک ایسی مثال بیان فرمائی جو سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے۔ حضرت صوفی سرور صاحب نے جواب دیا کہ آپ نے سانپ پکڑنے کا منتر سیکھے بغیر سانپ کو پکڑنے کی کوشش کی ہے۔ یہ ڈسے گا نہیں تو اور کیا کرے گا۔ یہ الہامی جواب ہے۔ کوئی کتابی جواب نہیں ہے۔ حضرت شاہ صاحب فرمانے لگے کہ جب میں نے حضرت صوفی سرور صاحب مدظلہ العالیہ کا یہ جواب پڑھا تو ساری گرد وغبار دور ہوگئی۔ الحمدللہ! اللہ کا شکر ہے کہ ختم نبوت کے میدان میں اللہ نے قبول فرما رکھا ہے اور کام کر رہے ہیں۔ الحمدللہ تو میں عرض کر رہا تھا کہ حضور ﷺ کی ختم نبوت میں کوئی شک نہیں ہے۔

اکابر علماء دیوبند کا عقیدہ

میرے عزیزو! اسی طرح حضور ﷺ کی ذات اقدس کے بارے میں ہمارے اکابر کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کی ذات اقدس اپنی قبر میں اس طرح تشریف فرما ہیں کہ اگر آپ پر قریب سے درود شریف پڑھا جائے تو حضور ﷺ خود سنتے ہیں۔ دور سے درود شریف پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ نے پوری زمین کو فرشتوں سے بھر رکھا ہے وہ حضور ﷺ کی خدمت میں نام لے کر درود شریف کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔

دار العلوم دیوبند کے نائب مہتمم قاری محمد عثمان صاحب کا عقیدہ

دار العلوم کے نائب مہتمم حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب جو حضرت مفتی سلمان منصور پوری صاحب کے والد صاحب ہیں۔ وہ پشاور کانفرنس میں تشریف لائے تو انہوں نے یہاں اس نیک عقیدے کو ان الفاظ میں بیان کیا کہ حضور ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں اس انداز سے آرام فرما ہیں کہ اگر درود شریف قریب سے پڑھا جائے تو آپ خود سنتے ہیں۔ دور سے درود شریف پڑھا جائے تو اللہ نے فرشتوں سے پوری زمین کو بھر رکھا ہے تو وہ نام لے کر حضور ﷺ کو ہدیہ پیش کرتے ہیں۔

موجودہ زمانے میں عقیدہ رکھنا

تو میں اپنے ساتھیوں سے عرض کر رہا تھا کہ اس زمانے میں اگر ہم یہ عقیدہ رکھیں کہ ہم مشرق یا مغرب سے درود شریف پڑھیں اور حضور ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں سماع فرما رہے ہیں تو یہ بھی عقل کے خلاف نہیں ہے بلکہ ادب کے خلاف ہے۔ کیونکہ درود شریف تو ہدیہ ہے اور فرمایا کہ ہدیہ پیش کرنے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ محبوب کے قدموں میں پہنچ کر پیش کیا جاتا ہے۔ یا کسی کے ذریعے پہنچایا جائے۔ سب سے خوش نصیب تو مدینہ منورہ والے ہیں کہ حضور ﷺ کے جوار میں ہیں۔ بہت بڑی سعادت ہے کہ اللہ نے اپنے رحمت سے نواز رکھا ہے۔ اس نعمت کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے۔

رات جامعہ مدنیہ سے فون آیا تو میں یہاں کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ میری بات سن رہے تھے میں ان کی بات سن رہا تھا۔ ایک طالب علم بھائی عبداللہ ہے۔ اب بعض ساتھی مدینہ منورہ سے فون کرتے ہیں تو ہم وہاں کہ ے

میں بیٹھ کر سن رہے ہوتے ہیں۔اب آپ بتاؤ کہ یہ کوئی عقل کے خلاف تو نہیں ہے اب اللہ کے لئے کیا مشکل ہے کہ ہماری مادہ چیزوں میں جب اتنی قوت ہے کہ ہزاروں میل کی آواز وہ سنوا سکتے ہیں تو روحانی قوت تو اس سے کہیں زیادہ ہے۔وہ بٹن اور بجلی کی محتاج نہیں ہے۔

لیکن ادب کا تقاضا یہ ہے کہ درود شریف ہدیہ ہے۔اس ہدیہ کو آپ ﷺ کے قدموں میں پہنچ کر پوری محبت کے ساتھ پیش کیا جائے۔حضور ﷺ کے محبین سے تو اللہ نے پوری دنیا کو بھر رکھا ہے۔اب ہمارے ہاں چونکہ اس قسم کے لوگ ہیں۔عجیب اشکالات کرتے ہیں۔کیونکہ وہ ظاہر بیں ہوتے ہیں۔ایک ہے سمجھنا اور ایک ہے ماننا۔سمجھنا جو ہوتا ہے۔وہ تو دلیل کے ساتھ ہوتا ہے۔اب وہ بات بات پر پوچھیں گے اس کا کیا مطلب ہے اور فرمایا ماننا یہ ہے کہ سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔آمنا و صدقنا کہنا ہے۔

احکام کی اقسام

حضرت استاذ کی شفقت سے عرض کر رہا ہوں کہ آپ نے فقہ کی کتابوں میں پڑھا ہوگا کہ احکام کی دو قسمیں ہیں۔بعض ''موافق القیاس'' ہوتے ہیں اور بعض ''خلاف القیاس'' ہوتے ہیں۔موافق القیاس موافق العقل ہوتے ہیں اور بعض مخالف القیاس مخالف العقل ہوتے ہیں۔جو احکام خلاف العقل ہوتے ہیں۔ان کو امر تعبدی کہتے ہیں۔ میں ملتان کے اندر سراجی پڑھتا تھا۔وہاں ہمارے نیک استاذ ''امر تعبدی'' کا معنی بیان کرنے لگے کہ تعبدی ''عبد'' سے ہے اور عبد کا معنی ہے غلام۔مطلب یہ ہوا کہ وہ ہیں آقا ہم ہیں غلام وہ جو فرمائیں سر آنکھوں پر کہ جیسے غلام اپنے آقا کے ہر فرمان کو مانتا ہے چاہے اس کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے کیونکہ غلام کا کام ماننا ہوتا ہے تو اللہ مالک الملک ہے ہم ان کے غلام ہیں۔ان کے ہر فرمان کو سینے سے لگانا ہے چاہے سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔

حضور ﷺ کا عقل کل ہونا

ہمارے حضرت مولانا سعد صاحب ہندوستان والے انہوں نے یہ بیان فرمایا تفسیر مظہری کے حوالے سے کہ اللہ نے عقل کے سو حصے کئے ہیں۔فرمایا اس میں سے ننانوے ۹۹ حصے حضور ﷺ کی ذات گرامی کو عطاء فرمائے۔گویا کہ آپ ﷺ عقل کُل ہیں اور عقل کا ایک حصہ پوری دنیا پر تقسیم کیا۔

ایک صاحب کا اشکال اور اس کا جواب

ایک صاحب کہنے لگے کہ میری عقل میں یہ بات نہیں آتی......؟

ہمارے دوسرے بھائی کہنے لگے کہ تیری عقل ہے کتنی کہ تیری عقل میں یہ بات آجائے......؟

حضرت بڑے استاذ جی فرما رہے تھے کہ جہاں ہمارے حواس کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے ہماری عقل کی ابتداء ہوتی ہے اور جہاں ہماری عقل کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے وحی کی ابتداء ہوتی ہے۔یاد رکھنا! بالکل بجا فرمایا۔ ہمارے حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب رائیونڈ امتحانات کے لئے تشریف لاتے ہیں تو سب کو مدرسہ میں جمع فرماتے ہیں۔الحمدللہ!

حضرت مولانا مفتی حسن صاحب مدظلہ العالیہ کے والد گرامی کا پڑھائی کا عرصہ

میں آپ کو عرض کروں کہ حضرت والد صاحب کا پڑھائی کا عرصہ چالیس سال ہے۔شاید میں نے آپ کو یہ واقعہ سنایا بھی ہو۔ ہمارے دادا جی تھے۔اللہ ان کو غریق رحمت فرمائیں۔حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے ہی وہ لگے ہیں۔میوات میں تھے۔میاں جی کے نام سے مشہور تھے۔رائیونڈ کی ابتداء میں تھے۔

حضرت مولانا حسن صاحب کی حاجی عبدالوہاب صاحب سے ملاقات

اس مرتبہ حاجی صاحب بیان کررہے تھے تو فرمایا کہ میاں جی کا پوتا ہے۔لیکن مجھے ملنے نہیں آتا۔ملا تو میں پہلے بھی تھا لیکن اپنا تعارف نہیں کروایا تھا۔بس اللہ قبول فرمائے تعارف کی کیا ضرورت ہے تو جب حضرت نے فرمایا کہ مجھے ملا نہیں تو پھر میں شام ہی کو فوراً ملنے پہنچا۔تھوڑا سا میں نے تعارف کروایا اور پھر ساتھ ہی طلباء تھے۔انہوں نے تعارف کروایا...... انہوں نے پھر ذرا زور سا طمانچہ مارا...... پھر بڑی محبت سے الحمد اللہ اپنے پاس بٹھایا فرمانے لگے کہ آپ کے جو دادا تھے۔وہ ذاکر بہت تھے۔اللہ اللہ بہت کرتے تھے تو میں انہیں ملنے آتا تھا۔

حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا میاں جی کو تبلیغ میں لگانا

ہماری پھوپھی جان ہندستان میں ہوتی ہے کہنے لگی کہ حضرت جی ہمارے ہاں گھر تشریف لائے اور دادی صاحبہ کو فرمایا کہ میاں جی کو تبلیغ کے کام سے نہ روکنا۔بس ان کا مزاج ایسا ہو گیا بزرگوں کی توجہ سے کہ جماعت آتی کھیت میں ہل چلا رہے ہوتے تھے۔ہل کو وہیں چھوڑتے اور جماعت کے ساتھ چل پڑتے۔

مولانا مفتی حسن صاحب کے والد گرامی کا طالب علمی کا زمانہ

تو بس ان کی برکت سے حضرت والد صاحب گئے۔والد صاحب پر پڑھنے کا غلبہ بہت تھا۔طبعیت بالکل سیدھی سادھی تھی اور قرآن پاک کے پکے حافظ تھے۔میں نے پوری زندگی قرآن پاک ان کو ناظرہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔سوائے ایک مرتبہ کے۔مجھے کچھ یاد پڑھتا ہے ورنہ ہمیشہ زبانی پڑھتے تھے۔خیر المدارس میں پڑھتے رہے۔حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک صاحب کے حوالے کر دیا کہ ذرا ان کا خیال رکھنا بس وہ نظر شفقت رکھتے تھے۔پھر حضرت والد صاحب کے استاذ اپنے گاؤں اٹک چلے گئے تو والد صاحب فرمانے لگے کہ بیٹا مجھے پڑھنا ہے میرے لئے کوئی مدرسہ تلاش کرو تو میں نے چوبرجی والے مدرسہ جامعہ محمدیہ میں حضرت والد صاحب کو خود داخل کروایا۔میں نے تو تھوڑا بہت تکرار کروانا شروع کر دیا لیکن وہ تو پڑھتے تھے۔لیکن میں نے دیکھا کہ کتاب کو کبھی لٹکا کر نہیں چلتے تھے۔ہمیشہ اپنے سینے سے لگا کر رکھتے تھے۔حالانکہ بیماری بھی تھی لیکن کمزوری بھی تھی۔لیکن بس یہ تھا کہ کتاب کو اپنے سینے سے لگا کر رکھتے تھے۔

تو میرے عزیز! کوشش یہ ہو کہ کتاب اپنی نشست سے اوپر ہو۔میں نے حضرت صوفی سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو بھی دیکھا کہ حضرت مسجد میں تشریف لاتے تو اپنا رومال نیچے جھک کر رکھتے۔اوپر سے پھینکتے نہیں تھے۔جتنا بھی ان شاء اللہ ادب ہوگا اتنا ہی ان شاء اللہ نورانیت اور برکت ہوگی۔الحمد للہ۔اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے تو میں عرض کر رہا تھا کہ دین ماننے کا نام ہے۔

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو

ہمارے لاہور میں چوبرجی کے قریب میانی قبرستان ہے۔ اس میں حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر ہے۔ اب ان کے باغ سے پردہ اٹھایا گیا ہے یا نہیں اٹھایا گیا۔ ہمارے حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اللہ کی توفیق سے بندہ ان کے غسل میں شریک تھا۔ ان کے دفن میں شریک رہا۔ ہمارے مدرسے جامعہ محمدیہ کے طلباء نے بھی ان کے دفن وکفن کا انتظام کیا۔ کیونکہ قریب تھے۔ بھائی حسین اس وقت طالب علم تھے اب استاد ہیں جامعہ مدنیہ میں۔ انہوں نے حضرت استاد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتارا تو ہمارے جامعہ اشرفیہ کے ایک نیک استاذ وہاں دوسرے دن ایک دیوار بنا رہے تھے۔ دیوار راستے میں پڑتی تھی تو راستے کی کھدائی کے وقت حضرت کی قبر سے ایک اینٹ ہٹی اس سے ایسی خوشبو شروع ہوئی کہ پورے اَحاطے کو خوشبو سے معطر کر دیا۔ عجیب اللہ کی شان ہے۔

حضرت شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر حاضری

اگلا دن جمعہ کا تھا تو مجھے جمعہ کے دن اطلاع ملی میں نے کہا کہ جمعہ کی نماز پڑھ کر جاؤں گا میں گیا تو حضرت کی قبر سے وہ خوشبو شروع تھی۔ میں گھر جا رہا تھا تو میں نے تھوڑی سی مٹی اٹھا لی۔ پھر مجھے خیال آیا کہ بغیر اجازت کے اٹھائی ہے شاید یہ مناسب نہیں ہے پھر میں نے دوبارہ قبر پر ڈال دی۔ لیکن پھر بھی ہاتھ کے ساتھ تھوڑی سی رہ گئی۔ پھر بعد میں حضرت نے خواب میں اجازت بھی عطا فرما دی کہ اٹھا لو جتنی اٹھانی ہے۔ اب وہ تھوڑی سی مٹی میری جیب میں تھی۔ اب میں مغرب کی نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں گیا تو میرا چھوٹا بھائی کہنے لگا کہ آج آپ نے کونسی خوشبو لگائی ہے؟ تو میں نے کہا کوئی خوشبو تو نہیں لگائی۔ بس وہ حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی مٹی ہے۔ بس وہ کچھ میرے پاس تھی۔ اس کی خوشبو آ رہی ہے۔

شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے چالیس قسم کی خوشبو

اتنی خوشبو بھائی حسین کہنے لگے کہ رات کو تہجد کے وقت جدھر سے مٹی اٹھاتے ادھر سے نئی خوشبو آتی اور فرمایا کہ چالیس ۴۰ قسم کی خوشبو تو میں نے سونگھی ہے۔ عجیب اللہ کی شان ہے۔ یقین ہوا کہ جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر جنت۔ جہنم بھی میرے سامنے آجائے تو میرے ایمان میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ حضور ﷺ نے فرما دیا بس برحق ہے۔ الحمدللہ تو یہ ایمان بالغیب ہے۔ اللہ نے پردہ ڈال رکھا ہے۔ میں آپ کو عرض کروں کہ اگر اللہ یہ پردہ اٹھا دیں تو یہ تبلیغی جماعت والے بھائیوں کو محنت کی ضرورت نہ رہے پھر تو سارے سال کے لئے چلے کے لئے خود بخود چلے جائیں گے۔

دشت لیلیٰ کے شہداء کا قبرستان

آپ کو معلوم ہوگا کہ دشت لیلیٰ میں کچھ طلباء کو شہید کیا گیا تو امیر المومنین حضرت مولانا عمر صاحب مدظلہ العالیہ (اللہ ان بزرگوں کی عمر میں برکت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سب کی حفاظت فرمائے۔ دین کے جتنے بھی شعبے ہیں وہ سب اپنے ہی ہیں۔ ہمارے حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ایک جملہ فرماتے تھے کہ دین کا خادم دین کی

خدمت کرنے والوں کو اپنا رفیق سمجھے فریق نہ سمجھے۔ تعلیم ہے۔ تبلیغ ہے۔ جہاد ہے۔ اللہ نے سب کو باقی رکھنا ہے۔ ایک کام میں اللہ نے ہمیں لگا رکھا ہے اور دوسرے بھائی دوسرے کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ اگر ہم ان کے ساتھ شریک نہیں ہو سکتے تو کم از کم محبت تو رکھیں محبت کی برکت سے ہمارا اس کام میں حصہ پڑھ جائے گا۔ ''المرء مع من احب'' ہمارے اکابر حضرات نے دین کے سب شعبوں کی حفاظت کی ہے۔ یہ عجیب اللہ کی رحمت کا سلسلہ ہے) تو ان طلباء کو حضرت امیر المومنین کے حکم سے قندھار میں ایک علیحدہ قبرستان میں دفن کیا گیا۔

شہدائے دشت لیلیٰ کی قبروں سے قرآن کی آواز

تو حضرت مولانا یعقوب حسن صاحب فرمانے لگے کہ ہم جب وہاں گئے تو قریب بستی والوں سے پوچھا کہ ان شہداء کے بارے میں کوئی خاص بات بتائیں تو انہوں نے بتایا کہ قبرستان کے بارے میں خاص بات یہ ہے کہ رات کو ان قبروں سے قرآن پڑھنے کی آواز آتی ہے تو حضور ﷺ کے فرمان میں کوئی شک نہیں ''انما القبر روضۃ من ریاض الجنۃ''

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو

حضرت مولانا زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ فرمانے لگے کہ ایک ہزار سال کی تاریخ میں یہ بات ملتی ہے کہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے اب تک خوشبو آ رہی ہے۔ ہمارے ایک بزرگ تھے فرمانے لگے کہ ہم وہاں پر گئے تو ہمیں تہجد کے وقت حضرت کی قبر پر لے جایا گیا اس وقت بھی خوشبو آ رہی تھی۔ ساری زندگی کام جو خوشبو والا کیا ہے تو کیوں خوشبو نہ آئے گی۔

علماء، صلحاء، غوث اور ابدال کی حیثیت حضور ﷺ کی خاک کے مقابلے میں

میرے عزیزو! یاد رکھنا اگر تمام امت کے گزرے ہوئے اور آنے والے علماء اور صلحاء کو اور غوث اور ابدال کو جمع کر لیا جائے تو حضور ﷺ کی خاک کے کروڑوں ذرّے کئے جائیں تو پھر بھی یہ سب مل کر ایک ذرہ کے برابر نہیں ہوں گے۔ اللہ نے جب ان غلاموں کو یہ مقام عطا فرمایا ہے کہ ان کی قبروں سے خوشبو آ رہی ہے۔ جنت کے باغ نظر آ رہے ہیں تو اب آپ بتاؤ کہ حضور ﷺ کے روضہ کی کیا شان ہوگی۔ جن پر اللہ کی ہر وقت رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے بارے میں گمان

الانبیآء احیاء فی قبورھم یصلون (الحدیث) ''ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون (الآیۃ) '' کہ جو اللہ کے راستے میں شہید ہو جائیں تو ان کو زبان سے مردہ نہ کہو۔ پھر دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا: ''ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتاً (الایۃ) '' کہ دل میں بھی انہیں مردہ نہ کہو (یعنی تم گمان بھی نہ کرو جو اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے)

بعض لوگ ہوتے ہیں زبان سے تو حیاتی ہوتے ہیں لیکن دماغ سے مماتی ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ نے فرمایا کہ ان کو مردہ تصور بھی نہ کرو اب میں آپ کو عرض کروں کہ اگر ایک آدمی طبعی موت میں فوت ہو جائے تو اس کی موت

کے بعد والی زندگی میں پھر بھی شبہ ہوتا ہے۔ لیکن ایک آدمی اللہ کے راستے میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے تو دماغ تو یہی کہے گا کہ یہ زندہ نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ تم زبان کو بھی بند رکھنا اور دماغ کو بھی بند رکھنا اب یہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی حیات کہاں سے ثابت ہے؟ میں نے یہ کہا کہ یہ غلاموں کی حیات دلیل ہے۔ آقا مدنی سرور دو عالم ﷺ کی حیات پر۔ جو منعم علیہم ہیں۔

مُنعم علیہم چار طبقے

منعم علیہم چار طبقے ہیں: (۱) سب سے پہلے انبیاء ہیں، (۲) پھر صدیقین، (۳) تیسرے نمبر پر شہداء ہیں اور (۴) چوتھے نمبر پر صالحین ہیں۔

استدلال کے چار طریقے

ہم نے اپنے اساتذہ کی خدمت میں پڑھا ہے کہ استدلال کے چار طریقے ہیں۔

(۱) عبارۃ النص (۲) اشارۃ النص (۳) دلالۃ النص (۴) اقتضاء النص

فرمایا ان میں سے جو تیسری دلیل ہے۔ دلالۃ النص اس کو تین سال کا بچہ بھی سمجھ سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں کوئی اجتہاد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ صرف زبان جاننے کا مقام ہوتا ہے۔ اب آپ بتاؤ کہ والد کو گالی دینا۔ مارنا حرام ہے اور یہ قرآن سے ثابت ہے۔ اب آپ ایک چھوٹے بچے سے کہیں کہ اے میرے بیٹے اپنے والدین کو اُف بھی نہیں کرنی۔ اُوں اُوں بھی نہیں کرنی۔ اب بچہ کیا سمجھے گا کہ میں کشتی کر سکتا ہوں۔ نہیں نہیں۔ جب وہ سمجھے گا کہ جب میں اُوں نہیں کر سکتا تو اپنے والدین کو گالی دینا اور مارنا تو بطریق اولیٰ حرام ہے والدین کافر ہی کیوں نہ ہوں۔ ان کا ادب واحترام ضروری ہے۔

حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کا احترامِ والدہ

حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ نے اسلام کی دولت سے منور کیا لیکن حضرت کی والدہ سکھ تھی تو حضرت جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی چھوٹی بچی رو رہی تھی تو ان کی والدہ بچی کو اٹھائے ہوئے آئی یہ خطبہ دے رہے تھے۔ پیچھے سے ذرا تھپڑ مارا حالانکہ خطبہ دے رہے ہیں لیکن تمام مجمع کو خطاب کر کے فرمایا کہ یہ میری والدہ صاحبہ ہے۔ والدہ صاحبہ بس اتنا کہا۔

بعض دفعہ والدین اگر طبیعت کے خلاف کوئی بات کہہ دیں تو بس یہ ہے کہ جھک جاؤ۔ یا تھوڑی دیر کے لئے مجلس سے علیحدہ ہو جاؤ۔ لیکن ان کے سامنے کچھ کہنا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق نصیب فرمائے تو اب آپ بتاؤ کہ حکم یہ ہے کہ اُف بھی نہ کہو تو یہ تین سال کا بچہ سمجھ رہا ہے تو جب اُف بھی نہیں کہہ سکتے تو سبّ وشتم تو بطریق اولیٰ نہیں کر سکتے تو اب آپ بتاؤ کہ اگر آپ بچے کو کہیں کہ منعم علیہم چار طبقے ہیں۔

(۱) انبیاء (۲) صدیقین (۳) شہداء (۴) صالحین

پھر آپ اس کو بتائیں کہ یہ جو تیسرے نمبر کا طبقہ ہے اس کو یہ انعام ملے گا تو اب وہ بچہ سمجھ جائے گا کہ جب تیسرے طبقے والے کو یہ انعام مل رہا ہے تو پہلے دو نمبروں کو تو بطریق اولیٰ ملے گا۔ ان کی حیات تو ان سے بھی اعلیٰ وارفع ہوگی۔ حضور ﷺ کے روضے کی بہت بڑی شان ہے۔

جنت البقیع میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی قبروں پر حاضری

کوشش کرتا ہوں کہ صبح کی نماز حرم میں ہی ادا کرلوں۔ پھر سلام عرض کرلوں۔ آج تو الحمد للہ جنت البقیع میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی خدمت میں بھی حاضری نصیب ہوئی۔ یہ تو نور سے بھرا ہوا ہے۔ یہ تو المدینہ المنورہ ہے اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ بس اس نیک عقیدہ پر قائم رہنا ہے کہ حضور ﷺ اپنی قبر مبارک میں حیات ہیں۔

عالم برزخ کی تعریف

تفسیر کبیر میں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی عجیب بات فرمائی کہ عالم برزخ کسے کہتے ہیں۔ میرے عزیز! ایک بات یادرکھنا کہ ہمارے استاذوں نے ایک عجیب بات ارشاد فرمائی کہ عالم برزخ کہتے ہیں۔ موت سے لے کر قیامت تک کے انتظار کو برزخ کہتے ہیں۔ اب اگر کسی کو قبر مل جائے تو یہی اس کے لئے برزخ ہے۔ پردہ ہے اور جو دریا میں غرق ہو جائے تو وہ اس کے لئے برزخ ہے۔ وہ اس کے لئے جہاں بن جائے گا۔ پہاڑ کے اندر لاش کو جلا کر اس کے اجزاء کو بکھیر دیا جائے۔ وہ اس کیلئے پردے کا جہاں بن جائے گا

عالم برزخ کی مثال

عالم برزخ عالم خواب کی طرح ہے۔ مثلاً آپ نے رضائی لے رکھی ہے بالخصوص سردیوں کے زمانے میں۔ جیسے میں آج آیا تو بھائی رضا نے رضائی لی ہوئی تھی تو وہ شکل تقریباً قبر کی سی بن جاتی ہے۔ میں پاکستان میں مثال دیتا رہتا ہوں کہ اگر آپ جامعہ مدنیہ سے رائیونڈ بھی چلے جائیں تو آپ کو رائیونڈ پہنچنے میں کوئی پندرہ منٹ لگ جائیں گے۔ لیکن اگر ایک لمحے کے لئے آنکھ لگی تو آپ مکہ و مدینہ پہنچ سکتے ہیں۔ اللہ خوش نصیبی نصیب فرمائے۔ عالم برزخ میں جانے کے لئے کوئی جہاز۔ کوئی ٹکٹ لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ عالم خواب اتنا وسیع ہے کہ یہاں رضائی کے اندر مکہ و مدینہ نظر آرہا ہے اتنا وسیع ہے۔

علامہ انورشاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا قبر کے بارے میں ارشاد

علامہ انورشاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ دیکھنے والے کو تو یہ قبر گڑھا نظر آتا ہے۔ اس کو ایک بالکل دوسرا جہاں نظر آرہا ہوتا ہے۔ ہاں! اللہ عالم بالا کو اس کے اوپر منکشف کر دیتے ہیں۔ بعض سے ثواب کا پردہ اٹھاتے ہیں اور بعض سے عذاب کا پردہ بھی اٹھادیتے ہیں۔ ثواب کی مثال تو میں نے دی ہے۔ اب عذاب کا پردہ اٹھایا گیا۔

علماء کرام کا دورہ

وہاں پاکستان میں دورے میں علماء کا سلسلہ ہوتا ہے۔ اللہ کی توفیق سے ہوتا ہے۔ الحمد للہ۔ اللہ قبول فرمائے اساتذہ کی شفقت ہوتی ہے۔ میں آپ کو عرض کروں کہ ہم آپس میں بیٹھ کر تکرار کرتے ہیں۔ بس آپ لوگ مقبول ہیں۔ بس آپ لوگ تو محتاج نہیں ہیں۔ یہ خدمت اس نیت سے ہے کہ حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔ ہمارے اساتذہ بڑے مخلص ہیں۔ یہ تو اللہ نے علماء دیوبند کو ورثے میں عطاء کر رکھا ہے۔ الحمد للہ۔ دوسرے لوگ ہیں ان کے پاس یہ عمارتیں ہیں۔ لیکن یہ روشنی نہیں ہے۔ یہ اللہ نے علماء دیوبند کے روحانی فرزندوں کو عطاء کر رکھی ہے۔ بات ذرا بڑھ گئی۔

حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک محبت بھرا شعر جو مدینہ منورہ کی عظمت کی ایک جھلک پیش کرتا ہے:

ہم نے مانا کہ جنت بہت ہے حسین ۔۔۔ چھوڑ کر ہم مدینہ نہ جائیں کہیں
کیونکہ جنت میں سب ہے مدینہ نہیں ۔۔۔ اور جنت مدینے میں موجود ہے

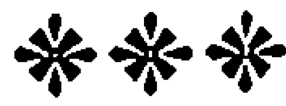
الصرف العزیز کا ایصال ثواب

یہ الصرف العزیز ہے۔ یہ حضور ﷺ کے ایصال ثواب کے لئے ہے؛ سات سال ہو گئے اس کو لکھے ہوئے بس جب سے یہ چھپی ہے تو اس وقت سے اللہ تعالیٰ اپنے گھر بلا رہے ہیں۔ ویسے بظاہر کوئی انتظام نہیں ہوتا اللہ اپنی رحمت سے بلا لیتے ہیں۔ اگر ایک گردان بھی یاد کریں گے تو حضور ﷺ کی روح کو ٹھنڈک پہنچے گی۔

واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

***

تیسرا بیان پاکستان میں عقیدہ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر



نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، امابعد: فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

میں مدرسہ صولتیہ میں بیٹھا ہوا تھا تو وہاں کے شیخ الحدیث فرمانے لگے کہ دکتور اپنے آپ کو ڈاکٹر لکھتے ہیں۔ پھر حضرت فرمانے لگے کہ بڑے بڑے اکابرین مثلاً تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ان دکتوروں کی کیا حیثیت ہے۔ یہ جو ہمارا چٹائیوں والا سلسلہ ہے ان میں بڑی برکت ہے۔ بس یہ سمجھیں کہ یہ گہرائی (عمق) اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے۔

سعودی عرب کے ایک عالم کا پاکستان کے مدارس کے بارے میں تاثر

ایک مولانا صاحب سعودی عرب والے فرمانے لگے کہ وہاں پاکستان میں مدارس کا ماحول بڑا ہے۔ اب صحیح مسئلہ بتانے والا مشکل ہے۔ یہاں مدارس کا ٹوٹا پھوٹا ماحول ہے۔ اللہ پاک نے رکھا ہے۔ اس میں اللہ پاک نے بہت برکت رکھی ہے۔ ہندوستان، سعودی عرب میں بیچارے علماء کرام ہیں۔ لیکن بالکل پابند ہیں۔ وہ تو کھل کر امریکہ کے خلاف بددعا بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن کوشش کرتے ہیں۔ بہرحال پھر بھی پریشان ہیں پھر بھی بعض اہل حق کر دیتے ہیں۔ جیسے علی بن عبدالرحمن حذیفی۔

مسجد نبوی ﷺ کے امام علی بن عبدالرحمن کی شخصیت

علی بن عبدالرحمن حذیفی کی ہم نے زیارت کی وہ عجیب شخصیت ہیں۔ مسجد نبوی کے امام ہیں۔ قرآن آپ ان کے پیچھے سنیں عجیب سرور نصیب ہوتا ہے۔ جہری نماز تقریباً وہی پڑھاتے ہیں۔ سراً بھی پڑھاتے ہیں۔ ساتھ گنبد خضراء ہے۔ حضور ﷺ کی مبارک محبت کی عجیب وہاں لذت محسوس ہوتی ہے عجیب اللہ کی رحمت ہے۔ میرے گھر اور منبر کے درمیان یہ حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اللہ پاک وہ نسبت عطاء فرمائے۔

''المہند علی المفند'' میں اکابر علماء دیوبند کا عقیدہ

''المہند علی المفند'' میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ کہ جسد اطہر کے ساتھ زمین کا جو ٹکڑا لگا ہوا ہے۔ خانہ کعبہ سے افضل ہے۔ عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے۔ اللہ پاک کا عرش موجود ہے۔ لیکن وہ ایک مشابہ میں ہے یہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ اللہ پاک اس پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ اللہ پاک تو مکان سے پاک ہے۔ اس لئے وہ آیت مشابہ میں ہے۔ چنانچہ ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا (تو اس نے کہا) تو عرض کیا کہ آپ تو بہت خوش نصیب ہیں کہ اللہ پاک کا قُرب آپ کو نصیب ہے۔ اگر مسئلہ کو سمجھنے کی کوشش کریں تو اللہ پاک سمجھا دیتا ہے۔ یہاں پر میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہمارے اکابر علماء دیوبند بلکہ اہل السنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''من صلی علیٰ عند قبری فقد سمعتہ و من صلی علیٰ غائبا فقد ابلغتہ'' جو شخص قریب سے مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو میں خود اس کو سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر سلام بھیجتا تو وہ مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔

حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا روضۂ اطہر پر سلام اور روضۂ اطہر سے اس کا جواب

حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ جب پہلی مرتبہ حج کے موقعے پر روضۂ اطہر پر حاضر ہوئے خود وہاں پر جا کر سلام پیش کیا: ''الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ'' اندر سے آواز آئی ''وعلیک السلام یا ولدی'' اُس وقت جتنے بھی لوگ وہاں خود موجود تھے سب نے وہ آواز سنی۔ وہاں لوگوں میں مشہور ہوا کہ ایک ہندی ہے جس نے روضۂ اطہر پر سلام پیش کیا تو اندر سے آواز آئی ''وعلیک السلام یا ولدی'' الحمد للہ اس مسئلہ کے حق ہونے میں کوئی شک نہیں۔

دیوبندیت کیا ہے؟

ہمارے اکابر دیوبند اگر اپنے آپ کو دیوبندی کہتے ہیں۔ دیوبند کیا ہے؟ وہ تو اہل السنت کی صحیح تشریح کا نام دیوبندیت ہے۔ اہل السنت کے جمیع عقیدے کے صحیح ہونے کا نام دیوبندیت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کچھ لوگ اس میں عقلی اشکالات کرتے ہیں۔ اشکالات کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

حضور ﷺ کا ادب

میں عرض کرتا ہوں۔ اگر اس زمانے میں یہ عقیدہ بھی رکھا جائے۔ ہم یہاں سے درود شریف پڑھتے ہیں اور حضور ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں سنتے ہیں تو یہ عقیدہ بھی کوئی خلاف العقل نہیں ہے۔ کیونکہ میں نے ایک دن روضۂ اطہر کے قریب سے فون کیا تو یہاں لاہور میں طلباء نے اٹھایا اب میں نے ان کی آواز سنی اور سب کی خیریت معلوم کی۔ اب آپ بتاؤ کہ وہاں سے کوئی تار آتی ہے۔ حالانکہ درمیان میں پہاڑ بھی ہیں۔ مشرق سے مغرب کا فاصلہ ہے۔ لیکن آواز صاف سنائی دے رہی ہے۔ لیکن یہ عقیدہ ادب کے خلاف ہے۔ کیونکہ وہاں حضور ﷺ کو دیوار کے پیچھے سے بلایا گیا تو رب نے ارشاد فرمایا: ''اکثرھم لا یعقلون'' اور ہم استغفر اللہ یہاں سے پکاریں۔ اس سے بڑی حماقت کیا ہوگی۔ اللہ پاک نے پوری زمین پر فرشتے علیہم السلام رکھے ہیں کہ جہاں سے بھی میرے پیارے پر درود

پڑھا جائے تو وہ فرشتے پورے ادب کے ساتھ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور قریب سے پڑھے تو حضور ﷺ خود سنتے ہیں۔

پشاور میں دارالعلوم دیوبند کی کانفرنس میں شرکت

دارالعلوم دیوبند کی پچھلے سال پشاور میں کانفرنس ہوئی۔ میں وہاں حاضر تھا۔ وہاں دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم نے بیان میں فرمایا کہ حضور ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں آرام فرما رہے ہیں۔ ایسا آرام ہے کہ اگر دور سے درود شریف پڑھا جائے تو حضور ﷺ تک پہنچایا جاتا ہے اور اگر قریب سے پڑھا جائے تو حضور ﷺ خود سنتے ہیں۔ یہ قبر ہے اس کو مٹی کا ایک گھڑھا نہ سمجھنا۔ یہ تو حدیث شریف میں آتا ہے کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گھڑھا۔

نواز بلوچ صاحب کی زبان سے عالم برزخ کی تعریف

ہمارے استاذ نواز بلوچ صاحب عالم برزخ کی تعریف کرتے ہیں کہ موت سے قیامت تک جو انتظار کا زمانہ ہے اس کو عالمِ برزخ کہتے ہیں۔

حضرت انورشاہ کشمیری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دو دوست

میں مدرسہ صولتیہ (مدینہ منورہ) میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہاں پر دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث عبدالحق قاسمی صاحب تشریف فرما تھے اور مولانا اسماعیل بہت بڑے مناظر ہیں اور حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی شاگردوں میں سے ہیں اور حضرت انورشاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے تھے۔ بڑی عمر تھی۔ کافی ضعیف تھے۔ تشریف لائے۔ انہوں نے پھر مجھے سنایا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میرے دو دوست ہیں۔

(۱) ایک بے وفا (۲) اور ایک باوفا

فرمایا کہ یہ علم میرا بے وفا دوست ہے۔ کبھی کبھی ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔ لیکن یہ جہالت تو باوفا ہے۔

حضرت انورشاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا حافظہ اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا دعویٰ

حضرت صاحب کو اللہ نے بے مثال اور بے نظیر حافظہ عطا فرمایا تھا۔ حضرت فرماتے تھے۔ یہ جتنے بھی علوم عربی ہیں یہ ختم ہو جائیں گے تو میں از سر نو لکھ سکتا ہوں لیکن چند کتابیں ایسی ہیں جن کو میں نہیں لکھ سکتا۔

۱...... ہدایہ: فرمانے لگے کہ میں ہدایہ کی چند سطریں بھی نہیں لکھ سکتا۔

صاحبِ ہدایہ رحمۃ اللہ علیہ کا کمال اخلاص

ہدایہ کے مقدمے میں لکھا ہے کہ میں نے بدایۃ المبتدی کی شرح لکھنی شروع کی لکھتے لکھتے اَسّی ۸۰ جلدیں ہو گئیں۔ فرمایا کہ مجھے اس میں لمبا پن محسوس ہوا تو پھر میں نے اپنے گھوڑے کی لگام کو پھیرا اور اَسّی ۸۰ جلدوں میں سے اس کا خلاصہ لکھا۔ حضرت والد صاحب فرماتے تھے کہ حضرت نے گیارہ سال میں لکھی کسی کو علم بھی نہیں تھا صبح کے وقت گھر سے کھانا اٹھا کر جاتے اور راستے میں کسی فقیر کو دے دیتے۔ کتنا اخلاص تھا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا شہادت کے وقت زیارتِ نبوت سے مشرف ہونا

مشہور واقعہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلوائیوں نے جب محاصرہ میں رکھا تو اسی دوران ان کو نیند آئی۔ خواب میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ روزہ رکھا ہوا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا یا عثمان! روزہ میرے ساتھ افطار کرنا ہے۔ جیسے ہی بیدار ہوئے فوراً وضو کیا اور قرآن پاک کی تلاوت شروع کر دی۔ جب ''فان اٰمنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا وان تولوا فانما هم فی شقاق (الایة)'' پر پہنچے بلوائیوں نے حملہ کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو وہیں شہید کر دیا۔ آپ بتاؤ کہ روزہ کہاں افطار کیا۔ حضور ﷺ کے ساتھ افطار کیا۔ یہ تو اللہ پاک کا بہت بڑا سلسلہ ہے۔ یہ تو اللہ پاک نے کچھ پردے ڈال رکھے ہیں۔ اللہ پاک کی رحمت ہے۔

(میرے عزیز! یہ عقیدہ رکھیں۔ یہ تمام انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ پوری امت کا اس پر اجماع ہے۔ اللہ پاک آپ کو لے جائے) روضۂ اطہر پر دیوانوں کا کس قدر ہجوم ہے۔ اللہ پاک آپ کو دکھائیں گے۔

آسمان اور زمین کی فضیلت کے بارے میں علماء کرام کا اختلاف

علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آسمان افضل ہے۔ یا زمین افضل ہے۔ کیونکہ وہاں گناہ نہیں ہوتا۔ بعض کہتے ہیں کہ زمین افضل ہے۔ لیکن اس بات میں تو اکثر کا اتفاق ہے کہ زمین کا وہ حصہ جو آپ ﷺ کے جسد اطہر کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ فرمایا کہ یہ خانہ کعبہ سے افضل ہے۔ یہ عرش معلّٰی سے افضل ہے۔ کیونکہ سب کی سب مخلوق ہے اور مخلوق میں اللہ پاک کی ذات کے بعد سب سے بڑا مقام حضور ﷺ کی ذات گرامی کا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی حیثیت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔ یا حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ افضل ہیں؟ (جو کہ تابعی ہیں) تو فرمایا کہ آپ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بات کرتے ہیں۔ فرمایا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جس گھوڑے پر بیٹھ کر حضور ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے ہیں۔ سفر میں شریک ہوئے ہیں۔ گھوڑا دوڑتا ہے تو دھول (خاک، مٹی) اڑتی ہے اور دھول ناک میں پہنچتی ہے۔ فرمایا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک کی دوڑ ھ وہ بھی عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے افضل ہے۔

فضیلت کی وجہ

پھر وجہ بیان کی کہ حضور ﷺ جب سانس لیتے تھے تو آپ ﷺ کی سانس کی ہوا اس گرد و غبار کے ساتھ ملتی تھی۔ فرمایا کہ سانس کی ہوا لینے کی وجہ سے وہ (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور بڑے بڑے غوث۔ قطب اور ابدال سے آگے نکل گئے۔ فرمایا کہ ان کی گرد و غبار کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے۔ جو حضور ﷺ کے مبارک وجودِ مسعود کے ساتھ چمٹی ہوئی ہے (یہ بہت بڑا اللہ پاک کی رحمت کا سلسلہ ہے)

حضور ﷺ کو روضۂ اقدس سے نکالنے کی ناکام سازش

نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں وہاں پر آپ ﷺ کے وجود مسعود تک پہنچنے کی کوشش کی گئی۔ وہاں پر باقاعدہ طور پر ایک مکان کرایہ پر لیا۔ سرنگ کھودنا شروع کی اور مٹکے رکھے ہوئے تھے۔ پس جو مٹی نکالتے تو اسے گڑھوں میں ڈال کر اُحد پہاڑ کے پاس پھینک دیتے اور وہاں سے پانی بھر کر لاتے اور لوگ یہ سمجھتے کہ پانی لینے کے لئے جاتے ہیں۔

نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کو حضور ﷺ کی زیارت

نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی کہ یہ لوگ یہاں تک پہنچنا چاہتے ہیں تو آپ (نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ) وہاں پہنچے۔ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کا خواب بالکل برحق اور سچ ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا اور کسی کو نہیں دیکھا۔

ایک آدمی کا حضور ﷺ کو خواب میں دیکھنا

حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ میں نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے۔ لیکن حضور ﷺ کی ڈاڑھی مبارک نہیں تھی۔ حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا تو اس آدمی کی اپنی ڈاڑھی نہیں تھی تو فرمایا کہ آپ نے اپنے چہرے کو آئینے میں دیکھا ہے۔ کیونکہ آپ کی ڈاڑھی نہیں ہے تو آپ کو حضور ﷺ کا ایسا ہی چہرہ مبارک نظر آئے گا۔ یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اس مبارک سنت پر عمل کرو گے تو تمھیں اپنی مبارک شکل کے اندر نظر آؤں گا تو یہ ڈاڑھی بھی مکمل ڈاڑھی ہو۔ بعض مرتبہ ابتداء میں ڈاڑھی نکلتی ہے تو وہ اس کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کو دبانا نہیں۔

یاد رکھنا! ہمارے حکیم صاحب فرماتے ہیں۔ یہ نورانی سبزہ ہے۔ اس کو تو بھائی جتنا بھی چاہو بڑھاؤ۔ کیونکہ یہ اللہ کا نور ہے تو جب نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ پہنچے (لمبا واقعہ ہے) بہرحال انہوں نے وہاں خیرات تقسیم کی۔ پوچھا اور ہے کہ نہیں؟ بہرحال وہ دو نہیں آئے۔ لوگ کہنے لگے کہ دو بزرگ نہیں آئے۔ باقی سب آئے ہیں۔ فرمایا کہ انہیں بلاؤ وہ کہاں ہیں درویش! تو حضور ﷺ نے جو خواب میں شکلیں دکھلائی تھیں۔ وہی شکلیں تھیں۔ آپ کہاں رہتے ہیں۔ کہنے لگے سامنے مکان میں۔ پھر نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ اس مکان میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ سرنگ کہ شکل پر ایک ٹاٹ بچھا ہوا ہے۔ اس کو اٹھا کر دیکھا تو سرنگ حضور ﷺ کے قدموں کے قریب پہنچ گئی تھی۔

نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کا آپ ﷺ کے قدمین کو بوسہ دینا اور روضۂ اقدس کے اردگرد دیوار بنانا

بعض روایات میں یہ ہے کہ آپ (نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ) نے بوسہ دیا آپ ﷺ کے قدمین مبارک کو۔ پھر باب السلام کے قریب ہی ان دونوں کی گردنیں اڑادی گئیں۔ پھر آپ ﷺ کے اردگرد زمین کی تہہ تک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنادی گئی۔ اب کوئی اندر داخل نہیں ہوسکتا۔

حضرت شیخین کے بارے میں ناکام سازش

ایسے ہی شیخین (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) کے وجود مبارک کو نکالنے آئے تھے۔ مدینہ کا جو امیر تھا ان کو انہوں نے اپنی باتوں میں لے لیا۔ مدینہ منورہ کے چوکیدار کو کہا کہ ان کو آنے دینا تو جو وہاں کے نگہبان تھے مسجد وغیرہ کے بند کرنے کے لئے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ چالیس ۴۰ کے قریب آدمی ہیں۔ سب نے کھودنے والی کدالیاں اٹھا رکھی ہیں تو چوکیدار نے جب دروازہ کھولا تو دیکھا کہ ان کا ارادہ غلط لگتا ہے۔ اب وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے تو وہ حضور ﷺ کی قبر کے پیچھے غالباً قدمین مبارک کے قریب آ کر اس نے بس رونا شروع کر دیا اور اللہ پاک سے دعا کی کہ اے باری تعالیٰ! آپ خود ہی حفاظت فرمائیں۔

یہ سلسلہ ایسا ہے کہ آپ ﷺ کا روضۂ مبارک مشرق کی جانب آتا ہے۔ اس سے ذرا آگے جائیں گے تو جنت البقیع کا قبرستان ہوگا۔ آپ ﷺ کا روضہ مبارک مسجد کے کونے میں ہے تو یہ جب روضۂ اطہر کے قریب ہوئے تو چالیس ۴۰ کے چالیس ۴۰ آدمی زمین میں دھنس گئے۔

میرے عزیز! یہ اللہ پاک کی رحمت کا بہت بڑا سلسلہ ہے۔ جو اللہ نے اتنا بڑا انتظام کیا ہے۔ یہاں پر ہستیاں موجود ہیں تب ہی تو اتنا بڑا انتظام ہے۔ کوئی غلط نظر کر کے تو دیکھے۔ دجال بھی آئے گا وہ بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔

میدان بدر کے راستے میں بئر روحا

اس مرتبہ اللہ پاک نے بہت مبارک جگہ دکھلائی۔ خاص طور پر میدان بدر۔ یہ مدینہ منورہ سے تقریباً ڈیڑھ سو ۱۵۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ راستے میں ایک بئر روحا آتا ہے جس کے بارے میں آتا ہے کہ ستر ۷۰ انبیاء کرام نے اس سے پانی پیا ہے اور آخر میں حضور ﷺ کی ذات گرامی نے اس سے پانی پیا ہے تو اللہ پاک نے اس کنوئیں پر حاضری کی توفیق عطا فرمائی۔ وہاں وضو کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ وہاں دعا بھی سب عزیزوں کے لئے کی۔

میدان بدر کے راستے میں بئر طلحہ

پھر بدر ہی کے راستے میں بئر طلحہ آتا ہے۔ بالکل وہی چودہ سو سال کے بعد ابھی بھی اس میں ڈول لٹکا ہوا ہے۔ وہاں کی بھی اللہ پاک نے توفیق عطا فرمائی۔ وہاں سے بھی پانی پیا وہاں سے پانی کھینچا اس کے بارے میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا ہے۔ (اللہ نے اپنی رحمت سے)

جنگ بدر میں حاضری

پھر آگے جہاں جنگ بدر ہوئی تھی۔ اس میدان میں اللہ تعالیٰ نے حاضری کی توفیق عطا فرمائی۔ پھر ''مسجد عریش'' جہاں آپ ﷺ کا مبارک خیمہ لگا تھا۔ (آپ ﷺ وہاں دعا مانگ رہے تھے۔ فرمایا کہ یہ مٹھی بھر جماعت اگر ختم ہو گئی تو پھر اس روئے زمین پر آپ کا نام لینے والا باقی نہیں رہے گا) اس جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے حاضر ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ سامنے وہاں میدان تھا۔ وہاں دائیں طرف جبل ملائکہ ہے۔ قرآن شریف میں آتا ہے فرشتے

نصرت کے لئے حاضر ہوتے تھے۔ وہاں بتلایا گیا یہ جو پہاڑ سامنے نظر آ رہے ہیں۔ یہ جبل ملائکہ ہے۔ اس پہاڑ پر فرشتے حاضر ہوتے تھے۔ ہمارے ساتھ قاری شاہ صاحب تھے۔ میں نے کہا کہ آپ مجھے بدر والا رکوع سنائیں پھر انہوں نے پورا رکوع سنایا ''لقد نصر کم اللہ ببدر و انتم اذلہ (الخ الایۃ) ''

دین کے لئے قربانی اور حضور ﷺ کا صحابہ رضی اللہ عنہم سے روّیہ

تو پھر وہاں جا کر میرے عزیز احساس ہوا کہ اس دین کے لئے بڑی قربانی لگی ہے۔ حضور ﷺ پر قربانی بس ختم ہے۔ اب ہمارے لئے کتنی سہولتیں ہیں ہر چیز عام کر دی گئی ہے۔ لیکن اس زمانے میں پتھریلی زمین۔ پھر آپ نے روایات میں سنا ہوگا کہ آپ ﷺ تشریف لے گئے۔ بدر کے میدان میں ایک ہی اونٹ تھا اس پر دو آدمی سوار ہوتے تھے تو پھر حضور ﷺ کے ساتھ دو صحابہ رضی اللہ عنہ اور تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت لبابہ رضی اللہ عنہ۔ پھر جب آپ ﷺ کی باری آتی صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے۔ ہم پیدل چلتے ہیں تو آپ ﷺ فرماتے جیسے تم محتاج ہو اللہ پاک کو راضی اور خوش کرنے میں ایسے ہی میں بھی محتاج ہوں۔ (کوئی دکھا سکتا ہے)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا غلام سے روّیہ

پھر یہی سنت ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس جاتے ہوئے زندہ کی۔ ایک غلام ساتھ ہے بس باری باری سوار ہوتے پھر جب بیت المقدس کے قریب پہنچے تو باری غلام کے سوار ہونے کی تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب پہنچے تو یہودیوں نے دیکھا کہ غلام اوپر سوار ہے تو کہا کہ ان کے اندر ہماری نشانی نہیں پائی جاتی اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتلایا کہ ہمارے امیر نہیں ہیں امیر تو وہ ہیں جنھوں نے مہار پکڑ رکھی ہے۔ پھر انہوں نے غور سے دیکھا تو کہا یہ لو چابی۔ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وہ پھٹا ہوا کُرتا دیکھا تو چابی حوالے کر دی۔

بتاؤ ذرا! کیا ہی اللہ پاک کی رحمت کا عجیب سلسلہ تھا۔

حضور ﷺ کا نور

میرے عزیزو! اللہ پاک کے دین کے لئے بہت بڑی قربانی لگی ہے تو آپ حضرات سمجھو کہ جو حضور ﷺ کے سینے اطہر سے نور نکلا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینوں کو چھوتے ہوئے آج آپ کے سینے میں داخل ہو رہا ہے تو پھر اس علم کی لاج رکھنی ہے۔ فائدہ والا علم وہ ہے کہ جس سے اللہ پاک کا خوف پیدا ہو جائے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضری کا خوف پیدا ہو جائے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا علم کیسا تھا۔ فرمایا کہ حضور ﷺ کے بس فیض صحبت کے ایک لمحے کی برکت سے ان کا سینہ منور ہو جاتا تھا۔ اس لئے لکھا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک مدا ایک سیر بھی خرچ کریں اور ہم احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کریں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک سیر کو نہیں پہنچ سکتے۔ کیونکہ اس میں اخلاص ہے، ریا کا شبہ ہی نہیں ہے۔ ان کا پورا رخ اللہ پاک کی طرف ہوتا تھا کہ یہ عمل میں خاص اللہ پاک کی رضا اور خوشنودی کے لئے کر رہا ہوں۔

اس گئے گزرے دور میں ہمیں اللہ پاک نے اور ہماری ٹوٹی پھوٹی صلاحیت کو اپنے دین کے لئے قبول فرمایا ہے۔ اس میں ہمارا کوئی کمال نہیں ہے۔ خاص اس کا فضل ہے۔

عذاب قبر کا منکر

میرے عزیزو! اس کا شکر یہ ہے کہ ہم اپنی صلاحیت کو اللہ کے دین کے لئے لگا دیں۔ اب بیچارے یہ لوگ ہیں۔ یہ بھی اب قبر کے عذاب کا انکار کر رہے ہیں۔ ایک سے تو میں نے خود سنا وہ کہتا ہے کہ اس قبر میں کچھ نہیں۔

اہل السنت والجماعت (دیوبند) کا عقیدہ

حالانکہ اہل السنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے، کہ عذاب قبر بالکل برحق اور سچ ہے ہمارے سامنے تو بالکل مشاہدے کے اندر ہے۔

شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت

اللہ پاک کا شکر ہے ہمارے طلبہ نے اللہ کی توفیق سے حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کفن کا انتظام کیا۔ ہمارے ایک ساتھی تھے امانت شاہ وغیرہ اور بھی ساتھی تھے، حضرت نے فرمایا تھا کہ کفن کا انتظام تم نے کرنا ہے (استاذ محترم) اللہ پاک نے سعادت نصیب فرمائی تو پھر طلباء نے ہی مل جل کر کفن کا انتظام کیا بلکہ ایک ساتھی تھے انہوں نے ہزار روپے دیے، بس حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو کا آنا اس بات کی دلیل ہے کہ ثواب قبر برحق ہے۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے۔

دلیل کی ضرورت

دلیل کی ضرورت وہاں ہوتی ہے۔ جہاں کسی کو نظر نہیں آتا وہاں بتلانا پڑتا ہے کہ سورج یہاں ہے جس کو سورج نظر آجائے وہاں دلیل پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ الحمد للہ! ہمیں اس مسئلے پر شرح صدر ہے۔ پچھلے سال کی بات ہے۔ رمضان المبارک میں کچھ ساتھی پشاور سے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بتلایا وہاں قریب ایک قبر تھی۔ اس میں کوٹنے کی آواز آرہی تھی۔ یہ تو اللہ پاک نے پردہ ڈال رکھا ہے۔ اللہ کی کتنی قدرت ہے کہ یہ پوری فضا آوازوں سے بھری ہوئی ہے۔ لیکن اللہ پاک نے پردہ ڈال رکھا ہے۔

اب ہمارے بھائی امجد فاروق صاحب موبائل کا بٹن دبائیں تو ٹی ٹی شروع ہو جائے گی۔ آخر وہ آواز پہنچ رہی ہے اسی راستے سے آرہی ہے۔ لیکن اللہ پاک نے ان سب پر پردہ ڈال رکھا ہے۔ اگر یہ پردہ نہ ہوتا تو ہم سارے یہ شور سن سن کر ڈورے (بہرے) ہو جاتے۔ یہ تو اللہ کا شکر ہے ورنہ یہ فون والے ہمیں کہاں چھوڑتے تو اللہ کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ جن اعراض پر پردہ ڈالنا مشکل ہے اللہ نے ان پر پردہ ڈال دیا ہے۔ اللہ کے لئے جواہر کے اوپر ذوات کے اوپر پردہ ڈالنا کیا مشکل ہے (اللہ کی رحمت سے) لہٰذا ہمارا یہی عقیدہ ہے (یاد رکھنا)

کل نفس ذائقۃ الموت کی تفسیر

''کل نفس ذائقۃ الموت'' کے تحت ایک مرتبہ خروج الروح من الجسد ہوتا ہے۔ روح جسم سے نکل جاتی ہے۔ پھر اس کے بعد اس کا تعلق قائم ہو جاتا ہے اور اس تعلق کی کمی کے اوپر بھی موت کا لفظ بولا جاتا ہے۔ اب دیکھو کہ نیند کے حالات میں بھی تعلق کم ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ''الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور'' اس پر بھی موت کا لفظ بولا گیا ہے تو ایسے ہی قبر کے اندر روح کا تعلق جسم کے ساتھ رہتا ہے۔

فلاسفہ کا عقیدہ

ہمارے قاضی صاحب نے درس دیا کہ دیکھو فلاسفہ کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ سورج چوتھے آسمان پر ہے۔لیکن چوتھے آسمان پر ہونے کے باوجود اس کی شعاعوں کا زمین کے ساتھ تعلق ہے۔اگر آپ بالٹی کے اندر پانی رکھیں تو وہ شعاعیں اس پانی کو گرم کر دیں گی ایسے ہی ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ نیک آدمی کی روح ''اعلیٰ علیین'' کے اندر موجود ہے۔العیاذ باللہ اگر فاسق فاجر ہو تو اس کی روح ''سجین'' کے اندر موجود ہے۔یہ جہنم کا ایک مقام ہے۔ایک دفتر ہے۔جہاں جہاں جسم ہوگا وہاں اس کے ساتھ روح کا تعلق قائم کر دیا جاتا ہے۔جس کی وجہ سے وہ عذاب اور ثواب کو محسوس کر سکے نہ کہ چل پھر سکے۔اگر چلنا شروع کر دے تو پھر سارے واپس آجائیں۔

مماتیوں کو دھوکہ

یہ ہمارے مماتی حضرات ہیں ان کو دھوکا اس لئے لگتا ہے کہ اگر ان کے ساتھ روح کا تعلق ہے تو یہ حرکت کیوں نہیں کرتے۔ہمیں نظر کیونکہ نہیں آتا۔ہم کہتے ہیں۔اللہ کے بندو اس کی مثال آپ یوں سمجھو کہ نیند کی حالت میں روح کا تعلق موت کے ساتھ ہے یا نہیں؟''الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا و الیہ النشور ''خواب کی حالت میں اچھی خواب بھی دیکھتا ہے اور ڈراؤنی بھی دیکھتا ہے۔ساتھ کوئی آدمی بیٹھا ہے۔اس کو کوئی پتہ نہیں چلتا اور بعض مرتبہ اس طرح ہو جاتا ہے کہ خواب والی حالت سے پردہ اٹھ جاتا ہے۔جو کچھ وہاں خواب میں کر رہا ہوتا ہے۔سب سن رہے ہوتے ہیں اور دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر منامی

جیسے ہمارے قاری محمد طیب صاحب (مہتمم دار العلوم دیوبند) کی ایک تقریر ہے۔جس کا نام ہے''تقریر منامی''نیند کی حالت میں تقریر ہے۔جیسے ہی آرام فرما ہوئے تقریر شروع کی گھر والوں نے فوراً ٹیپ ریکارڈ کا بٹن دبا دیا۔جیسا کہ خواب کہ اندر جتنی بھی کیفیات ہیں۔اللہ پاک نے ان پر پردہ ڈال رکھا ہے۔

برزخ کی حالت خاص نیند کے مشابہ

ایسے ہی برزخ کی حالت ہوتی ہے۔وہ بھی خاص نیند کے مشابہ ہوتی ہے۔جیسے کہ نیند کے اندر کسی کی فرح۔خوشی یا غمی کا تعلق بلاواسطہ روح کے ساتھ ہوتا ہے اور روح کے واسطے سے جسم کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔یاد رکھنا۔ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔

ہمارے استاذ حضرت مولانا امین صفدر اوکاڑوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے۔اگر یہ خوشی کا تعلق صرف روح کے ساتھ ہو تو پھر جسم کو غسل خانے میں جانے کی کیا ضرورت ہے۔اس لئے غسل کرنا پڑتا ہے جیسا کہ خواب کے اندر اثر پڑا ہے۔اس لئے بعض دفعہ اللہ یہ اثر مخفی رکھتا ہے اور بعض مرتبہ ظاہر فرماتا ہے۔ورنہ تعلق دونوں کے ساتھ ہوتا ہے۔کبھی انسان ڈراؤنا خواب دیکھتا ہے۔طبیعت گھبرائی ہوئی ہوتی ہے اور خوشی والا خواب دیکھتا ہے تو طبیعت خوش ہوتی ہے۔بس ایسے ہی اللہ پاک نے اس پر پردہ ڈال رکھا ہے۔ویسے یہاں رائیونڈ کے اجتماع میں

ہزاروں۔ لاکھوں لوگ رات کو سوتے ہوئے خواب دیکھتے ہیں۔ ایک ایک خواب پر اللہ نے پردہ ڈال رکھا ہے۔ اب یہ جہاں ہے دنیا ہے اب آپ اس کمرے سے باہر نہیں دیکھ سکتے۔ چھت سے باہر نہیں دیکھ سکتے۔ ایک منٹ آپ کی آنکھ لگے آپ عالم خواب میں داخل ہو جائیں گے وہاں جہاں اتنا وسیع ہے۔ آپ کو مکہ مکرمہ یہاں نظر آئے گا۔ وہ عرش معلیٰ آپ کو یہاں نظر آئے گا۔

عالم برزخ کی مشابہت عالم خواب سے

ایسے ہی عالم برزخ ایک دوسرا جہاں ہے۔ دنیا کے اندر ہوتے ہوئے بھی آپ دوسرے جہاں پہنچ جاتے ہیں۔ اگلے جہاں عذاب وثواب برحق ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ ہمارے اکابر علماء دیوبند جن کو اللہ نے ظاہری آنکھیں عطاء فرمائی ہیں اور باطنی بھی عطاء فرمائی ہیں۔ اس گئے گزرے دور میں اگر ایک آدمی راہ راست پر رہنا چاہتا ہے۔ اپنے اکابر کا پلہ پکڑ لے۔

حضرت شیخ سرفراز خان صفدر صاحبؒ کا اکابرین پر اعتماد

اس لئے ہمارے شیخ حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اپنے اکابر کا دامن نہ چھوڑنا مشاہدات بھی تو دلیل ہوتی ہیں۔ مقبولیت باطنہ تو سب کو حاصل ہے۔ لیکن جن کو اللہ پاک مقبولیت باطنہ عطاء فرماتے ہیں۔ ان سب کا عقیدہ یہ ہے۔ پھر آگے حضور ﷺ کی حیات طیبہ اس میں تو کوئی شک نہیں ہے۔

موجودہ زمانے میں عقیدہ

میں نے عرض کیا تھا کہ اگر اس زمانے میں یہ عقیدہ بھی رکھا جائے کہ اگر ہم یہاں سے درود شریف پڑھیں تو حضور ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں سماع فرماتے ہیں تو یہ عقیدہ بھی کوئی عقل کے خلاف نہیں ہے۔ الحمد للہ! میں کئی مرتبہ مسجد نبوی ﷺ کے قریب سے حضور ﷺ کا روضۂ اطہر میرے سامنے ہوتا اور میں وہاں قریب سے فون کرتا طلباء یہاں سنتے وہ میری بات سنتے اور میں ان کی بات سنتا۔

حضور ﷺ کا ادب

اللہ کے لئے کیا مشکل ہے کہ مشرق ومغرب کے اندر درود شریف پڑھا جائے تو اپنے محبوب کو سنوائے۔ کوئی مشکل نہیں لیکن یہ بات ادب کے خلاف ہے۔ اللہ پاک نے اپنے محبوب کے ادب کی پوری رعایت رکھی ہے۔ پوری زمین کو فرشتوں سے بھر دیا ہے۔ گویا جہاں کوئی درود شریف پڑھا جائے ہمارے محبوب ﷺ کی خدمت میں پہنچاؤ۔ یہ ہے آداب کی رعایت اور اللہ نے صرف حجرات کی دیوار کے پیچھے سے پکارنے پر فرمایا: ''ان الذین ینادون من وراء الحجرات اکثرھم لا یعقلون (الایۃ)'' وہ جو حجرات کے باہر سے حضور ﷺ کو بلا رہے ہیں۔ ان میں اکثر لاعقل ہیں۔ اس لئے آداب کی رعایت رکھی گئی ہے۔ اس عقیدے میں کوئی شک نہیں۔

دارالعلوم دیوبند کا عقیدہ

آج آپ دارالعلوم دیوبند خط لکھ کر بھیجیں آپ کو سب کا یہی عقیدہ ملے گا۔ سب کا عقیدہ یہی ہے۔

عقیدہ حیات النبی ﷺ سے محروم لوگوں کا حال

ہمارا واسطہ پڑا ہے جن لوگوں کا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ ان کی زبان میں سختی ہے، شدت ہے۔ گستاخی میں بہت آگے بڑھ جاتے ہیں۔ خطرہ ہوتا ہے کہ ایمان ہاتھ سے نہ نکل جائے۔ اللہ اپنی حفاظت میں رکھے۔

مولانا مفتی حسن صاحب کا وجدان حیات النبی ﷺ کے بارے میں

ہمیں اس عقیدے میں پورا شرح صدر ہے بالکل الحمد للہ۔ اللہ کی رحمت سے ہماری کتاب ''الصرف العزیز'' ہم نے اس کے اول و آخر میں درود شریف لکھا ہے۔ نام بھی حضور ﷺ کے ایصال ثواب کے لئے ہے۔ جب یہ کتاب چھپ کر آئی بس دل میں ایک خیال آیا یہ کتاب پکڑی۔ اول و آخر درُود شریف اس عقیدے سے پڑھا کہ آپ ﷺ تک یہ پہنچایا جاتا ہے اور پھر الحمد للہ فرشتوں سے یہ عرض کر دیا کہ درود شریف کے ساتھ یہ کتاب بھی پہنچانی ہے۔ ہاں (الحمد للہ) اور پھر اللہ پاک نے پہنچائی۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس وقت سے سات ۷ سال ہو گئے اللہ اپنے گھر بلا رہے ہیں۔ اللہ کی رحمت سے اور پھر وہاں سے کیا ملا۔ وہ تو خیر ہم بتا نہیں سکتے۔ بہر حال اللہ کا شکر ہے۔ اس کا فضل ہے۔ الحمد للہ یہ عقیدہ ہمارے سامنے ہے: ''کل نفس ذائقۃ الموت'' کے تحت یہ قانون ہر فردِ بشر کے اوپر جاری ہوتا ہے۔

حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی روح مبارک ان کے سینے اطہر کے اندر جمع کر دی گئی ہے۔ کتنی محبت سے دلیل پیش کی فرمایا کہ آپ ﷺ کی مبارک اور طیّب روح کو رکھنے کے لئے اللہ کی بارگاہ میں آپ ﷺ کے جسد اطہر سے بڑھ کر کوئی آلہ ظرف تھا ہی نہیں۔ پس یہ سمیٹ کر آپ ﷺ کے سینہ اطہر میں جمع کر دی گئی۔ میں اس عقیدے کو پوری محبت اور پورے جذبے سے بیان کرتا ہوں دورے میں طلباء مختلف مدارس سے آتے ہیں۔ ہمارے بعض طلباء بڑی عجیب شکل اختیار کرتے ہیں۔ پھسل جاتے ہیں۔

مولانا عاشق الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کا جلال

مولانا عاشق الٰہی رحمۃ اللہ علیہ جو ''زاد الطالبین'' کے مصنف ہیں۔ ایک سفر میں ہم حضرت کے پاؤں دبا رہے تھے۔ مسجد نبوی ﷺ کے باہر بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت تو بہت شدت فرماتے تھے۔ فرمایا کہ ان کو داخلہ کیوں دیتے ہو۔ لیکن بعض ساتھی نئے ہوتے ہیں چلو اللہ کرے وہ سمجھ جائیں۔ اس عقیدے میں کوئی شک نہیں ہے۔

مسجد نبوی ﷺ میں ایک ساتھی سے گفتگو اور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اکابر پر اعتماد

مسجد نبوی ﷺ میں ہماری ایک ساتھی سے بات چل پڑی اس موضوع پر۔ شاہ صاحب ہماری بات سن رہے تھے۔ کچھ تھوڑی سی ذرا ہماری آواز بھی اونچی ہو گئی تھی۔ شاہ صاحب سمجھ گئے تھے۔ پھر ہم نماز پڑھنے کے لئے جانے لگے تو شاہ صاحب نے لفٹ میں کھڑے ہو کر بس ایک جملہ ارشاد فرمایا کہ ''ہم تو لکیر کے فقیر ہیں'' ہمارے اکابر نے جو نقوش لکھ دیئے ہیں۔ ہم ان سے ایک انچ بھی ادھر ادھر ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

ہمارا عقیدہ اکابرین کے نقش قدم پر

الحمد للہ ہمارا وہی عقیدہ ہے۔ جو حضرت مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبد الحق اکوڑہ خٹک رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ۔ اتنی لمبی فہرست ہے کہ میں گنتے گنتے تھک جاؤں گا لیکن وہ ختم نہیں ہوگی حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ حضور ﷺ کے روضۂ اطہر پر جب پہلی مرتبہ حاضر ہوئے اور سلام پیش کیا تو جواب آیا: ''علیک السلام یا ولدی'' وہاں جتنے لوگ کھڑے ہوئے تھے۔ سب نے سنا اور وہاں یہ بات مشہور ہوگئی کہ ایک ہندی نوجوان نے سلام پیش کیا تو اندر سے آواز آئی۔

شیخ احمد رفاعی کا عجیب واقعہ

شیخ احمد رفاعی ۵۷۰ھ میں یہ واقعہ پیش آیا غالباً کہ انہوں نے سلام کیا تو اندر سے ہاتھ نمودار ہوا اور پھر سلام کیا۔ کہتے ہیں اس وقت جتنے بھی لوگ تھے۔ سب نے یہ واقعہ دیکھا چونکہ یہ بہت بڑی فضیلت تھی۔ بہت بڑی عظمت تھی۔ اللہ پاک نے عطاء فرمائی پھر وہیں لیٹ گئے۔ فرمایا کہ میرے اوپر سے گزرو کہیں طبیعت میں عجب پیدا نہ ہو جائے۔ بعض لوگ گزر گئے بعض لوگ نہیں گزرے ڈرتے ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو بزرگ کی اپنی کیفیت ہے۔ ہم کیوں اپنے آپ کو خطرے میں ڈالیں۔

ایک بزرگ کا واقعہ

ہمارے صوفی سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ایک بزرگ کا واقعہ بیان کیا ہے: کہ وہ مسجد نبوی ﷺ میں تشریف لائے۔ ابھی روزے پر حاضری نہیں ہوئی تھی۔ وہ دربان آیا دربان کہنے لگا ان کو خواب میں زیارت ہوئی کہ واپس چلے جاؤ۔ اگلے سال پھر آئے پھر فرمایا گیا ہے واپس چلے جاؤ۔ تیسری بار آئے تو پھر زیارت ہوئی تو ان سے فرمایا گیا کہ ان سے کہو کہ واپس چلے جاؤ۔ بڑے پریشان ہوئے دربان سے کہا کہ آئندہ آپ کو حضور ﷺ کی زیارت ہوئی تو حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کرنا کہ حضور ﷺ میری وہ کمی بیان کردی جائے۔ جس کی وجہ سے مجھے یہاں سے واپس کیا جا رہا ہے۔

اگلے سال پھر تشریف لائے۔ پھر دربان کو زیارت ہوئی کہ ان سے کہو کہ واپس چلے جاؤ۔ دربان نے عرض کی کہ حضور ﷺ وہ پوچھ رہے تھے کہ میری کوئی غلطی ہو اس پر مطلع کر دیا جائے اور استغفار کرلوں اس سے پھر حضور ﷺ نے فرمایا۔ نہیں نہیں ایسی بات نہیں ہے۔ فرمایا ان کے ساتھ ایک خصوصی تعلق ہے۔ اگر یہ میرے روضے کے اوپر سلام کریں تو میں روضے سے باہر نکل کر ان کے سلام کا جواب دوں۔ ان کو اپنے گلے سے لگالوں۔ ایسا تعلق ہے۔ یہ بات سنی غش کھا کر وہیں گر پڑے اور وہیں ان کا انتقال ہوگیا۔ حضور ﷺ کے قدموں میں پہنچ گئے۔ یاد رکھنا! اب بھی بعض مقربین ایسے ہیں جو براہ راست آپ ﷺ کی ذات گرامی سے مشورہ کرتے ہیں۔ معلوم نہیں ہیں۔

حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

ترجمان السنۃ کے مصنف رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ ایک آدمی ان سے ملنے کے لئے گیا۔ حضرت فرمانے لگے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ آپ ﷺ اپنے مہمانوں کی خود میزبانی فرماتے ہیں۔ خاص تو خاص رہے۔

بظاہر اس کو کوئی تردد سا محسوس ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ حضور ﷺ اپنے خاص مہمانوں کی خود میزبانی فرماتے ہیں۔ شاید مشکل سے محسوس ہوا ہو کہ بات ذرا ذہن میں نہیں آئی۔ فرمایا کہ اگر آپ کہیں تو میں قسم اٹھاؤں۔ حضرت نے پھر قسم اٹھا ہی دی۔ فرمایا میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے پھر وہ آدمی سمجھ گیا کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

عقیدہ حیات النبی ﷺ کی نسبت

یہ عقیدہ ایسا ہے کہ گنبد خضراء کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑنے کا اور یہ سمجھ لو کہ یہ ذریعہ ہے حضور ﷺ کی محبت والی نورانی روشنی اپنے سینے میں داخل کرنے کا۔ اس لئے آپ وہاں کے اہل عرب کی کتابیں پڑھ کر دیکھ لیں۔ آپ ﷺ کے روضۂ اطہر پر سلام پیش کیا جائے تو آپ ﷺ خود سنتے ہیں۔ مولانا عبداللہ بھکر والے فرماتے ہیں۔ اگر میں ہار بھی گیا تو میں سمجھوں گا کہ میں کمزور ہوں۔ ہمارے اکابر کا عقیدہ بالکل پکا اور سچا ہے۔

مولانا اشرف علی صاحب ان کو ایک آدمی کہنے لگا کہ فلاں آدمی بہت ہوشیار ہے وہ آپ کو قائل کرلے گا۔ فرمایا کہ قائل نہیں کرسکتا ہاں چپ کراسکتا ہے۔ ایک سوال کا جواب میرے علم میں نہیں ہے۔ چلو میں خاموش ہو جاؤں گا لیکن خاموش ہو جانے کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ پیچھے ہمارا گودام بھی خالی ہے پیچھے بہت کچھ رکھا ہے۔ اپنے بزرگوں کے ساتھ رابطہ رکھیں تو کوئی مشکل نہیں ہے۔ اسلئے عقیدہ یہ ہے کہ اپنے بڑوں کے ساتھ جڑے رہیں گے۔ حفاظت رہے گی۔ ان سے کنارہ کش ہوئے اپنی کوئی راہ بنائی تو پھر مشکل ہے۔ پھر خطرہ ہے۔ اللہ اپنی رحمت فرمائے۔

حضرت مولانا مفتی حسن صاحب مدظلہ العالی کا پہلا حج

میں جب پہلی مرتبہ حج کے سفر پر گیا تو صوفی صاحب نے بھی مجھے لکھا انھوں نے کچھ اشعار بنا رکھیں ہیں۔ اس میں بھی یہی تھا کہ میری طرف سے حضور ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنا میں جانے لگا تو ہماری یہ دیہات کی عورتیں ہوتی ہیں۔ بلکہ بعض ہماری رشتہ دار عورتیں وہ اپنے انداز میں کہنے لگیں کہ ہمارا سلام حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کرنا۔ یہ وہ محبت ہے جو اللہ نے ڈال رکھی ہے۔

میں جب پہلی مرتبہ حج کے لئے گیا تو کراچی سے ہو کر گیا تو حکیم اختر صاحب دامت وبرکاتھم العالیہ نے عرض کیا میرا بھی سلام پیش کرنا۔ بہت سے نیک بزرگ جنھوں نے فرمایا ہمارا بھی سلام پیش کرنا۔ اس لئے اس عقیدے میں کوئی شک نہیں ہے۔ صرف کتابوں سے ہی باتیں نہیں ملتیں۔ صحابہ ؓ کو جو کچھ ملا کتاب تو اس زمانے میں تھی ہی نہیں۔ حتی کہ قرآن پاک بھی نہیں لکھا گیا تھا۔ جو کچھ بھی ملا حضور ﷺ کے قدموں میں ملا اس لئے ان کا ایک ہی نام پڑا ہے صحابہ ؓ۔ ان کو جو کچھ ملا حضور ﷺ کی صحبت سے ملا اور کوئی نام ہی نہیں ہے۔ یہی نام ہے۔ اس لئے اس کی بڑی ضرورت ہے۔ اللہ اپنی حفاظت میں رکھے۔

یہ تو اللہ نے اپنی رحمت سے پردہ ڈال رکھا ہے۔ اس میں بہت بڑی حکمت ہے۔ اگر برزخ کے عذاب پر پردہ نہ ہو تو لوگ قبرستان جانا چھوڑ دیں۔ نیند کی حالت میں اگر اللہ پاک ہمارے خوابوں پر پردہ نہ ڈالیں تو کمرے میں سونا مشکل ہو جائے ہر ایک کے علیحدہ علیحدہ خواب ہوں گے اگر پردہ یوں اٹھ جائے۔ پھر تو بڑا مشکل ہو جائے۔ یہ تو اللہ کی حکمت ہے کہ اللہ نے ان پر پردہ ڈال کر ان کو مخفی رکھا ہے۔

روح کا جسم کے ساتھ تعلق

خلاصہ یہ ہے کہ نیک آدمی کی روح اعلیٰ علیین میں ہوتی ہے۔ وہاں سے روح کا تعلق جسم کے ساتھ قائم کر دیا جاتا ہے۔ اتنا تعلق جس کی وجہ سے وہ عذاب اور ثواب کو محسوس کر سکے۔ اگر کوئی قبرستان میں جائے اور قریب سے سلام کرے تو وہ سلام سنتے بھی ہیں اور سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔

ایصال ثواب کے بارے میں سوال اور اس کا جواب

ایصال ثواب یہ ایصال برحق ہے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ قبرستان میں جا کر ایصال ثواب کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جب گھر سے ثواب پہنچ جاتا ہے تو قبرستان میں جانے کی کیا ضرورت ہے؟ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا کہ جب بندہ قبرستان میں جا کر فاتحہ خوانی کرتا ہے تو یہ لفظ مجھے پورا یاد ہے ''مردے کو ذکر سے اُنس حاصل ہوتا ہے'' جب قریب جائیں گے تو وہ سنے گا مردے کو ذکر سے اُنس حاصل ہوگا اور حضرت نے فرمایا کہ یہ بات انبیاء کے ساتھ۔ اولیاء کے ساتھ خاص نہیں۔ بلکہ عام مؤمنین کا حال بھی یہی ہے کہ وہاں قبر پر جا کر ایصال ثواب کریں گے تو مُردے کو اس ذکر سے اُنس حاصل ہوگا۔

حضرت مولانا مفتی حسن صاحب مدظلہ العالیہ کا عقیدہ

میرا اپنا عقیدہ یہ ہے کہ میں سماع کا قائل ہوں ہمارے حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ مردے سنتے ہیں کہ نہیں تو حضرت نے فرمایا کہ مردے سنتے بھی ہیں اور سناتے بھی ہیں۔ کسی کے سننے والے کان ہوں۔ حضرت کے کان تھے۔

حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ عام مُردوں کے بارے میں

بیضاوی کے مقدمے میں لکھا ہے۔ فرمایا میں نے اپنے والد صاحب کی قبر سے کئی مرتبہ ''سورۃ الملک'' کی آواز سنی۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے حضرت صاحب کی آواز ہے۔ حضرت کے کان تھے اللہ نے ان کو وہ روحانی سماع عطا فرمائی ہوئی تھی۔ وہ قوت عطا فرمائی ہوئی تھی۔

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کا اعتدال پسند رویہ

ہمارے حضرت مولانا لدھیانوی صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا تو حضرت نے فرمایا چلو درمیانہ عقیدہ یہ رکھ لو کہ اللہ پاک سنانا چاہیں تو سنا سکتے ہیں اور نہ سنانا چاہیں تو نہ سنائیں۔ اس میں کیا حرج ہے بعض دفعہ تو زندوں میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ ہم یہاں بیٹھے ہیں بعض دفعہ توجہ نہیں ہوتی تو بات بالکل نہیں سنتے تو اللہ کی مہربانی سے ہے۔ مجمع میں تقریر ہو رہی ہے۔ کان کہیں اور لگے ہوئے ہیں تو ایک بات بھی پلے نہیں پڑتی۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بالکل ایسے قبر میں بھی یہ شکل پیش آسکتی ہے کہ اللہ پاک جس کو سنانا چاہیں سنا دیں اور نہ سنانا چاہیں تو نہ سنائیں۔ لیکن جو شہید ہے اس کے سننے میں تو کوئی اختلاف نہیں قبرستان میں جائیں سلام پیش کریں یہ تو نص سے یہ ثابت ہے۔

حیات النبی ﷺ کے متعلق کتاب کا عجیب واقعہ

''قبر کی زندگی'' ایک کتاب چھپی ہے مجھے مولانا احسن صاحب نے بتایا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کتاب کی چھپائی کے بارے میں ان کو پریشانی تھی۔ ایک آدمی کو خواب میں آپ ﷺ کی زیارت ہوئی کہ اس کتاب کو جلد شائع کیا جائے تو حضرت بڑے پریشان تھے تو پھر ہمارے جمیل الرحمن اختر صاحب ہیں لاہور میں انہوں نے اس کتاب کو شائع کیا حیات النبی ﷺ کے موضوع پر مدلل کتاب ہے آپ کو کسی قسم کا اشکال ہو کسی موضوع پر بھی مثلاً: قبر کسے کہتے ہیں؟ برزخ سے کیا مراد ہے؟ اس کتاب میں موجود ہے۔

مزید تفصیل کے لئے ''رحمت کائنات'' کتاب ہے اوپر لکھا ہے ''مقبول بارگاہ نبوی ﷺ'' عنوان یہ ہے۔

رحمت کائنات کتاب کا واقعہ

قاضی زاہد الحسینی شاہ صاحب یہ حضرت احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور خلیفہ ہیں۔ حضرت حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ حضرت کے خاص شاگرد تھے اور حضرت سے بیعت کا بھی تعلق تھا۔ یہ خود فرماتے ہیں۔ اس رحمت کائنات کتاب میں کہ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ یعنی ۱۹۵۷ء ایبٹ آباد میں اپنے سکونتی مکان پر شام کا کھانا کھا کر قبل نماز عشاء اپنی چارپائی پر لیٹا ہوا تھا۔ نیم خوابی کی حالت میں جمال رحمت دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے مضمون کو میں نئی ترتیب دے رہا ہوں۔ تاکہ اس کو انبیاء علیہم السلام کی مجلس میں پیش کروں۔ یہ کتاب رحمت کائنات بہت عمدہ ہے ماشاء اللہ

اللہ کی مہربانی سے میں نے واضح کیا کہ حیات الانبیاء کا مسئلہ اتنا واضح ہے۔ پوری امت کا اس پر اجماع ہے۔ دلائل آپ کو اس پر مل جائیں گے۔ ان دونوں کتابوں کے متعلق بشارتیں ہیں۔

عقیدہ حیات النبی ﷺ پر بزرگوں کی کتب

اور باقی مزید تفصیل کے لئے:

(۱) ''تسکین الصدور'' ہے۔ امام اہل السنت والجماعت شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی۔

(۲) ''مقام حیات'' ہے۔ حضرت علامہ خالد محمود صاحب دامت و برکاتہم العالیہ کی۔

(۳) ''آب حیات'' ہے۔ حضرت مولانا قاسم نانوتوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی۔

(۴) ''تسکین الاتقیاء'' ہے۔ حضرت مولانا محمد مکی کی۔

تسکین الاتقیاء مظفر گڑھ کے ہمارے مولانا محمد مکی کی کتاب ہے، ابھی تازہ چھپ کر آئی ہے۔ یہ عام فہم ہے۔ آپ پورا مطالعہ کرلیں گے۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

(۵) ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' حضرت مولانا یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے دسویں جلد کے اندر حضرتؒ نے ''حیات الانبیاء علیہم السلام'' کو پوری تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ آپ کو سب دلائل مل جائیں گے۔ ان شاء اللہ!

قبر اور عذاب قبر کا انکار کرنے والے لوگ

یہ حضرات تو قبر کو قبر بھی نہیں مانتے معتزلہ نے جو عذاب کا انکار کیا تھا۔ وہ اسی قبر کا انکار کیا تھا۔ اس میں ان کو نظر نہیں آتا تھا مشکوٰۃ شریف میں آپ نے پڑھا ہوگا ''باب اثبات''۔ وہ اللہ پاک نے پردہ ڈال رکھا ہے۔ میں نے عرض کیا جیسا کہ آپ کو آرام کرنا ہو۔ اب سارے احوال اس کو نظر آتے ہیں۔ لیکن لوگوں پر اللہ نے پردہ ڈال رکھا ہے۔ ان کو نظر نہیں آتا۔

ہمارے استاذ فرمانے لگے۔ فرمایا کہ ہمارے علاقے میں دعا کا رواج ہے تو وہ مجھے کہتے ہیں کہ نماز پڑھاؤ۔ فرمانے لگے نماز کے بعد میں نے کہا یہ تو ابھی بیٹھیں گے نماز کے بعد اپنی سنتیں لمبی کر دینا ذرا تو سنت لمبی کر دینا اب وہ انتظار کرتے کرتے خود ہی چلے جاتے۔ کہتے ہیں۔ یہ دعا ہی نہیں کرتا وہ چلے جاتے اس کے بعد آ جاتے۔

سوال نمبر ۱: اچھا بھائی کچھ تو ''العلامات النحویہ'' آپ نے جیل میں لکھی۔ کسی نے سوال کیا کہ لنڈی کوتل کے جیل میں جانے کا کیا سبب تھا؟

جواب: طالبان کی زیارت کے لئے جا رہا تھا۔ اس وقت جا ہی رہے تھے لیکن بس اللہ پاک کو منظور تھا وہاں لنڈی کوتل میں جانا۔ اللہ نے وہاں پہنچا دیا۔ اصل یہ تھا کہ اس کتاب کا لکھوانا اللہ پاک کی بارگاہ میں منظور ہو چکا تھا۔ اللہ نے اس کے لئے حالات پیدا فرما دئے۔ یہاں بھی میں یہ کتاب لکھ سکتا تھا۔ اللہ نے وہاں لکھوائی اپنی رحمت سے۔

سوال نمبر ۲: والد صاحب کام کیا کرتے تھے؟

جواب: بس پڑھتے تھے ساری زندگی طالب علم رہے۔

سوال نمبر ۳: کسی نے سوال کیا سماع موتی کے بارے میں؟

جواب: میں آپ کو عرض کروں وہ قرآن پاک کی ایک آیت نہیں پیش کر سکتے۔ جس میں یہ ہو کہ مردے نہیں سنتے جس کا معنی یہ ہو کہ مردے نہیں سنتے قرآن پاک کی ایک آیت پیش کر دیں۔ تسمع کا لفظ جہاں بھی استعمال ہوا ہے وہ باب افعال کے صیغے کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔ ''انک لا تسمع الموتی '' آپ مُردوں کو سنا نہیں سکتے اور پھر یہاں پر دیکھو۔ ''اذا ولو مدبرین ''

سوال نمبر ۴: یہاں جب وہ مردے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں یہ کون سے مردے ہیں؟ بتلاؤ۔

جواب: یہاں کفار کو تشبیہ دی ہے۔

سوال نمبر ۵: کس کے ساتھ تشبیہ دی ہے؟

جواب: موتی مُردوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے آپ نے پڑھا ہوگا کہ مشبہ اور مشبہ بہ کے درمیان وجہ شبہ کی وہ مشترک ہوتی ہے دونوں میں مشترک ہوتی ہے۔ دونوں میں پائی جاتی ہے۔

سوال نمبر ۶: اب آپ بتاؤ۔ یہ جو کفار بھاگنے والے ہیں اور پھر یہ کہ مُردوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے؟

جواب: وجہ شبہ کہ یہاں عدم سماع ہے۔

سوال نمبر ۷: عدم سماع تو بن نہیں سکتی۔ کیونکہ ان کے تو بڑے بڑے کان ہوتے ہیں۔ یہ تو سنتے ہیں با قاعدہ تو عدم سماع وجہ شبہ نہیں بن سکتی۔ لہذا کونسی یہاں پر وجہ بن سکتی ہے؟

جواب: (۱) عدم سماع نفع (۲) عدم سماع قبول (۳) عدم سماع تدبر۔

وجہ شبہ کی جیسے یہ کفار بس بات کو سنتے ہیں۔ لیکن اس سے نفع نہیں اٹھا سکتے۔ اسی طرح جیسے مردے ہیں نا مُردے۔ یعنی کافر مُردے ہوں۔ کفار ہوں۔ ان کے سامنے ہزار مرتبہ کلمہ پڑھا جائے تو اس سے نفع نہیں اٹھا سکتے۔ اسی طرح یہ باہر بھی جو کافر زندہ ہیں۔ یہ بات کو سنتے ہیں۔ لیکن اس سے نفع نہیں اٹھا سکتے۔ عدم سماع اس میں تشبیہ ہے۔

باقی میں نے آپ کو عرض کیا کہ شیخ موسیٰ روحانی البازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (کہ مُردے سنتے ہیں کہ نہیں سنتے) فرماتے تھے سنتے بھی ہیں اور سناتے بھی ہیں لیکن کسی کے سننے والے کان ہوں۔ میرے پاس تفسیر بیضاوی کا مقدمہ ہے۔ غلام اللہ خان صاحب کے شاگرد تھے۔ وہ خود فرماتے ہیں میں نے کئی مرتبہ اپنے والد کی قبر سے سورۃ الملک کی تلاوت کی آواز سنی ہے۔ عام طور پر اللہ پاک ان چیزوں کو مخفی رکھتا ہے۔ تاکہ ایمان بالغیب ہو کبھی کبھی اللہ پاک ایمان والوں کو پکا کرنے کے لئے چیزوں کو ظاہر کر دیتے ہیں۔

مماتیوں اور معتزلہ میں مشابہت

اب آپ دیکھ لیں۔ جیسا کہ آج کل یہ مماتی حضرات ہیں۔ یہ عذاب قبر کے مسئلے سے بھی انکار کرتے ہیں اور جب عذاب قبر سے انکار کر دیا تو ان میں اور معتزلہ میں کیا فرق رہ گیا۔ جو معتزلہ تھے اس زمانے میں وہ بھی اس قبر کے اندر عذاب وثواب سے انکار کرتے تھے کہ ہمیں اس قبر میں عذاب وثواب نظر نہیں آتا ہے۔ وہی کام یہ کر رہے ہیں۔ ان میں اور معتزلہ میں کوئی فرق نہ رہا۔ جب سے یہ اہل السنت والجماعت سے الگ ہو گئے تو یہ بھی پھر گئے اور عذاب قبر سے انکار کیا تو اہل السنت والجماعت سے بھی علیحدہ ہو گئے۔ اب یہاں عذاب قبر سے انکار کر دیا۔

اعتراض: ہم نے خود سنا ہے۔ بعض کہتے ہیں اس قبر میں کچھ نہیں ہوتا حالانکہ دفن ہیں کہتے ہیں۔ اگر اس قبر میں ہوگا تو لوگ شرک کرنا شروع کر دیں گے۔

جواب: میں نے کہا قبرستان میں دفن کیوں کرتے ہیں، پھر دریا میں بہاؤ۔ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ پھر شرک نہیں ہوگا ہم تو سماعت کے قائل ہیں۔ آگے ان سے کوئی مراد مانگنا اس کے ہم قائل نہیں۔

باقی قبرستان میں جایا جائے۔ ایصال ثواب کے لئے اپنی موت کو یاد کرنے کے لئے جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم جاتے تھے۔ اس کے جانے میں کیا حرج ہے۔ عذاب وثواب ہی برحق ہے۔ باقی میں نے کہا اس کے درمیان میں یہ عقیدہ بھی رکھ لیتا تو میں خود سماع کا قائل ہوں۔ الحمد للہ۔ اللہ کی رحمت سے۔ لیکن جو صرف عدم سماع کے قائل ہیں۔ ان کی صرف یہاں تک بات ہوتی ہے۔ صرف عدم سماع کی۔

مماتیوں کا حضور ﷺ کے سماع کا انکار

یہ تو چلو بزرگوں میں اختلاف رہا ہے۔ لیکن اب یہ بات ذرا آگے بڑھ چکی ہے یعنی عام کے سماع کا انکار کرتے کرتے حضور ﷺ کے سماع کا انکار کر دیا حضور ﷺ کے روضۂ اطہر پر درود شریف پڑھنے والوں کا درود و سلام بھی نہیں سنتے پوری امت کے جوانوں کا عمل ہے۔ لیکن یہ حضرات اس سے بالکل علیحدہ ہو گئے۔

''وما انت بمسمع من فی القبور'' یہاں بھی سماع کا ذکر ہے۔ لیکن آپ نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں۔''ان انت الا نذیر'' یہاں بھی کفار کو تشبیہ دی ہے۔''بمسمع من فی القبور'' کے ساتھ ایک صیغہ مجرد کا ہو۔ اس کا فاعل یہ تو اللہ پاک جانتے ہیں۔

تقدیر کا معاملہ ہے وہاں بھی مسلمانوں کی تھوڑی سی غلطی ہے۔ یہ ذرا فوق الاسباب ہیں۔ یہ ہمارے اسباب کے اوپر لکھی ہے۔ جو اوپر والے کی طرف سے نصیب ہوتا ہے۔ اس کی نسبت اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے کرتا ہے۔ جیسے:''وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی'' اللہ پاک فرمارہے ہیں۔ جیسے آپ نے رمی پھینکی کفار کی طرف وہ آپ نے نہیں پھینکی بلکہ ہم نے پھینکی ہے تو لہٰذا جس فعل سے جس ذات سے وہ فعل صادر ہوا ہے۔ اس فعل کی قیمت نہیں کی جاسکتی یہ جو نتیجہ مرتب کرنے والی ہے۔ اس ذات کی طرف سے اس فعل کی نسبت کی جاسکتی ہے۔ جیسے:''وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی'' اور''انک لا تھدی من احببت'' آپ ہدایت نہیں دے سکتے اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ ہدایت کے قابل ہی نہیں ہیں۔ بلکہ ہدایت کا محل ہی نہیں۔ بلکہ ہدایت دینا یہ اللہ پاک کے اختیار میں ہے۔ اسی طرح ''انک لا تسمع الموتی'' آپ ان کو نہیں سنا سکتے۔ ہم سنانا چاہیں تو سنا سکتے ہیں۔

برزخ زمانی اور مکانی کی تعریف

ایک ہے''برزخ زمانی'' موت سے لے کر قیامت تک جو انتظار کا زمانہ ہے۔ اس کو برزخ زمانی کہتے ہیں اور''برزخ مکانی'' قبر سے لے کر علیین اور سجین تک۔ اس کو برزخ مکانی کہتے ہیں۔ جہاں بھی آدمی کا جسم موجود ہوگا۔ وہاں وہ کیسا عالم ہوگا؟ یا اپنی شکل میں موجود ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ عذاب وثواب کا تعلق قائم کر دیں گے۔

ایک آدمی کا واقعہ

بخاری شریف میں ہے کہ ایک آدمی نے بیٹوں کو وصیت کی کہ میری میت کو جلا دینا بالکل جلا دینا۔ اللہ پاک نے فرشتوں کو حکم دیا جہاں جہاں اس کی راکھ اور ذرات موجود ہیں۔ میرے سامنے اکٹھا کرو۔ اکٹھا کر کے ہو بہو اسی شکل میں کھڑا کر دیا تو پوچھا ایسا کیوں کیا تھا؟ یا باری تعالیٰ آپ کے خوف سے کیا تھا میں نے۔ اللہ پاک نے فرمایا میں نے تجھ کو بخش دیا ہے۔ یہ اللہ پاک کی صورتیں بہت بڑی ہیں۔

روس کے ایک سائنس دان کا دعویٰ

روس میں ایک سائنس دان تھا۔ اس نے کہا تھا کہ مردے کا جسم بالکل ذرہ ذرہ ہو جائے اور مجھے آپ کہیں کہ آپ اسے فہم شکل میں بنا دیں۔ فہم شکل کا مطلب یہ ہے کہ ان ذرات کو اکٹھا کر کے ہو بہو نہی شکل میں اس جسم کو تیار کر سکتا ہوں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین



چوتھا بیان پاکستان میں عقیدہ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و کفی، اما بعد! ان الذین کفروا الخ وقال النبی ﷺ خیر کم من تعلم القرآن و علمہ (الحدیث)

یہاں پر میں اپنے استاذ مکرم حضرت شیخ الحدیث مولانا منیر احمد صاحب مدظلہ العالیہ ان کے مبارک اور بابرکت آخری سبق میں شرکت کی غرض سے صرف ایک ادنیٰ شاگرد کی حیثیت سے حاضر ہوا ہوں۔ ہمارے اساتذہ کرام! اللہ ہمارے ان اکابر کو آرائش و آسائش عطا فرمائے اور ان کی شفقت ہم سب کے سروں پر صحت و عافیت کے ساتھ قائم رکھے۔ ہماری کیا حیثیت ہے کہ یہاں کچھ بولیں۔لیکن ان کی توجہات سے اگر کوئی ٹوٹے ہوئے بول نکل گئے، تو اللہ پاک اپنے فضل سے۔اپنے کرم سے صحیح اور حق بات کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔

ایک سوال اور اس کا جواب

بس میں ایک سوال آپ حضرات سے کرتا ہوں اور اس سوال کا ایک مختصر جواب آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ان شاءاللہ!

سوال: یہ آپ حضرات سے سوال ہے کہ ہمارے پاس دنیا میں سب سے قیمتی چیز کیا ہے؟

جواب: اللہ ذوالجلال نے اس آیت مبارکہ میں جو آپ کی خدمت میں تلاوت کی۔اس سوال کا جواب ارشاد فرمایا ہے کہ دنیا میں ہمارے پاس سب سے قیمتی چیز ایمان ہے۔ پھر آگے ایمان کی قیمت بتائی۔فرمایا کہ پوری زمین کو سونے سے بھر کے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور ترازو کے دوسرے پلڑے میں ایک مومن چاہے کتنا ہی گناہگار ہو۔لیکن جس کے سینے میں یہ کلمہ موجود ہے:''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' ترازو کے دوسرے پلڑے میں اس مومن کو کھڑا کر دیا جائے تو فرمایا کہ مومن والا پلڑا بھاری ہے۔آپ حضرات جو یہاں بیٹھے ہیں کہ ایک مومن جس کے سینے میں یہ کلمہ موجود ہے۔سوال یہ ہے کہ ایک پلڑے میں اس کو کھڑا کر دیا جائے۔ دوسرے پلڑے کے اندر پوری زمین سونے سے بھر کر رکھ دی جائے۔فرمایا یہ مومن والا پلڑا بھاری ہے۔

سوال: تکلیف ہو اس کے جسم میں اس کی نسبت کس کی طرف کی جاتی ہے

جواب: جسم کی طرف

روح کا جسم کے ساتھ تعلق

میرے سر میں درد ہے۔میرے ہاتھ میں درد ہے۔پاؤں میں درد ہے۔حالانکہ ساتھ ساتھ روح کو بھی درد ہو رہا ہے کہ نہیں ہو رہا۔لیکن یہاں نسبت جسم کی طرف کریں گے۔کیونکہ دنیا میں عذاب وثواب کا تعلق راحت وتکلیف کا تعلق براہ راست جسم کے ساتھ اس لئے ہے۔اس کی نسبت بھی جسم کی طرف کرتے ہیں۔لیکن قبر میں براہ راست عذاب وثواب کا تعلق وہ روح کے ساتھ ہوتا ہے اور روح کے واسطے سے جسم کو ہوتا ہے۔جیسے خواب میں

دیکھو خواب میں براہ راست عذاب وثواب کا تعلق کس کے ساتھ ہوتا ہے۔روح کے ساتھ لیکن روح کے واسطے سے جسم کو بھی ہوتا ہے۔اس کے اثرات محسوس ہوتے ہیں باقاعدہ طور پر۔لیکن اللہ نے اس پر پردہ ڈال رکھا ہے۔بعض دفعہ اللہ پاک پردہ اٹھا بھی دیتے ہیں۔جیسے میں نے عرض کیا قبر سے کوٹنے کی آواز آرہی تھی۔

ضرب مومن اخبار کی ایک خبر

جیسا کہ آپ نے ''ضرب مومن'' اخبار میں پڑھا ہوگا کہ یہاں ایک آدمی چارپائی پر لیٹا ہوا تھا۔لیکن اس کے کفن کے اندر ایک سانپ چھپا ہوا تھا۔حالانکہ وہ سانپ کون سا تھا۔برزخ کا سانپ تھا۔

برزخ کی تعریف

ہمارے استاذ فرماتے ہیں۔عالم برزخ موت سے لیکر قیامت تک جو انتظار کا زمانہ ہے۔پھر ہمارے استاذ فرمانے لگے عالم برزخ کے بہت سے افراد ہیں۔کسی کو قبر مل جائے۔وہ قبر عالم برزخ بن جائے۔ہمارے استاذ موسیٰ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔عالم برزخ اتنا وسیع ہے۔اتنا وسیع ہے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اس میں چھپ سکتی ہیں۔

عالم خواب

اب آپ بتاؤ آپ حضرات اب اگر یہاں یوں بیٹھے ہیں۔اس ہال میں بیٹھے ہیں۔اب آپ کو ہال کے سوا یا ہال کی چار دیواروں کے اندر اور کوئی چیز نظر نہیں آتی۔اب آپ بتاؤ صرف ایک منٹ کے لئے آنکھ لگائیں اللہ آپ کے انجام کو اچھا کرے تو بعض مرتبہ کیا بتاؤں۔ایک منٹ بھی آنکھ لگے تو وہ مکہ،مدینہ پہنچ جاتا ہے۔یہ عالم خواب اتنا وسیع ہے کہ ساری دیواریں ختم ہو جاتی ہیں۔بلکہ ایک منٹ کے اندر جنت کی بھی سیر کر سکتا ہے۔وہ اتنا وسیع ہے۔

اور اسی طرح سے جو قبر ہے قبر کی مثال تو بالکل آپ یوں سمجھ لیں کہ عالم خواب کی طرح ہے۔یہ سردیوں کا موسم ہو۔سردیوں کے موسم میں رضائی اس پر ڈال رکھی ہو اور سانس چڑھا رکھا ہو تو بالکل رضائی قبر کے مشابہت ہے۔بالکل قبر کی طرح ہو جاتی ہے کہ نہیں۔ایسی قبر کی شکل بن جاتی ہے۔جیسے آپ نے خواب میں دیکھا ہوگا۔آپ سے پوچھا کہ کہاں سے کہاں تک پہنچے ہو؟ کہتے ہیں کہ میں تو مکہ و مدینہ کی سیر کر رہا ہوں۔ذرا۔خواب میں مکہ و مدینہ پہنچنے کے لئے کوئی ٹکٹ کی ضرورت نہیں۔اسی طرح عالم برزخ یہ بھی بہت وسیع ہے۔اب وہاں جیسے خواب میں ملاقات ہوتی ہے کہ نہیں ہوتی۔عالم برزخ میں بھی ملاقات ہے۔

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کا کرتہ

حضرت مولانا یوسف شہید رحمۃ اللہ علیہ میں ان کے پاس کراچی میں گیا۔ایک ہمارے ساتھی مفتی سعید صاحب ہیں ان کے پاس حضرت کی شہادت کے کرتے کا کچھ حصہ موجود تھا جو خون سے رنگا ہوا تھا تو وہ مجھے بتلانے لگے کہ حضرت کے خون والے کرتے سے ایک عرصے تک خوشبو آتی رہی۔

دارالعلوم دیوبند کے استاذ کا واقعہ

ہمارے دارالعلوم دیوبند کے استاذ میرے والد صاحب کے استاذ تھے۔ حضرت مولانا ضیاء الحق رحمہ اللہ وہ بیمار ہوئے تو لوگ حضرت سے پوچھتے آخری عمر میں تو فرماتے آپ علاج کرالیں مجھے اب جانے دو میرے یہاں ملنے والوں سے۔ آگے ملنے والے زیادہ ہیں۔ مجھے جانے دو۔ آگے ملاقات کا سلسلہ شروع ہوتا ہے باقاعدہ طور پر۔

حضرت مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک کے انتقال کا واقعہ

ہمارے استاذ مولانا قاضی حمید اللہ خان دامت برکاتہم العالیہ گوجرانوالہ میں ہوتے ہیں۔ ایک میدان کے بہت بڑے شاہسوار ہیں۔ اللہ نے بہت بڑی خدمت لی ہے ان کی ذات سے۔ یہ میرے استاذ نے مجھے سنایا۔ وہ فرمانے لگے کہ مجھے مولانا قاضی حمید اللہ جان صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے سنایا کہ حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ (اکوڑہ خٹک) کے انتقال کا وقت قریب آیا تو حضرت فرمانے لگے کہ یہاں پر سید احمد شہید رحمہ اللہ کے قافلے میں سے کچھ لوگ شہید ہوئے تھے۔ اکوڑہ خٹک کے قریب جنگ ہوئی۔ فرمایا ان شہداء کی ارواح میرے استقبال کے لئے کھڑی نظر آرہی ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد انتقال ہوگیا۔ یہ ہے ساری ملاقات آگے سلسلہ اسی طرح شروع ہے۔

ایک مماتی کا امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخانہ سوال اور اس کا جواب

بعض لوگوں کے عقلی سوالات ہوتے ہیں۔ اِن سے ایک دن میں سبق پڑھ رہا تھا۔ وہ سبق کے دوران فرمانے لگے۔ حضرت ام المومنین اماں جان عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دفن ہونے سے پہلے آپ رضی اللہ عنہا حجرے میں تشریف لے جاتیں تو آپ رضی اللہ عنہا پردہ نہیں فرماتی تھیں۔ پردہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دفن ہوئے تو پھر آپ پردے کا اہتمام کرتیں تھیں۔

بعض ساتھی ہمارے دیکھو۔ (میں نے عرض کیا کہ جب بڑوں سے کٹتے ہیں تو زبان بھی سخت ہو جاتی ہے (گستاخی) اب مجھے ایک طالب علم کہنے لگا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ منوں مٹی کے نیچے سے دیکھ سکتے ہیں تو کیا اس پردے میں سے نہیں دیکھ سکتے۔ (گستاخی کا جواب آب زر سے لکھنے کے قابل)

اللہ جزائے خیر دے ہمارے استاذ مولانا ظفر اقبال صاحب کو جہلم میں ہوتے ہیں۔ انہوں نے بڑا عمدہ جواب دیا۔ فرمایا کہ ہاں ہوسکتا ہے کہ من لوہا ہو اس میں کرنٹ آسکتا ہے۔ اس میں پتلی سی ربڑ لگادیں تو نہیں آسکتا۔

اللہ اکبر......! کیا عجیب شخص ہیں۔ کیونکہ پردے کی وجہ پردے کے لئے ہے آگے نظر نہیں پہنچ سکتی۔

<u>سوال:</u> ایک مرتبہ کہنے لگے۔ وہاں سنیں گے کیسے، ان کے لئے تو کان نہیں ہوتے۔ دیکھیں گے کیسے، ان کے لئے تو آنکھیں نہیں ہیں؟

<u>جواب:</u> میں نے عرض کیا دیکھو اب مجھے صاف نظر نہیں آرہا۔ لیکن آپ بتائیں عینک کا شیشہ میں لگا رہا ہوں۔ دیکھو اب اللہ کا شکر ہے کہ مجھے صاف نظر آرہا ہے۔ گیارہ بجنے میں پانچ منٹ باقی ہیں۔ اب آپ بتاؤ یہ جو شیشہ ہے اس کی کوئی آنکھ ہے لیکن اللہ نے اس میں دیکھنے کی صلاحیت رکھی ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

روضہ اطہر کی طرف چل

اے جذبہ دل روضہ اطہر کی طرف چل
جس در کا بھکاری ہے تو اس در کی طرف چل
مایوس نہ ہو تیرگی رنج و الم سے
اے رہرو شب صبح منور کی طرف چل
دیکھنے سے جس سے سیر نظر ہو نہیں سکتی
طیبہ میں اس حسن کے محور کی طرف چل
پھر تشنہ لبی کی نہ کبھی ہوگی شکایت
ایک بار ذرا ساقی کوثر کی طرف چل
سامان بقا کرلے فنا ہونے سے پہلے
اے قطرہ ناچیز سمندر کی طرف چل
ہے تجھ کو اگر تیرہ نصیبی کا گلہ کچھ
پڑھ صل علیٰ بخت سکندر کی طرف چل
ہر سمت جہاں پر ہے تجلی ہی تجلی
اس بارش انوار کے منظر کی طرف چل



مسئلہ حیات النبی ﷺ پر گفتگو کرنے کا طریقہ

(نوٹ) گفتگو ہمیشہ حیات النبی ﷺ پر کریں۔ ان کا دھوکہ یہ بھی ہے کہ بات عام مردوں کے سماع پر کریں گے وہ ثابت کرنے کے بعد کہیں گے لہٰذا حضور ﷺ بھی وفات پاچکے ہیں تو وہ بھی اس مد میں شامل ہیں یاد رکھیں یہ مسئلہ اجماعی ہے اور وہ اختلافی۔

قبر کا مفہوم قرآن وحدیث کی روشنی میں

''مقر الجسم فھو قبرہ'' (مفردات القرآن از امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ باب مادہ قبر، مرقات از ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ باب اثبات عذاب القبر) خواہ جسم اس جگہ بحالہ قرار پکڑے یا بالا جزاء اور اجزاء عام ہیں انسانی شکل میں ہوں یا راکھ وغیرہ کی شکل میں ہوں لہٰذا کائنات میں کوئی انسان ایسا نہیں جس کو قبر نہ ملے ہر ایک کو قبر ملتی ہے کسی کیلئے مدفن قبر ہے اور کسی کے لئے مقر الاجزاء قبر ہے۔ ولا تقم علیٰ قبرہ (مرجع الضمیر الانسان) وما انت بمسمع من فی القبور، وان اللہ یبعث من فی القبور۔ ثم اماتہ فاقبرہ (مرجع الضمیر الانسان) واذا القبور بعثرت، افلایعلم اذا بعثر مافی القبور۔ چونکہ قیامت کے دن منتشر اجزاء اپنی اپنی جگہوں سے اٹھیں گے لہٰذا وہ مقر الاجزاء قبر ہے۔

جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: رب ارنی کیف تحی الموتی اب یہاں سوال میں موتیٰ ہے تو جواب میں فرمایا جارہا ہے فخذ اربعۃ من الطیر فصرھن الیک ثم اجعل علیٰ کلّ جبل منھن جزأ ثم ادعھن معلوم ہوا کہ موتیٰ منتشر الاجزاء بھی ہوتا ہے اور ان منتشر اجزاء سے روح کا تعلق بھی ہوتا ہے ورنہ صرھن اور ادعھن کا کیا معنیٰ؟ اذا وضع المیت فی قبرہ، لعن اللہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجدا۔ عن عمرو بن حزم قال رآنی النبی ﷺ بقبور المدینۃ فاقبل علیھم بوجھہ فقال السلام علیکم یا اھل القبور (مشکوۃ ص ۱۴۹)۔ مرّ النبی ﷺ بقبرین یعذّبان (بخاری ج ۱ ص ۱۸۲)۔ مرّ النبی ﷺ بقبور المدینۃ فاقبل علیھم بوجھہ فقال السلام

علیکم یا اھل القبور (مشکوۃ ص ۱۴۹)۔ مذکورہ بالا تمام جگہوں پر قبر سے مراد زمینی قبر ہے جب کہ آپ قبر سے مراد علیین یا سجین لیتے ہیں اس کے لئے صرف ایک آیت یا حدیث پیش کریں۔ قبر کا معنیٰ بعض کتب میں عالم برزخ لکھا ہے لیکن یہ معنیٰ قبر کے مفہوم میں وسعت پیدا کرنے کے لئے ہیں جائے تدفین کو نکالنے کے لئے نہیں کیونکہ ان میں عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے نیز اس سے مراد یہ ہے کہ جن کو جلا کر ان کی راکھ اڑا دی جائے ان کی قبر عالم برزخ میں ہے اور جن کو دفن کیا جائے وہ قبر بھی عالم برزخ میں ہے پس مدفن عالم برزخ کا حصہ ہے عالم برزخ سے باہر نہیں۔

عالم کتنے ہیں؟ قرآن کی روشنی میں

عالم تین قسم کے ہیں: (۱) عالم دنیا۔ (۲) عالم برزخ۔ (۳) عالم آخرت۔

(۱) عالم دنیا: ولادت سے ورود موت تک۔

(۲) عالم برزخ: حتیٰ اذا جآء احدھم الموتُ (قال ربّ ارجعونِ لعلیٓ اعمل صالحا فیما ترکت کلّا انھا کلمۃ ھو قائلھا) و من ورائھم برزخ الیٰ یوم یبعثون (مومنون: ۱۰۰) یعنی موت سے یوم مبعوث تک عالم برزخ ہے۔ (برزخ تین چیزوں کا نام ہے۔ مکان، زمان، حال۔ مکان: قبر سے لے کر علیین، سجین تک۔ زمان: موت سے لے کر قیامت تک۔ حال: میت راحت یا عذاب کی حالت میں ہو۔

(الحاوی ج ۲ ص ۳۲۷۔ از علامہ سیوطی رحمہ اللہ)

(۳) عالم آخرت: وقت مبعوث تا جنت و دوزخ۔

ان تینوں عالموں کے احکام واحوال مختلف ہیں۔ ایک کو دوسرے پر قیاس نہیں کر سکتے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عالم دنیا میں فرمایا: رب ارنی انظر الیک مگر دیدنہ لا سکے۔ حالانکہ جنت (عالم آخرت) میں سب مومنین کو دیدار ہوگا۔

تینوں عالموں کی موت وحیات میں فرق

عالم دنیا میں موت وحیات دونوں ہیں۔ عالم برزخ میں بھی موت وحیات دونوں ہیں۔ البتہ عالم آخرت میں فقط حیات ہے۔ موت نہیں ہے وہاں موت کو موت آجائے گی۔

عالم دنیا میں حیات: ادخال الروح فی الجسد۔

عالم دنیا میں موت: اخراج الروح عن الجسد۔

عالم برزخ میں حیات: تعلق الروح بالجسد اؤ باجزاءِ الجسد۔ جیسے ریموٹ سے بم دھماکہ۔ موبائل۔ خلائی سیارے وغیرہ۔

عالم برزخ کی موت کے متعلق دو قول ہیں: (۱) سوال وجواب کے وقت تعلق شدید ہوتا ہے بعد میں اتنا تعلق رہتا ہے کہ ثواب وعذاب کا احساس ہو سکے مگر پہلے کی نسبت یہ تعلق ضعیف ہوتا ہے یہی ضعف وہاں کی موت ہے (۲) دوسرا قول یہ ہے و نفخ فی الصور فصعق من فی السمٰوٰت و من فی الارض الّا من شاء اللہ ثم نفخ فیہ اخریٰ فاذاھم قیام ینظرون۔ صعق ای مات۔ (جلالین، زمر ۶۸)

محل نزاع

چار چیزیں جدا جدا ہیں جن کو مخلوط کر کے دھوکہ دیا جاتا ہے: (۱) موت الدنیویہ، (۲) حیاۃ الروح،

(۳) جسد النبی ﷺ محفوظ فی الروضۃ المبارکۃ، (۴) جسد النبی ﷺ حیات فی الروضۃ المبارکۃ۔
پہلی تین باتوں میں اتفاق ہے چوتھی بات میں اختلاف ہے۔

۱......موت الدنیویہ

دنیوی موت میں کوئی نزاع نہیں وہ بالاتفاق آپ ﷺ پر واقع ہوئی اگرچہ عام مردوں اور انبیاء علیہم السلام کے وقوع موت میں فرق ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو اختیار دیا جاتا ہے جب کہ عام مردوں کو اختیار نہیں دیا جاتا۔ لہٰذا درج ذیل آیات نہیں پڑھی جائیں گی کیونکہ ان میں دنیوی موت کا ذکر ہے۔ وما محمد الا رسول قدخلت من قبله الرسل۔ انک میت و انهم میتون۔ کلّ نفس ذائقة الموت۔ کلّ شئی فان۔ کلّ شئی هالک الا وجهه۔ اینماتکونوایدرککم الموت۔ اموات غیر احیاء (النحل: ۲۱) الله یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامهافیمسک التی قضی علیهاالموت ویرسل الاخری الی اجل مسمّٰی (زمر: ۴۲)
(یرسل الاخریٰ یہ اس بات کی بھی دلیل بنتی ہے کہ روح اگرچہ جسم سے باہر ہے لیکن جسم کے ساتھ تعلق ہوتا ہے)

۲......حیاۃ الروح

روح کی زندگی پر بھی اتفاق ہے کہ آپ ﷺ کی روح اعلیٰ علیین میں ہے۔

۳......جسد النبی ﷺ محفوظ فی الروضۃ المبارکۃ

نبی ﷺ کا جسدِ اطہر الآن کما کان محفوظ ہے کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''ان الله حرم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء'' (رواہ ابوداؤد)

۴......جسد النبی ﷺ حیات فی الروضۃ المبارکۃ

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے اجساد طیبہ اپنی قبور ارضیہ میں زندہ ہیں جب کہ غیر مقلدین اور فرقہ مماتیہ کے نزدیک بے حس، بے جان، بے شعور، بے علم اور تمام کمالات حیاۃ سے خالی محض دھڑ پڑے ہیں (معاذ اللہ) ہم دلائل اس بات پر دیں گے کہ نبی پاک ﷺ اپنے روضہ اقدس میں اپنے اصلی دنیوی جسم کے ساتھ زندہ ہیں جب کہ غیر مقلدین اور مماتی اس بات پر دلائل دیں گے کہ روضہء اقدس میں آپ ﷺ کا جسدِ مبارک صفت حیات سے خالی ہے۔ لیکن وہ دنیوی موت والی آیات پڑھ کر فٹ کرتے ہیں حیاۃ قبر پر۔ یہ بہت بڑا دھوکہ ہے (فوراً گرفت کریں)

قبر والی حیاۃ کے مختلف نام

(۱) حیاۃ برزخی (کیونکہ برزخ کا معنی ہے پردہ اور وہ زندگی بھی پردے میں ہے)
(۲) دنیوی زندگی (کیونکہ دنیوی جسم زندہ ہے)
(۳) حیاۃ روحانی (کیونکہ قبر میں اوّلاً احوال وکیفیات کا ورود روح پر ہوتا ہے ثانیاً جسم پر جب کہ عالم دنیا میں اس کے برعکس ہوتا ہے)

(۴) حیاۃ حسی (کیونکہ یہی دنیا والا حسی جسم زندہ ہے)

(۵) حیاۃ معنویہ (کیونکہ وہ حیاۃ حواسِ ظاہرہ سے مخفی ہے اس وجہ سے اس کو معنویہ کہا جاتا ہے)

دلائل: غیر مقلدین اور مماتیوں کے پاس اپنے اس مذکورہ دعویٰ کے متعلق ایک بھی دلیل نہیں۔ نہ قرآن سے نہ سنت سے نہ آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے اور نہ ہی اکابر علماء دیوبند رحمہ اللہ سے۔ ان کا طریقہ استدلال یہ ہے کہ دعویٰ خاص کرتے ہیں اور دلیل مخلوط دیتے ہیں مثلاً یہ کہ دنیوی موت والی آیات پڑھ پڑھ کر فٹ کریں گے حیاۃ قبر پر۔ یہ ان کا بہت بڑا دھوکا ہے۔ لہٰذا پہلے محل نزاع خوب واضح کریں پھر دلیل اس کے مطابق مانگیں۔ مثلاً ایسی دلیل پیش کریں جس میں اس قسم کا مضمون ہو عدم حیات النبی ﷺ فی الروضۃ المبارکہ پھر ان کا دعویٰ ثابت ہوگا۔

نوٹ: اہل سنت والجماعت کے دلائل، قبر کی زندگی مصنفہ مولانا نور احمد تونسوی صاحب سے دیکھیں

اگر زیادہ تحقیق کرنی ہو تو یہ کتب بھی دیکھیں:

نمبر ۱: تسکین الصدور، مصنفہ مولانا شیخ الحدیث سرفراز صفدر صاحب مدظلہ

نمبر ۲: سماع الموتیٰ، مصنفہ مولانا شیخ الحدیث سرفراز صفدر صاحب مدظلہ

نمبر ۳: مقام حیات کلاں، مصنفہ علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ۔

نمبر ۴: رحمت کائنات، مصنفہ مولانا زاہد الحسینی

نمبر ۵: جز حیات الانبیاء، مصنفہ امام بیہقی م ۴۵۸ھ

نمبر ۶: حیاۃ الانبیاء، مصنفہ امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ م ۷۵۶ھ

نمبر ۷: انباء الاذکیاء فی حیات الانبیاء، مصنفہ علامہ سیوطی رحمہ اللہ م ۹۱۱ھ

***

علماء حق کی قبور اور جسموں سے خوشبوؤں کا پھوٹنا

۱.....حضرت امام بخاری رحمہ اللہ (سمرقند بخارا)
۲.....حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ (لاہور)
۳.....حضرت مولانا شیخ محمد موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ (لاہور)
۴.....حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ (گوجرانوالہ)
۵.....حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ (ملتان)
۶.....حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری رحمہ اللہ (خیر پور میرس)
۷.....حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ (جامعہ مدنیہ لاہور)
۸.....حضرت مولانا اصغر حسین رحمہ اللہ دیوبندی (دیوبند انڈیا)
۹.....حضرت مولانا سید نیاز احمد گیلانی رحمہ اللہ (ٹلمبہ)
۱۰.....علامہ عبدالرشید غازی شہیدؒ (خطیب لال مسجد)
۱۱.....حضرت مولانا مفتی غلام قادر رحمہ اللہ (خیر پور ٹامیوالی)
۱۲.....حضرت مولانا سبحان محمود رحمہ اللہ (کراچی)
۱۳.....حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ رائپوری رحمہ اللہ (ساہیوال)
۱۴.....حضرت مولانا محمد اسماعیل بصیر پوری رحمہ اللہ (بصیر پورہ)
۱۵.....حضرت مولانا الطاف منہاس رحمہ اللہ (چکوال)
۱۶.....حضرت مولانا ابراہیم رحمہ اللہ (میاں چنوں)
۱۷.....حضرت مولانا محمد شریف کشمیری رحمہ اللہ (ملتان)
۱۸.....حضرت مولانا سید امین شاہ رحمہ اللہ (مخدوم پور پہوڑاں)
۱۹.....حضرت مولانا عبداللہ شہید رحمہ اللہ (لال مسجد اسلام آباد)
۲۰.....والدہ غازی عبدالرشید رحمہ اللہ (اسلام آباد)
۲۱.....دیگر طلبہ وطالبات شہید رحمہ اللہ (جامعہ حفصہ اسلام آباد)
۲۲.....حضرت مولانا عبدالغفور ندیم رحمہ اللہ (کراچی)

جب غلاموں کا یہ حال ہے تو خود حضور ﷺ کے روضہ اطہر کا کیا حال ہوگا؟

محمد ﷺ کا روضہ

مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ
بڑا لطف دیتا ہے نام مدینہ
محمدؐ کا روضہ قریب آ رہا ہے
بلندی پہ اپنا نصیب آ رہا ہے
فرشتو یہ دے دو پیغام ان کو
خبر جا کے دے دو یہ ان کو فرشتو
کہ خادم تمہارا سعید رحمۃ اللہ علیہ آ رہا ہے
مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ
بڑا لطف دیتا ہے نام مدینہ
وفا تم نہ دیکھو گے ہرگز کسی میں
زمانہ وہ ایسا عجیب آ رہا ہے
محمدؐ کا روضہ قریب آ رہا ہے

***

حضور اکرم ﷺ کی خوشبو مبارک

ما ذا علی من شم تربۃ احمد ان لا یشم مدی الزمان غوالیا

ترجمہ: کوئی حرج نہیں اس شخص کے لئے کہ جس نے احمد مصطفیٰ ﷺ کی قبر مبارک کی خوشبو کو سونگھ لیا ہے۔ اس بات میں کہ اگر وہ زمانے کی بہترین خوشبو کو نہ سونگھ سکا۔

بوئے حق بسر برگ صدق بکیسو غنچہ دیں بدستار کل شرع بآیتیں گلدستہ نبوت درسالت نحسیب اور گلزار کردار بداماں حضرت محمد ﷺ نرگس چمن کی سرمئی آنکھ کا غمزہ جعد بنفشہ وزعفران کی زلف عنبرین کا صدقہ چنبیلی وگلاب جن کے عارض قرآن کا عکس اور تتلیاں اس حسن وخوشبو پر مرمٹنے کا انمٹ استعارہ وہ ذات اقدس امام کعبہ وبیت اللہ المقدس کی جن کی شمیم جاں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے گلشن ازل کے پورے کا نوری ٹہنیوں پر پھول اٹھائے کھڑے ہیں اور ارباب علم وعرفان ان کی مستانہ خوشبو کے استقبال میں علوم ومعارف کو کوثر وتسنیم سے وضو کروا رہے ہیں۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدا کرنا چاہا تو حسب حکم حضرت جبریل علیہ السلام قبر اطہر والی جگہ سے سفید مٹی لائے جس کو آب تسنیم سے گوندھا گیا اور بہشتی نہروں میں ڈبویا گیا، آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے جو عجائبات دیکھے ان میں یہ بھی دیکھا کہ ولادت کے روز آپ کو چاندی کے برتن میں بھری ہوئی کستوری سے سات مرتبہ غسل دیکر ایسے حریری کپڑے میں لپیٹا گیا جس میں مشک اذفر کے دھاگے تھے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کوئی مشک عنبر اور کوئی خوشبودار چیز آپ ﷺ سے زیادہ خوشبودار نہیں دیکھی، لوگ چاندی کے موتیوں کی طرح چمکنے والے پسینہ مبارک کو جمع کرلیا کرتے تھے۔ ایک بار دوران استراحت عرق نبوت کے موتی سراپائے رسالت سے ڈھلک رہے تھے اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا شیشی میں محفوظ کر رہی تھیں، آپ ﷺ نے پوچھا تو بولیں ہم اس کو عطر میں ملائیں گی، کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی خوشبو ہے، مدینہ طیبہ میں ایک گھرانے کے پاس پسینہ مبارک تھا وہ جب بھی استعمال کرتے شہر میں خوشبو پھیل جاتی، وہ گھر بیت المطیبین سے مشہور ہوگیا تھا، جب شراب حرام ہوئی تو بعض نے غسل بھی کیا اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کے پسینہ مبارک سے

عطر لے کر لگائی، آپ ﷺ جس سے مصافحہ کرتے وہ شخص سارا ان دن معطر رہتا جس بچہ کے سر پر دست اقدس پھیر دیتے وہ عطر بیزی میں دوسرے بچوں سے ممتاز ہو جاتا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے منہ پر آپ ﷺ نے ہاتھ پھیرا تو انہیں یوں محسوس ہوا کہ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک عطار کی عطردان سے نکلے ہیں۔ ایک بار آپ ﷺ نے زمزم کے برتن میں لعاب مبارک ڈالا تو پورا برتن کستوری کی طرح مہکنے لگا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ مہر نبوت کو منہ میں لیا تو اس سے خوشبو پھوٹ رہی تھی، آپ ﷺ نے عقبہ رضی اللہ عنہ کی کمر پر ہاتھ مبارک دم کر کے پھیرا تو ان سے اتنی خوشبو آتی تھی کہ ان کی چار بیبیاں نہایت تیز عطر لگاتی تھیں، مگر حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی مہک ان پر غالب رہتی تھی، حضرت انس رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے برکت کی دعا دی، ان کا ایک باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا اور اس میں ریحان نامی ایک بوٹی تھی جس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی، شب معراج میں آپ ﷺ کی خوشبو دلہنوں سے تیز تر تھی۔ آپ ﷺ نے نہر کوثر میں بہتی ہوئی مشک اذفر میں دست اقدس ڈالا تھا، مجسم خوشبو ہونے کے باوجود بکثرت عطر استعمال فرماتے، اس لئے کہ آپ ﷺ کی ہم جنس تھی۔ نیز مسلمانوں اور فرشتوں سے ملاقات اور نزول قرآن کی خاطر مبالغہ بھی مقصود تھا۔ آپ ﷺ کا فرمان تھا کہ جس کو ریحان دی جائے تو واپس نہ کرے، اس لئے کہ اس کی اصل جنت سے نکلی ہے۔ اس باب میں ذوق مبارک عجیب تھا، فرماتے کہ مردوں کی عطر ایسی ہونی چاہئے کہ خوشبو پھیلے اور رنگ نظر نہ آئے اور عورتوں کی ایسی کہ خوشبو نہ پھیلے اور رنگ نظر آئے۔ اپنے نواسوں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو چومتے ان کی خوشبو سونگھتے اور فرماتے کہ یہ میری جنت کے پھول ہیں، ذکر کے حلقوں کی نسبت ارشاد تھا کہ جنت کی کیاریوں سے گزرو تو کچھ کھا لیا کرو، آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو نہایت پاک وصاف جنا، ڈھونڈنے والے مہکتوں سے جان لیتے تھے کہ آپ ﷺ اس جانب تشریف لے گئے ہیں، جب عالم بالا کا سفر شروع ہوا تو خوشبوؤں کے نوا سن قافلے بہشت بریں کے پتے دینے لگے، فکر آخرت کی کونپلوں سے بقائے مولیٰ کے غنچے چٹکنے لگے اور مبارک لبوں سے زفاقت اعلیٰ کے پیازی پھول جھڑنے لگے، وصال شریف کے وقت اور بعد ازاں خوشبوؤں کے انوکھے کارواں احساس امت کی تعزیت کرتے رہے۔ آپ ﷺ کی نور نظر لخت جگر حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے تربت مبارک کی مٹی سونگھ کر فرمایا تھا، جس نے محمد ﷺ کی خاک (مزار) سونگھ لی ہے، اسے چاہئے کہ عمر بھر کوئی خوشبو نہ سونگھے، جب کہ آپ ﷺ کا ارشاد تھا کہ: ''جو حصہ میرے منبر اور قبر (شریف) کے درمیان ہے وہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔''

حقیقت یہ ہے کہ تمام خوبیوں اور خوشبوؤں کا پہلا اور آخری مرکز یہی ہے۔ (اللّٰھم صل وسلم علیہ)

***

درود شریف کی برکت سے قبر سے خوشبو کا آنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما''

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

علامہ سخاوی ﷫ القول البدیع میں تحریر فرماتے ہیں کہ مستحب یہ ہے کہ جب مدینہ منورہ کے مکانات اور درختوں وغیرہ پر نظر پڑے تو درود شریف کثرت سے پڑھیں اور جتنا قریب ہونا جائے اتنا ہی درود شریف میں اضافہ کرتا جائے۔ اس لئے کہ یہ مواقع وحی اور قرآن پاک کے نزول سے معمور ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام کی بار بار یہاں آمد ہوئی ہے اور اس کی مٹی سید البشر ﷺ پر مشتمل ہے، اسی جگہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے دین اور اس کے پاک رسول اقدس ﷺ کی سنتوں کی اشاعت ہوئی ہے یہ فضائل اور خیرات کے مناظر ہیں۔ یہاں پہنچ کر اپنے قلب کو نہایت ہیبت اور تعظیم سے بھرپور کرلے گویا وہ حضور اقدس ﷺ کی زیارت کر رہا ہے۔

بعض رسائل میں عبید اللہ بن عمر قواریری ﷫ سے نقل کیا گیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا وہ مرگیا میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ کہا مجھے بخش دیا۔ میں نے سبب پوچھا: کہا میری عادت تھی جب نام پاک رسول ﷺ کا کتاب میں لکھتا تو ساتھ درود شریف بھی لکھ دیتا اس کے بدلہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ کو کچھ ایسا دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل پر اس کا گمان گزرا۔ (گلشن جنت)

دلائل الخیرات کی وجہ تالیف مشہور ہے کہ مؤلف کو سفر میں وضو کے لئے پانی کی ضرورت تھی اور ڈول رسی کے نہ ہونے کی وجہ سے پریشان تھے کہ پانی کیسے نکالا جائے اور وضو کیا جائے۔ ایک لڑکی نے یہ حال دیکھ کر دریافت کیا اور کنویں کے اندر تھوک دیا، پانی کنارے تک ابل آیا۔ مؤلف نے حیران ہوکر وجہ پوچھی۔ اس نے کہا یہ درود شریف کی برکت ہے۔ جس کے بعد انہوں نے یہ کتاب دلائل الخیرات لکھی ان کی قبر سے خوشبو مشک وعنبر کی آتی ہے اور یہ سب برکت درود شریف کی ہے۔



سوال وجواب کی مجلس

سوال: انک میت وانہم میتون کا کیا مطلب ہے؟

جواب: انک میتون میں وعدہ موت کا ذکر ہے اور یہ وعدہ موت برحق ہے اور خطبہ صدیقی کان یعبد محمدا مقدمات میں وقوع موت کا ذکر ہے اور یہ وقوع موت بھی برحق ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا آپ کی ذات اقدس پر موت کا وقوع ہوا لیکن وقوع موت کے بعد جسد اطہر کے ساتھ روح مبارک کے تعلق کے ساتھ اپنے روضہ اطہر میں حیات حاصل ہے اسی تعلق کی وجہ سے روضہ اطہر پر سلام پیش کرنے والوں کا جواب مرحمت فرماتے ہیں۔

سوال: انک لاتسمع الموتی ولا تسمع الدعاء اذا ولوا مدبرین اس آیت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: یہاں کفار کو مُردوں سے تشبیہ دی گئی ہے اور وجہ شبہ کی مشبہ اور مشبہ بہ کے درمیان مشترک ہوتی ہے اور وہ عدم سماع نہیں ہے بلکہ عدم سماع نفع عدم سماع قبول ہے۔ وما انت بمسمع من فی القبور سے مراد کفار ہیں اور اس پر قرینہ ان انت الا نذیر ہے۔

سوال: وھو الذی احیاکم ثم یمیتکم ثم یحیی کم ثم الیہ ترجعون اس آیت میں دو حیاتوں کا ذکر ہے اب اگر حیات فی القبر مان لیں تو تین حیاتیں ثابت ہوجائیں گی۔

جواب: قبر کی حیات یہ مستقل الگ حیات نہیں ہے بلکہ آخرت کی حیات کا مقدمہ ہے جیسے ماں کے پیٹ میں بچے کی حیات دُنیا کی حیات کا مقدمہ ہوتی ہے اور ایک قول یہ ہے

ثم یحییکم میں حیات سے مراد حیات فی القبر ہے اور اس میں قرینہ ثم الیہ ترجعون ہے کیونکہ ثم تراخی کے لئے آتا ہے۔

سوال: یزید کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟

جواب: وہ فاسق فاجر تھا کیوں کہ کربلا کا واقعہ اُس کے دورِ حکومت میں پیش آیا ہے اور جو لوگ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت کے شہید کرنے میں شریک ہوئے اُن سے کوئی انتقام بھی نہیں لیا تو معلوم ہوا جو کچھ ہوا اُس کے اشارے پر ہوا اور یہ فاسق فاجر والا عقیدہ یہ بھی اعتدال والا عقیدہ ہے یزید کے بارے میں کیوں اگر اُس کو فاسق فاجر تسلیم نہ کریں تو خلیفہ عدل تسلیم کرنا پڑے گا اور خلیفہ عدل کے خلاف خروج بغاوت ہوتا ہے اور باغی شہید نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا انکار کرنا پڑے گا۔ لہٰذا ماننا پڑے گا یزید فاسق فاجر تھا اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا اُس کے خلاف خروج برحق تھا باقی یزید کے فسق و فجور کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں ایک ذرے کا فرق لازم نہیں آتا وہ صحابی رسول ﷺ ہیں کاتب وحی ہے، ہدایت کے آسمان پر چمکتے ہوئے ستارے ہیں اور یزید تو تابعی بھی نہیں ہے کیونکہ تابعی کی تعریف یہ ہے من تبعھم باحسان (جو اخلاص کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم کی پیروی کرے) اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب اس کو خلیفہ مقرر کیا تھا کیونکہ اُس وقت اُن کے سامنے یزید کے فسق و فجور کے وہ حالات نہیں تھے جو بعد میں پیش آئے اور (عالم الغیب) اللہ کی ذات ہے

الغرض! ہم حسینی ہیں یزیدی نہیں ہیں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شیعوں کے نہیں وہ سنیوں کے اِمام ہیں کیونکہ حسینی وہ ہے جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی راہ پر چلے اور اُن کی راہ پر چلنے والے سنی ہیں نہ کہ کوئی اور مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کتاب سیدنا علی رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ تخلیص حضرت اقدس حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

سوال: خلافت راشدہ حق چار یار سے کیا مطلب ہے؟ اس نعرے کا کیا مطلب ہے؟ حالانکہ تمام صحابہ کرام برحق ہیں

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ خلافت راشدہ موعودہ جس کا قرآن پاک کے اندر وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت لایستخلفنھم فی الارض وعدہ کیا گیا ہے اُس کے مستحق چار یار ہیں:

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، (۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، (۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، (۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ

اور یہ وعدہ مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ خاص ہے اور مہاجرین صحابہ کرام خلفائے راشدین میں سے چار ہیں اور خلافت راشدہ موعودہ کا زمانہ تیس سال ہے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی چھ ماہ کی خلافت اِسی خلافتِ راشدہ کی تکمیل کے لئے تھی بعد میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح فرمالی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی خلافتِ راشدہ خلافت راشدہ عادلہ تھی (یعنی رشد و ہدایت اور عدل و انصاف سے بھری ہوئی) نہ کہ خلافت موعودہ کیونکہ وہ مہاجر صحابہ کے ساتھ خاص ہے اور یہ حضرات مہاجر صحابہ میں سے نہیں ہیں۔

